جس میں عجیب و غریب معلومات بڑی عرق ریزی
و عمدگی کے ساتھ کتب معتبرہ کے حوالوں سے پیش کی گئی ہیں

ذخیرۂ معلومات

کامل چار حصے

محمد غفران رشیدی کیرانوی

مکتبہ حکیم الامت سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ

ذخیرۂ معلومات

جس میں عجیب و غریب اور نادر معلومات سوال و جواب کے انداز پر معتبر کتابوں کے حوالوں کیساتھ پیش کیگئی ہیں

تالیف

جناب مولانا محمد غفران صاحب رشیدی کیرانوی

مدرس جامعہ اشرف العلوم (رشیدی) گنگوہ ضلع سہارن پور

ناشر

مکتبۂ یوسفی مدرسہ مدینۃ العلوم

محلہ پادوالی قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر (یوپی) انڈیا

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

★

نام کتاب ——— ذخیرۂ معلومات
مؤلف ——— مولانا محمد غفران صاحب رشیدی کیرانوی
کتابت ——— مولانا محمد انور صاحب گنگوہی
تعداد صفحات ——— ۹۶
تعداد طباعت ——— دو ہزار
سن طباعت ——— ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۴ء
ایڈیشن ——— چہارم
قیمت ——— 25 روپے

ملنے کے پتے

(۱) کتب خانہ ضیائیہ نزد جامعہ اشرف العلوم رشیدی مین روڈ گنگوہ ضلع سہارنپور
(۲) مسعود پبلشنگ ہاؤس دیوبند ضلع سہارنپور یوپی
(۳) مکتبہ فیض اشرف جلال آباد ضلع مظفر نگر یوپی

قرآن منزل 4156/1، نظام الملک اسٹریٹ۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی

فہرست کتاب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	فہرست مراجع و مآخذ	۴	۲۴	عہد نبوی کے مفتیان کرام و مؤذنین وغیرہم	۶۲
۲	انتساب	۵	۲۵	حضرات مجددین کرامؒ	۶۴
۳	عرض مؤلف	۶	۲۶	حضرات ائمہ کرام سے متعلق امور	۶۵
۴	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق چیزیں	۸	۲۷	مرنے کے بعد بات کرنیوالے حضرات	۶۷
۵	حضرت آدمؑ وغیرہ سے متعلق چیزیں	۱۹	۲۸	شیطان سے متعلق باتیں	۶۷
۶	حضرت نوحؑ سے متعلق چیزیں	۲۳	۲۹	دجال سے متعلق امور	۶۹
۷	حضرت ابراہیمؑ سے متعلق چیزیں	۲۵	۳۰	عورتوں سے متعلق امور	۷۰
۸	حضرت موسیٰؑ و خضرؑ سے متعلق چیزیں	۲۷	۳۱	دنیا کی عمر	۷۱
۹	حضرت سلیمانؑ سے متعلق امور	۳۱	۳۲	کس دن کیا چیز بنی	۷۲
۱۰	حضرت ایوبؑ و حضرت یونسؑ سے متعلق امور	۳۷	۳۳	امتوں سے متعلق امور	۷۳
۱۱	حضرت زکریا و حضرت مریم سے متعلق امور	۳۸	۳۴	پہلے زمانہ میں دنوں کے نام	۷۵
۱۲	حضرت یحییٰؑ و عیسیٰؑ سے متعلق چیزیں	۳۸	۳۵	اسلامی مہینوں کی وجوہ تسمیہ	۷۵
۱۳	مطلق انبیاء سے متعلق چیزیں	۴۱	۳۶	کعبہ کا معمار کون ہے؟	۷۸
۱۴	حالت شیر خواری میں بات کرنیوالے بچے	۴۴	۳۷	صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا	۷۹
۱۵	ملائکہ سے متعلق امور	۴۴	۳۸	جنت سے متعلق امور	۸۰
۱۶	صحابہ کرام سے متعلق باتیں	۴۶	۳۹	مختلف ایجادات	۸۰
۱۷	حضرت ابوبکر صدیقؓ سے متعلق امور	۴۶	۴۰	جانوروں سے متعلق باتیں	۸۱
۱۸	حضرت عمرؓ سے متعلق امور	۴۸	۴۱	کتے کی عمدہ خصلتیں	۸۵
۱۹	حضرت عثمان غنیؓ سے متعلق باتیں	۵۰	۴۲	پہیلیاں	۸۶
۲۰	حضرت علی مرتضیٰؓ سے متعلق امور	۵۲	۴۳	خط کے سوالات و جوابات	۸۸
۲۱	مختلف صحابہ سے متعلق امور	۵۳	۴۴	حضرت سلیمانؑ اور اُلّو کا مکالمہ	۹۰
۲۲	اصحاب کہف سے متعلق امور	۵۵	۴۵	متفرقات	۹۲
۲۳	القاب و اسماء	۵۶			

فہرست مراجع و مآخذ

۱ بخاری شریف
۲ ترمذی شریف
۳ ابوداؤد شریف
۴ مشکوٰۃ شریف
۵ جلالین شریف
۶ تفسیر خازن
۷ تفسیر روح المعانی
۸ تفسیر جمل
۹ معارف القرآن
۱۰ تفسیر مظہری
۱۱ تفسیر ابن کثیر
۱۲ صاوی
۱۳ عون المعبود
۱۴ حیوٰۃ الحیوان
۱۵ کنز الدقائق
۱۶ ہدایہ
۱۷ شرح وقایہ
۱۸ النبراس شرح شرح عقائد
۱۹ قرۃ العیون
۲۰ تاریخ اسلام
۲۱ نشر الطیب
۲۲ اوزان شرعیہ
۲۳ غیاث اللغات
۲۴ معدن الحقائق
۲۵ انوار الدرایات لدفع التعارض بین الآیات
۲۶ خصائل نبوی
۲۷ بغیۃ الظمآن فی اول ما کان
۲۸ ملفوظات فقیہ الامت
۲۹ مخزنِ اخلاق
۳۰ جہاد افغانستان
۳۱ شرف المکالمہ
۳۲ حیاتِ آدم
۳۳ رحمۃ للعالمین
۳۴ درس تفسیر
۳۵ اصول الشاشی
۳۶ شفاء الغرام باخبار البلد الحرام
۳۷ شامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

ہر مصنف و مؤلف اپنی تصنیف وتالیف کا کسی نہ کسی کی طرف انتساب کیا کرتا ہے۔ بندہ بھی اس حقیر تالیف کا اپنے مادرِ علمی

اشرف العلوم گنگوہ

کی طرف انتساب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جس کے طفیل اس کاوش کے قابل ہوا۔

محمد غفران کیرانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

الحمد للہ الذی شرف نوع الانسان. وفضلہ علی جمیع الحیوانات بنعمتی النطق والبیان ۔ واحمدہ حمداً دائماً ابداً بحق الاحسان ۔ والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ المخصوص بالآیات البینات کل البیان ۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ صلوۃً وسلاماً یدومان مادام الملوان ویبقیان فی کل زمان واوان ۔

امابعد!

حق جل مجدہٗ کا بے پایاں کرم واحسان ہے کہ اس نے بندہ کو قیمتی اور نادر معلومات کا ایک مجموعہ خواص وعوام کے سامنے پیش کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ......

بہت سے اہل علم واہل تحقیق حضرات عجیب وغریب اور نادر معلومات و تحقیقات حاصل کرنے کا ذوق رکھتے ہیں اور اس بات کے خواہاں ہوتے ہیں کہ ایسا کوئی رسالہ سامنے آئے جو مختلف قسم کے سوالات کے جوابات اور نئی وعمدہ معلومات پر مشتمل ہو ، بندہ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے اس رسالہ میں کتب معتبرہ کے حوالوں سے سوال وجواب کے انداز پر معلومات نادرہ اور تحقیقات عجیبہ پیش کی ہیں.

بہت سے وہ حضرات جو اردو بورڈ سے ادیب ماہر، عالم، فاضل، کامل وغیرہ

کے امتحانات دیتے ہیں وہ اپنے پرچوں میں آئے ہوئے سوالات کے جوابات اور ان کا حل تلاش کرنے میں سرگرداں رہتے ہیں رسالہ ہٰذا ان حضرات کے لئے بھی انشاء اللہ کافی حد تک مفید ومعین ثابت ہوگا ، خداوند کریم اس کو قبول فرماکر عوام وخواص کے لئے نافع بنائے' آمین

بندہ کا میدان تالیف میں یہ پہلا قدم ہے اس لئے ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ بندہ کی حوصلہ افزائی فرمادیں اور اس رسالہ میں جو کوتاہی وغلطی نظر آئے اس کو ہدفِ تنقید نہ بناتے ہوئے بندہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ اصلاح کے ساتھ پیش کیا جاسکے.

یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں مولائے کریم کا فضل واحسان اور میرے مشفق اساتذہ کرام کی نظر کرم اور توجہات کا ثمرہ ہے اللہ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور بندہ کی اس کاوش کو قبول فرماکر توشۂ آخرت بنائے آمین.

طالب دعا

محمد غفران کیرانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق چیزیں

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل فرشتہ کو ان کی اصلی صورت میں کتنی مرتبہ دیکھا اور کس کس وقت دیکھا؟

ج۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو بصورت اصلی پوری زندگی میں صرف چار مرتبہ دیکھا ایک اس وقت جبکہ آپ غار حرا میں موجود تھے اور حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل مجھ کو اپنی اصلی شکل دکھلاؤ تو حضرت جبریل نے اصلی شکل دکھلا دی، دوسرے معراج میں یعنی سدرۃ المنتہیٰ پر، تیسرے مکہ کے مقام اجیاد پر اور یہ واقعہ زمانۂ نبوت کے قریب پیش آیا[1] (فتح الباری ص۱۹ ج۱، معارف القرآن ص۲۴ ج۸، تفسیر خازن ص۱۹۱ ج۴) چوتھے اس وقت جبکہ آپ کے چچا حضرت حمزہؓ نے آپ سے عرض کیا تھا کہ میں حضرت جبریلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں اول تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ تم دیکھ نہ سکو گے انھوں نے عرض کیا آپ دکھا دیجئے آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبریل علیہ السلام کعبہ پر اترے آپ نے فرمایا نگاہ اٹھاؤ انھوں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا حضرت جبریلؑ کا جسم مانند زبرجد اخضر یعنی زمرد سبز چمکتے ہوئے تھا حضرت حمزہ تاب نہ لاکر غش کھاکر گر گئے (نشر الطیب ص۱۸۳ ذکرہ البیہقی فی دلائل النبوۃ وطبقات ابن سعد بروایت عمار بن یاسر)

س۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو ابراہیم کس نے رکھی؟

---

[1] پہلے دو واقعے تو سند صحیح سے ثابت ہیں البتہ یہ تیسرا واقعہ سنداً کمزور ہونے کی وجہ سے مشکوک ہے، معارف القرآن ص۲۴

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری زمانہ تھا حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ کہکر آواز دی یا ابا ابراھیم جس سے آپ کی کنیت ابو ابراہیم ہوگئی (مستدرک حاکم)
(از افادات الشیخ الاستاذ المحترم حضرت مولانا وسیم احمد صاحب دامت برکاتہم)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگانیوالے کون ہیں اور مہر نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا؟

ج۔ جنت کے دربان رضوان نے آپکے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگائی تھی اور آپ کی مہر نبوت پر لکھا ہوا تھا سِرْ فَاَنْتَ مَنْصُوْرٌ اور بعض نے کہا ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (خصائل نبوی ص۱۶، اشرف الکلام ص۲۰)

س۔ جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی دنیا کی کن کن عورتوں سے ہوگی؟

ج۔ جنت میں آپ کی شادی دنیا کی تین عورتوں سے ہوگی، (۱) مریم بنت عمران (۲) آسیہ فرعون کی بیوی، (۳) کلثوم (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ بہن جس نے فرعون کو موسیٰؑ کے لئے دودھ پلانے والیوں کی طرف رہنمائی کی تھی (حاشیہ جلالین ص۳۲۶ ج۲ پارہ ۲۰)

س۔ آپ کے وصال کے بعد مہر نبوت باقی رہی تھی یا نہیں؟

ج۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ آپ کے وصال کے بعد مہر نبوت ختم ہوگئی تھی اسی وجہ سے مجھ کو یقین ہوگیا تھا کہ آپ وصال فرما گئے (خصائل نبوی ص۱۶)

س۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک کتنی مرتبہ چاک کیا گیا کس وجہ سے کیا گیا اور کس نے چاک کیا؟

ج۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا (۱) بچپن میں جبکہ آپ کی عمر تین سال تھی تاکہ کھیل کود اور طفولیت کا شوق و رغبت نکل جائے (۲) جنگل میں بعمر ۱۰ سال تاکہ زمانۂ شباب کی قوت شہوانیہ و غضبیہ ختم ہو جائے (۳) غار حرا میں جبکہ نبوت ملنے کا وقت قریب آیا تاکہ آپ کے اندر وحی خداوندی کے انوار و برکات برداشت

کرنے کی قوت پیدا ہو جائے اور یہ واقعہ ماہ رمضان یا ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

(۴) معراج کی رات میں تاکہ آپ کے قلب مبارک میں عالم ملکوت کی سیر، عالم ارواح اور ان تجلیات اور چمکتے ہوئے انوار کا مشاہدہ کرنے کی قوت پیدا ہو جائے جن کے دیکھنے سے دل میں وحشت آجاتی ہے۔ (شرف الکلام مصنفہ حضرت مولانا مسیح اللہ خاں مدظلہ)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام کیا تھا اور آپ نے وہ تلوار کس کو عنایت فرمادی تھی؟

ج۔ آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا اور آپ نے یہ حضرت علیؓ کو دیدی تھی (لامع الدراری)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنی مقدار پانی سے وضو اور غسل فرماتے تھے؟

ج۔ وضو تو ایک مُد پانی سے کرتے تھے اور غسل ایک صاع سے (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

س۔ مُد اور صاع کی مقدار کیا ہے؟

ج۔ مُد ۷۹۵ گرام ۹۵۸ ملی گرام کا ہوتا ہے اور صاع تین کلو ۱۵۰ گرام کا (امداد الفتاویٰ)

س۔ ابن الذبیحین کس کا لقب ہے اور ذبیحین کے مصداق کون کون ہیں؟

ج۔ یہ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے اور دو ذبیحوں سے مراد ایک تو حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لڑکے ہیں جن کی اولاد میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے ذبیح آپ کے والد محترم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جن کے ذبیح نام کیساتھ موسوم ہونیکا ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالمطلب نے خواب میں چاہ زمزم کا نشان دیکھا اور کھودنا شروع کیا یہ وہ مقام تھا جہاں اساف اور نائلہ دو بُت رکھے ہوئے تھے قریش نے منع کیا اور لڑنے کو تیار ہو گئے یہ صرف دو ہی شخص تھے باپ اور بیٹے ان کا کوئی مددگار ومعاون نہ تھا مگر پھر بھی عبدالمطلب ہی غالب رہے اور کنواں کھودنے کے کام میں مصروف رہے اس وقت عبدالمطلب نے اپنی تنہائی کو محسوس کیا اور منت مانی کہ اگر خدائے تعالیٰ نے مجھ کو دس بیٹے عطا فرمادئے اور پانی کا چشمہ بھی نکل آیا تو میں

اپنے بیٹوں میں سے ایک کو خدا کے نام پر قربان کردوں گا چند روز کی محنت کے بعد چشمہ بھی نکل آیا اور عبدالمطلب کو اللہ نے دس بیٹے بھی عطا فرمادئے چاہ زمزم کے نکل آنے سے قریش میں عبدالمطلب کا سکہ بیٹھ گیا تھا اور ان کو لوگ بڑا ماننے لگے تھے جب عبدالمطلب کے بیٹے جوان ہو گئے تو انھوں نے اپنی مانی ہوئی منت پوری کرنی چاہی، سب بیٹوں کو لیکر کعبہ میں گئے اور ھُبل نامی بُت کے سامنے قرعہ اندازی کی، اتفاق کی بات کہ قرعہ کا تیر سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبداللہ کے نام نکلا جو عبدالمطلب کو سب سے زیادہ عزیز تھا عبدالمطلب چونکہ اپنی نذر کو پورا کرنا چاہتے تھے مجبوراً عبداللہ کو ہمراہ لے کر قربان گاہ کی طرف چلے عبداللہ کے تمام بھائیوں اور بہنوں اور قریش کے سرداروں نے عبدالمطلب کو اس کام (ذبح عبداللہ) سے باز رکھنا چاہا مگر عبدالمطلب نہ مانے بالآخر بڑی ردّ و قدح کے بعد یہ معاملہ سجاح نامی کاہنہ کے حوالہ کیا گیا اس نے کہا کہ تمہارے یہاں ایک آدمی کا خون بہا دس اونٹوں کے برابر ہے پس تم ایک طرف دس اونٹ اور ایک طرف عبداللہ کو رکھو اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو ان دس اونٹوں کو ذبح کر دو اور اگر قرعہ عبداللہ کے نام پر آئے تو دس اور بڑھا کر بیس اونٹ عبداللہ کے بالمقابل رکھو اور پھر قرعہ ڈالو اسی طرح ہر مرتبہ دس دس بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر آجائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قرعہ عبداللہ ہی کے نام پر نکلتا رہا یہاں تک کہ جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تب اونٹوں کے نام قرعہ آیا عبدالمطلب نے اپنی تسکین خاطر کے لئے دو مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اور اب ہر مرتبہ اونٹوں ہی کے نام قرعہ نکلا وہ سو اونٹ ذبح کئے گئے اور عبداللہ کی جان بچ گئی اس وقت سے ایک آدمی کا خون بہا قریش میں سو اونٹ مقرر ہوئے اسی وجہ سے حضرت عبداللہ ذبیح ثانی کے مصداق ہیں۔

(تاریخ اسلام ص۳۶ و ص۳۷)

س ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بیوی کا نکاح آسمان پر ہوا ؟

ج ۔ وہ بیوی حضرت زینب بنت جحش رضؓ ہیں (حاشیۂ جلالین ص ۳۵۵)

س ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے ؟

ج ۔ آپؐ حضرت آدم کے چھ ہزار ایک سو پچپن سال بعد پیدا ہوئے (شرف الکالم ص ۱۸)

س ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کس کس عورت نے پلایا اور کتنے کتنے دن پلایا ؟

ج ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے متعلق دو قول ہیں (۱) ابتدائے ولادت سے سات ایام تک ثویبہ نے پلایا جو کہ ابولہب بن عبد المطلب کی آزاد کردہ باندی تھی ۔ (الکامل ص ۲۳۹) اور آٹھویں دن حضرت حلیمہ سعدیہ کا قافلہ آگیا آپ نے دو سال دائی حلیمہ کا دودھ پیا (تاریخ اسلام)

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں سات دن تک آمنہ نے دودھ پلایا پھر ثویبہ نے اور پھر سعدیہ نے (رحمۃ للعلمین)

س ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے کے کتنے طریقے تھے اور کس طرح بیٹھ کر کھاتے تھے ؟

ج ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو طریقہؔ پر بیٹھکر کھانا کھاتے تھے (۱) اکڑوں بیٹھ کر (۲) دوزانو بیٹھ کر اور طریقہ یہ تھا کہ بائیں قدم کا تلوا داہنے قدم کی پشت سے لگا ہوتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں (وسطی، سبابہ، ابہام) سے کھانا تناول فرماتے (نشر الطیب ص ۱۹۱)

س ۔ کھانے کے شروع اور اخیر میں کیسی چیز کھانا مسنون ہے میٹھی یا نمکین ؟

ج ۔ کھانے کو نمکین چیز سے شروع کرنا اور نمکین چیز ہی پر ختم کرنا مسنون ہے

ؔ اور یہ دونوں طریقے جو بیان کئے گئے ہیں اکثر اوقات پر محمول ہیں ورنہ بعض روایات سے چار زانو بیٹھ کر کھانا کھانے کا بھی ثبوت ملتا ہے ۔

اور اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے (شامی صفحہ ۲۱۶ ج ۵) (حاشیۂ مالا بد منہ ص ۱۱۹)

س ۔ وہ کونسی سبزی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سالن کے برتن میں تلاش کرکے کھایا کرتے تھے ؟

ج ۔ وہ سبزی یقطین یعنی کدو ہے ۔ (ترمذی شریف ص ۶ ج ۲ ، نشر الطیب)

س ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کے پیالے کتنے تھے اور کس کس چیز کے تھے ؟

ج ۔ دو پیالے تھے ایک کانچ کا اور دوسرا لکڑی کا ۔ (نشر الطیب)

س ۔ غار حراء میں قیام کے وقت آپؐ کیا کھانا کھاتے تھے اور یہ کھانا کہاں سے آتا تھا ؟

ج ۔ قیام غار حراء میں آپ ستو اور پانی تناول فرماتے تھے یہ کھانا کبھی تو حضرت خدیجہؓ لیکر آتیں اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود گھر تشریف لیجاتے اور دو تین روز کا کھانا ساتھ لاتے ۔ (نشر الطیب)

س ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہننے کے کپڑوں کی تعداد کتنی تھی اور وہ کس کس چیز کے تھے ؟

ج ۔ آپ کے لباس میں کرتہ، لنگی، عمامہ، چادر ہوتے تھے جس میں کرتہ سوتی ہوتا تھا جس کی آستین چھوٹی تھی ۔ ویسے آپؐ نے اون اور کتان بھی پہنا ہے مگر زیادہ تر سوتی استعمال کرتے تھے اور آپ کے پاس دو سبز چادریں تھیں اور دو کھیس سرخ ۔ سیاہ ، دھاری والی ۔ ایک کمبل اور ایک تکیہ جس میں پوست خرما بھری ہوئی تھی ۔ (نشر الطیب)

س ۔ آپ کے تہبند کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی ؟

ج ۔ آپؐ کے تہبند کی لمبائی چار ہاتھ ایک بالشت اور چوڑائی دو ہاتھ ایک بالشت تھی (نشر الطیب)

س ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ باندھنے کا کیا طریقہ تھا ؟

ج ۔ آپ کے عمامہ باندھنے کا طریقہ یہ تھا کہ کبھی اس کے شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان

درمیان چھوڑ دیتے تھے اور کبھی بغیر شملہ کے عمامہ باندھتے تھے اور عمامہ کے نیچے کبھی ٹوپی اوڑھتے اور کبھی نہ اوڑھتے تھے، (نشر الطیب ص۱۹۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے گھوڑے تھے ان کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات گھوڑے تھے جن کے نام یہ ہیں، (۱) سکب (۲) مرتجز (۳) لحیف (۴) لزار (۵) ظرب (۶) سبحہ (۷) ورد (نشر الطیب وزاد المعاد)

س۔ آپ کے پاس خچر کتنے تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

ج۔ پانچ خچر تھے (۱) دلدل یہ مقوقس (مصر کے بادشاہ) نے بھیجا تھا (۲) فضہ یہ فروہ نے (جو قبیلۂ جذام سے تھا) بھیجا تھا (۳) ایک سفید خچر تھا جو حاکم ایلہ نے پیش کیا تھا (۴) چوتھا خچر حاکم دومۃ الجندل نے بھیجا تھا (۵) پانچواں اصحمہ یعنی حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا، (نشر الطیب ص۱۹۲)

س۔ آپ کے پاس دراز گوش یعنی گدھے کتنے تھے اور ان کے نام کیا تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

ج۔ تین گدھے تھے (۱) عفیر جو شاہ مصر نے بھیجا تھا (۲) فروہ مذکور نے بھیجا تھا (۳) حضرت سعد بن عبادہ نے خدمت اقدس میں پیش کیا تھا۔ (زاد المعاد بحوالہ نشر الطیب)

س۔ آپ کے یہاں سانڈنیاں کتنی تھیں؟ اور ان کے کیا نام ہیں؟

ج۔ تین سانڈنیاں یعنی اونٹنیاں تھیں جن کے نام حسب ذیل ہیں (۱) قصویٰ (۲) عضباء (۳) جدعاء اور بعض نے آخر کے دو ناموں کو ایک ہی کہا ہے۔ (زاد المعاد بحوالہ نشر الطیب)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں کتنی تھیں؟

ج۔ آپ کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں پینتالیس ۴۵ تھیں[1] (زاد المعاد بحوالہ نشر الطیب)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کی تعداد کتنی ہے؟

۱؎ یہ تمام چیزیں یعنی ملبوسات ومرکوبات اور دیگر جانوروں کی تعداد حالات وازمنہ کے لحاظ سے ہیں جن میں سے بعض میں تو استمرار رہا اور بعض خاص خاص مواقع وازمنہ کے لحاظ سے رہیں

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بکریاں تھیں اس مقدار سے زیادہ نہ ہونے دیتے تھے اور جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو ایک بکری ذبح کر لیتے تھے (زاد المعاد بحوالہ نشر الطیب ابو داؤد شریف ص۱۹ حدیث ۳۔)

س۔ حجۃ الوداع اور عمرۃ القضاء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کاٹنے کا شرف کس کس نے حاصل کیا؟

ج۔ یہ شرف حجۃ الوداع میں حضرت معمر بن عبد اللہ نے اور عمرۃ القضاء میں خراش ابن امیہ نے حاصل کیا، (عین السطور بخاری شریف ص۶۳۳)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں جن بچوں نے پیشاب کیا وہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج۔ وہ پانچ ہیں (۱) سلیمان بن ہشام (۲) حضرت حسن (۳) حضرت حسین، (۴) حضرت عبد اللہ بن زبیر (۵) ابن امِّ قیس، اور بعض حضرات نے ان ناموں کو مندرجہ ذیل اشعار میں جمع کیا ہے،

قَد بَالَ فِی حِجْرِ النَّبِیِّ اَطفَالٌ   حَسَنٌ وَحُسَینٌ وَابنُ الزُّبَیرِ بَالُوا
وکذا سلیمان بن هشام   وابن اُمِّ قیسٍ جاء فی الخبر[1]

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات پاگئے تو آپ کو غسل وکفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟

ج۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آپ کو غسل دینے کا وقت آیا تو صحابہ سوچنے لگے کہ آپ کے کپڑے مثل دوسرے مردوں کے اتارے جائیں یا مع کپڑوں کے غسل دیں جب آپس میں اختلاف ہوا تو اللہ نے ان پر نیند مسلط کر دی گھر کے ایک گوشہ سے کہنے والے نے کہا کہ آپ کو مع کپڑوں کے غسل دو تب آپکو مع کپڑوں کے غسل دیا گیا پس قمیص کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے اور قمیص سمیت ملتے تھے پھر آپکا کرتہ نچوڑا گیا اور نکال لیا گیا تھا (نشر الطیب ص۲۰۵)، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا (رواہ الشیخان۔ بحوالہ نشر الطیب)

۱؎ اوجز المسالک ص۱۹۲

پڑھی ؟

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی اور پہلے کس نے پڑھی ؟

ج۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھی گئی چونکہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کے آخری وقت میں معلوم کیا تھا کہ آپ کی نمازِ جنازہ کون پڑھائیگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب غسل، کفن سے فارغ ہو جاؤ تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا اوّل ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ در گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اوّل اہلِ بیت کے مَرد پڑھیں گے پھر ان کی عورتیں پھر تم اور لوگ، ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اتارے گا آپؐ نے فرمایا، میرے اہلبیت اور ان کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔ (نشر الطیب صفحہ ۲۰۳)

س۔ آپ کی قبر مبارک کس نے کھودی اور کیسے کھودی ؟

ج۔ حضرت ابو طلحہ نے آپ کی بغلی قبر کھودی۔ (ترمذی صفحہ ۱۲۴/۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں کن کن حضرات نے اتارا ؟

ج۔ آپ کو چار صحابہ نے قبر میں اتارا جن کے نام حسب ذیل ہیں (۱) حضرت علی رضؓ (۲) حضرت عباس رضؓ اور حضرت عباس کے دو صاحبزادے (۳) حضرت قثم، (۴) حضرت فضل۔ (نشر الطیب صفحہ ۲۰۶)

س۔ آپؐ کی لحد مبارک پر کتنی اینٹیں رکھی گئیں اور کیسے رکھی گئیں، کچی تھیں یا پکی ؟

ج۔ آپؐ کی لحد پر رکھی جانیوالی اینٹیں نو تھیں جو کھڑی کر کے رکھی گئیں اور یہ اینٹیں کچی تھیں (نشر الطیب صفحہ ۲۰۶)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دفن کیا جانے لگا تو آپکی کمر مبارک کے نیچے کپڑا کس نے بچھایا اور کیا بچھایا ؟

ج۔ حضرت شقرانؓ جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے انھوں نے اپنی رائے سے ایک کمبل

جو نجران کا بنا ہوا تھا بچھا دیا تھا جس کو یہ صحابی اوڑھا کرتے تھے (ترمذی، نشر الطیب صفحہ ۲۰۶)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی قبر مبارک پر پانی کس نے چھڑکا اور کتنا چھڑکا، کدھر سے شروع کیا تھا ؟

ج۔ حضرت بلالؓ نے چھڑکا ایک مشک چھڑکا اور سرہانے کیطرف سے شروع کیا تھا، [1]

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی ؟

ج۔ ہاں وہ صحابی حضرت سہیل بن بیضا رہیں۔ (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۵/۱)

س۔ آپ کے دستِ مبارک سے دفن ہونیکا شرف پانیوالے صحابی کون ہیں ؟

ج۔ حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ ہیں۔ (ترمذی، ہدایہ)

س۔ کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدستِ خود نیزہ مارا ہو اور اس سے وہ ہلاک ہو گیا ہو ؟

ج۔ ہاں۔ وہ ایک کافر ہے جس کا نام ابی بن خلف ہے غزوۂ اُحد میں یہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ (بخاری شریف)

س۔ غزوۂ احزاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے جو خندق کھودی تھی اس کی کھدائی کتنے دنوں میں ہوئی اور اس خندق کی مقدار کیا تھی ؟

ج۔ اس خندق کی کھدائی چھ دن میں مکمل ہو گئی اور یہ خندق ساڑھے تین میل لمبی اور تقریباً پانچ گز گہری تھی (معارف القرآن صفحہ ۱۰۳ و صفحہ ۱۰۷ پارہ ۲۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کونسا غزوہ کیا ؟

ج۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو غزوہ کیا ہے وہ غزوۂ ابواء ہے اس کے بعد بواط پھر عشیر (بخاری شریف صفحہ ۵۶۳/۲)

---

[1] نشر الطیب صفحہ ۲۰۶

س: کل غزوات کتنے پیش آئے۔

ج۔ کل غزوات کی تعداد انتیس ہے ؎ (بخاری شریف ص۵۶۳ ج۲)

س۔ وہ غزوات جن میں کفار سے مقاتلہ ہوا کتنے ہیں اور وہ کون کونسے ہیں؟

ج۔ وہ غزوات کل نو ہیں ۱ غزوۂ بدر ۲ غزوۂ احد ۳ غزوۂ احزاب ۴ غزوۂ بنی قریظہ ۵ غزوۂ بنی مصطلق ۶ غزوۂ خیبر ۷ غزوۂ فتح مکہ ۸ غزوۂ حنین ۹ غزوۂ طائف (حاشیۂ بخاری شریف ص۵۶۳ ج۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف کتنے دن نماز ادا کی؟

ج۔ سولہ مہینے یا سترہ مہینے نماز ادا کی اسکے بعد بیت اللہ کیطرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیدیا گیا تھا —— (جلالین ص۲۱ پ۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات کس دن شروع ہوا اور آپ اس مرض میں کتنے دن رہے۔

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی ابتدار پیر کے دن سے ہوئی بعض نے ہفتہ کا دن اور بعض نے بدھ کا دن بتایا ہے۔ اور کل مدت مرض بعض نے ۱۳ دن اور ۱۴ دن اور بعض نے دس دن بیان کی ہے اس اختلاف میں تطبیق اسطرح ممکن ہے کہ مرض کی ابتدار کو بعض لوگ خفیف سمجھ کر شمار نہیں کرتے اور بعض لوگ شمار کرتے ہیں۔ (نشر الطیب ص۲۰۲)

س۔ بوقت وصال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام کیا تھا؟

ج۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی (بخاری ص۶۴۱ ج۲)

؎ حضرت جابر سے ۲۱، ابن المسیب سے ۲۴۔ اور ابن سعد سے ۲۷ منقول ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ بعض رواۃ نے بعض روایات کو مکمل ضبط نہیں کیا بلکہ جتنا علم ہوا ان کو نقل کر دیا یا یوں کہا جائے کہ بعض غزوات کو بعض میں کچھ مناسبت کی وجہ سے داخل مان کر ایک شمار کر لیا جیسے طائف حنین یا احزاب و بنی قریظہ (حاشیہ بخاری ص۔)

حضرت آدم علیہ السلام وغیرہ ؎ متعلق چیزیں

س۔ حضرت آدم علیہ السلام کا یوم پیدائش کیا ہے؟

ج۔ صحیح مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ سورج طلوع ہونیوالے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی۔ (حیاتِ آدم ماخوذ از مسند احمد و ابن کثیر ص۱۲۷)

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اسی دن حضرت آدم کی وفات ہوئی (طبقات ابن سعد ص۔ بحوالہ حیاتِ آدم)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنے سال رہے؟

ج۔ امام اوزاعی نے حضرت حسان بن عطیہ سے نقل کیا ہے کہ (۱) حضرت آدم علیہ السلام جنت میں سو سال تک مقیم رہے (۲) اور ایک دوسری روایت میں ستر سال کا تذکرہ ہے (حیاتِ آدم) (۳) عبد بن حمید نے حضرت حسن کے طریق سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدم جنت میں ایک سو تیس سال رہے (ابن کثیر عربی ص۱۳۶)

س۔ جب اللہ نے حضرت آدم کو اِھْبِطُوْا مِنْھَا جَمِیْعًا فرمایا کہ تم سب جنت سے اتر جاؤ تو اس اترنے کا حکم آدم علیہ السلام کے ساتھ اور کس کس کو ہوا تھا اور کون کہاں کہاں اترا۔؟

ج۔ یہ حکم حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ حضرت حوا، ابلیس اور سانپ کو بھی تھا اور ان کے اترنے کی جگہ میں اختلاف ہے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت آدم کو ہندوستان میں اتارا گیا حضرت حوا کو جدہ میں، ابلیس کو دستمیسان میں جو بصرہ سے چند میل فاصلہ پر ہے) اور سانپ کو اصبہان میں اتارا گیا۔ اور

؎ اخیر میں چند سوالات وجوابات حضرت حوا وحضرت شیث وحضرت ادریس کے متعلق درج کردیے گئے ہیں۔

حضرت سُدّی جو جلیل القدر مفسر ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان میں اتارا گیا، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آدمؑ کو صفا پر حضرت حوا کو مروہ پر اُتارا گیا (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۱۲۶) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے ایک پہاڑ پر جس کا نام نوذ تھا حضرت آدمؑ کو اتارا گیا اور حضرت حوا کو جدہ میں اُتارا گیا (حیاتِ آدم)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کیا کیا چیزیں ساتھ لائے تھے؟

ج۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نوُ چیزیں ساتھ لائے تھے (۱) حجر اسود جو برف کی سِل سے بھی زیادہ چمکدار اور سفید تھا (۲) جنتی درختوں کی پتیاں یا پھولوں کی پنکھڑیاں، (۳) وہ لاٹھی جو جنت کے درختِ آس کی تھی (۴) بیلچہ (۵) کُدال (۶) کندر یا صنوبر (۷) سندان (اہران) (۸) ہتھوڑا (۹) سنڈاسی، (حیاتِ آدم ماخوذ از طبقاتِ ابن سعد)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں آنے کے بعد کونسا پھل سب سے پہلے کھایا؟

ج۔ حضرت آدم نے پھلوں میں سے سب سے پہلے بیر تناول فرمایا۔ (نشر الطیب صفحہ ۱۹۱)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کو کن کن پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر کیا؟

ج۔ حضرت آدمؑ نے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی (۱) طورِ سینا، (۲) طورِ زیتون، (۳) جبلِ لبنان (۴) جبلِ جودی (۵) اور اس کے کھمبے حرا پہاڑ کے پتھر سے بنائے۔ (حیاتِ آدم صفحہ ۹۶ ماخوذ از ابن سعد)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قد کتنا تھا؟

ج۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قد مبارک ساٹھ ہاتھ تھا۔ (حیوۃ الحیوان)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کتنی عمر پائی

ج۔ آپ کی عمر مبارک نوسو چھتیس سال ہوئی (حیاتِ آدم ماخوذ از ابن کثیر) دوسرا

قول یہ ہے کہ آدمؑ کی عمر نوسو چالیس سال ہوئی (حیاۃ الحیوان صفحہ ۴۲۶)

س۔ بوقت وفات آپ کی اولاد کی تعداد کتنی تھی؟

ج۔ آپ کی اولاد کی تعداد چالیس ہزار تھی جس میں پوتے پڑپوتے سب شامل ہیں۔ (حیاتِ آدم ماخوذ از ابن کثیر صفحہ ۹۶)

س۔ حضرت آدم کی وفات کس مقام پر ہوئی؟

ج۔ سری لنکا میں واقع نوذ نامی پہاڑ پر ہوئی۔ (حیاتِ آدم صفحہ ۷۶)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کتنی تکبیریں کہی تھیں؟

ج۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی وفات ہونے پر فرشتے تشریف لائے جنھوں نے غسل دیا اور حنوط خوشبو ملی۔ ایک فرشتہ آگے بڑھا آپکی اولاد اور باقی فرشتے پیچھے کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ ہوئی پھر فرشتوں نے بغلی قبر کھود کر دفنا دیا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام سے فرمایا کہ تم نماز جنازہ پڑھاؤ چنانچہ شیثؑ نے نماز جنازہ پڑھائی حضرت آدم کی نماز جنازہ میں کہی جانیوالی تکبیروں کی تعداد تیس ہے جو صرف آپکے اعزاز و اجلال میں کہی گئیں۔ (طبقات ابن سعد صفحہ ۱۵ بحوالہ حیات آدم صفحہ ۷۵)

س۔ حضرت حوا کے بطن سے کتنے بچے پیدا ہوئے؟

ج۔ ابن جریر طبری نے کہا ہے کہ حضرت حوا کے بطن سے چالیس بچے پیدا ہوئے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ایک سو بیس بچے پیدا ہوئے، (حیاتِ آدم صفحہ ۱۱)

س۔ وہ چیزیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے جاری ہوئیں کون کون سی ہیں؟

ج۔ ۱ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے منہ سے جو کلام نکلا وہ الحمد للہ رب العلمین تھا (بغیۃ الظمآن فی اول ما کان) ۲ سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے اپنا سر مونڈا (بغیۃ الظمآن) سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے مرغ پرندہ پالا جو نوجب

مرغ آسمان سے فرشتوں سے تسبیح کی آواز سنتا ہے تو تسبیح پڑھتا ہے، مرغ کے تسبیح پڑھنے سے حضرت آدمؑ بھی تسبیح پڑھنے لگتے تھے (البغیۃ الطمان ص۳۵)

س۔ ھبۃ اللہ جس کے معنی اردو میں (اللہ دیا) کے ہیں کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ حضرت شیث علیہ السلام کا لقب ہے اس لئے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو حضرت جبرئیلؑ نے بشارت دی کہ خداوند عالم نے ہابیل (جو شہید ہو چکے ہیں) کے بدلہ میں شیثؑ کو عطا فرمایا۔ (ابن سعد ص۱۴ بحوالہ حیات آدم ص۵۹)

س۔ قابیل نے ہابیل کو کس جگہ قتل کیا؟

ج۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ دمشق کی شمالی جانب میں قاسیون پہاڑ کے پاس ایک غار ہے جس کو مغارۃ الدم کہا جاتا ہے اہل کتاب کا کہنا ہے کہ یہاں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ (حیات آدم ص۴۲)

س۔ حضرت ادریسؑ کا اصل نام کیا ہے اور ان کو ادریس کہنے کی کیا وجہ ہے؟

ج۔ اصل نام اخنوخ ہے اور ادریس اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس کتاب دیا۔ (صاوی ص۴۱/۳)

س۔ حضرت ادریسؑ سے جاری ہونیوالی چیزیں کونسی ہیں

ج۔ (۱) سب سے پہلے قلم سے حضرت ادریسؑ نے لکھا۔ (صاوی ص۴۱) (۲) سب سے پہلے علم نجوم کو جاننے والے حضرت ادریسؑ ہیں (جلالین ص۵۰۳) اور (۳) تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت ادریس کپڑا سینے والے (درزی) تھے اور ادریسؑ نے سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا اس سے پہلے لوگ کھال پہنتے تھے۔ (تفسیر خازن ص۲۳۸) اور (۴) سب سے پہلے ہتھیار بنا کر دشمنوں سے حضرت ادریسؑ لڑے۔ (خازن ص۲۳۸)۔ اور (۵) سب سے پہلے روئی کا کپڑا حضرت ادریسؑ نے پہنا (محاضرۃ ص۲۷ بحوالہ البغیۃ الطمان) (۶) سب سے پہلے اولاد آدم میں نبوت حضرت ادریسؑ کو ملی (محاضرہ ص۲۳ بحوالہ بالا)

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق چیزیں

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟

ج۔ آپ کے نام کے متعلق اختلاف ہے بعض نے عبد الغفار اور (۲) بعض نے یشکر بتایا ہے (صاوی ص۱۱۵ پ۳، حاشیہ جلالین ص۲۸۹) اور (۳) بعض نے عبد الجبار کہا ہے (حیاۃ الحیوان ص۱۲) اور (۴) بعض نے ادریس بتایا ہے (حیات آدم از مولوی محمد میاں صاحب ص۴۲)

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کا لقب نوح کیوں پڑا؟

ج۔ نوح کے اصل معنی رونے کے آتے ہیں اور چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں پر بکثرت روتے تھے اس وجہ سے آپ کا لقب نوح ہوگیا۔ (حیوۃ الحیوان ص۱۲/۱)

اور یا اسوجہ سے کہ آپ اپنے نفس پر روتے تھے (روح المعانی) اس لئے کہ ایک مرتبہ حضرت نوحؑ کا گذر ایک خارش والے کتے پر ہوا تو نوحؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کتنا بدشکل ہے تو اللہ نے نوحؑ کے پاس وحی بھیجی کہ تو نے مجھے عیب لگایا ہے یا میرے کتے کو؟ کیا تو اس سے اچھا پیدا کر سکتا ہے، حضرت نوحؑ اپنی اس غلطی پر روتے تھے۔ (صاوی ص۲۲۳/۳)

س۔ حضرت نوحؑ کی کل عمر کتنی ہوئی اور جب نبوت ملی تو آپکی عمر کتنی تھی؟

ج۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر ایک ہزار پچاس سال اور جب نبوت ملی تو اسوقت کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے پچاس سال کہا، اور بعض نے باون سال اور بعض نے سو سال کہا ہے (صاوی ص۲۲۳/۲) اور ایک قول چالیس سال کا بھی ہے (صاوی ص۱۱۵/۳)

س۔ حضرت نوحؑ کو کشتی بنانی کس نے سکھائی اور یہ کشتی کتنے دنوں میں بنائی گئی تھی

ج۔ اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا جنھوں نے نوحؑ کو کشتی بنانی سکھائی اور یہ

کشتی دو سال میں بنائی گئی تھی ، (صاوی ص ۱۱۶/۳)

س ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی اور وہ کتنی منزلوں پر مشتمل تھی؟

ج ۔ اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ، چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ اور اس کشتی میں تین منزلیں تھیں، سب نیچے کی منزل میں درندے کیڑے مکوڑے دوسری (درمیانی منزل) میں چوپائے یعنی گائے، بیل بھینس وغیرہ اور سب سے اوپر کی منزل میں انسان تھے ۔ (جمل حاشیۂ جلالین)
اور بعض نے اسکی لمبائی تیس ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ بیان کی ہے اور یہ ہاتھ مونڈھے تک شمار کیا ہے (صاوی ص ۱۱۶/۳)

س ۔ اس کشتی میں کتنے آدمی تھے ؟

ج ۔ لوگوں کی تعداد بعض نے اسّی جس میں آدھے مرد اور آدھی عورتیں اور بعض نے ستر مرد و عورت بیان کئے ہیں (صاوی ص ۱۱۶/۳) اور بعض نے ۹ کہا ہے تین تو ان کی اولاد میں سے یعنی حام، سام، یافث اور چھ ان کے علاوہ، اور بعض نے نو تعداد اولادِ نوح کے علاوہ بتلائی ہے (صاوی ص ۲۳۳)

س ۔ حضرت نوحؑ کونسے مہینے میں کشتی میں سوار ہوئے تھے اور کشتی کونسے دن جاکر ٹھہری اور کتنی مدت اس کشتی میں رہے، ؟

ج ۔ آپ دس رجب کے بعد سوار ہوئے اور دس محرم کو یہ کشتی شہر موصل کے بلند پہاڑ "جودی" پر جاکر ٹھہری اور نوح علیہ السلام اس کشتی میں چھ ماہ تک سوار رہے
(صاوی ص ۱۱۶/۳ پ ۱۹)

س ۔ جس پہاڑ پر جاکر کشتی ٹھہری تھی اس کی اونچائی کتنی تھی ؟

ج ۔ اس پہاڑ کی اونچائی چالیس ہاتھ تھی ۔ (صاوی ص ۲۳۳/۳ پ ۱۹)

س ۔ اس طوفان کے بعد حضرت نوح کتنے سال تک زندہ رہے ؟

ج ۔ حضرت نوحؑ طوفان کے بعد صحیح قول کے مطابق ساٹھ سال زندہ رہے (صاوی ص ۱۱۵) اور بعض نے ڈھائی سو (۲۵۰) سال بھی کہا ہے (صاوی ص ۲۳۳ پ ۱۱)

س ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے کس بیٹے کی نسل میں، دنیا کے کونسے علاقوں کے لوگ ہیں ؟

ج ۔ حضرت نوح کے تین لڑکے تھے ۔ حام، سام، یافث ۔ حام کی اولاد میں ہند سندھ، حبشہ کے لوگ ہیں ۔ اور سام کی اولاد میں اہل عرب، روم، فارس ہیں اور یافث کی اولاد میں یاجوج ماجوج، ترک، صقالب ہیں (بستان ابو اللیث)

حضرت ابراہیمؑ سے متعلق چیزیں

س ۔ جس وقت حضرت ابراہیم کو نارِ نمرود میں ڈالا گیا اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی تھی ؟

ج ۔ حضرت ابراہیمؑ اس وقت سولہ سال کے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ چھبیس (۲۶) سال کے تھے (صاوی ص ۱۳/۳ پ ۱۷)

س ۔ حضرت ابراہیمؑ کو جس آگ میں ڈالا گیا اس کے لئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور کتنے دنوں تک دہکایا گیا تھا؟

ج ۔ ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور سات دن تک آگ کو دہکایا گیا تھا (صاوی ص ۹۳)

س ۔ حضرت ابراہیمؑ آگ میں کتنے دن تک رہے ؟

ج ۔ سات دن، بعض نے چالیس دن اور بعض نے پچاس دن کہا ہے (صاوی ص ۹۳)

س ۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں کیا لباس پہنایا گیا کس نے پہنایا اور کہاں سے آیا تھا؟

ج۔ ریشمی قمیص تھی جو حضرت جبریل علیہ السلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت کا لباس تھا (صاوی صہ ۱۲/۳)

س۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں کس چیز میں بٹھاکر ڈالا گیا اور وہ آلہ کس نے سکھایا تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں گوپیہ میں بٹھاکر ڈالا گیا اور یہ عمل شیطان نے سکھایا تھا اس لئے کہ جب قوم نمرود نے ابراہیمؑ کو ایک مکان میں بند کر دیا اور پھر آگ میں ڈالنے کیلئے باہر لائے تو ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آسکی کہ ابراہیمؑ کو کس طرح آگ میں ڈالا جائے کیونکہ آگ کی شدت کی وجہ سے آگ کے قریب آنا دشوار تھا اسی وقت شیطان آیا اور اس نے ان کو گوپیہ بنانا سکھلایا (صاوی صہ ۹۲)

س۔ اس مکان کی اونچائی اور چوڑائی کتنی تھی جس میں آگ جلا کر ابراہیمؑ کو ڈالا گیا؟

ج۔ اونچائی تیس ہاتھ اور چوڑائی بیس ہاتھ تھی (حاشیۂ جلالین صہ ۲۷۵/۳)

س۔ وہ کونسے نبی ہیں جنھوں نے دو ہجرتیں کیں جب کہ تمام انبیاء نے صرف ایک ہجرت کی؟

ج۔ وہ حضرت ابراہیمؑ ہیں پہلی ہجرت آپنے قصبۂ کوثیٰ سے کی جو ملکِ عراق کے شہر بابل کا ایک قصبہ ہے کوفہ کی طرف، اور دوسری ہجرت کوفہ سے ملکِ شام کیطرف (کشاف)

س۔ حضرت ابراہیمؑ سے ایجاد ہونے والی چیزیں کون کون سی ہیں؟

ج۔ (۱) سب سے پہلے "اللہ اکبر" حضرت ابراہیمؑ نے کہا (بغیۃ الظمآن)

(۲) سب سے پہلے جمعہ کیلئے غسل حضرت ابراہیمؑ نے کیا (محافرہ صہ ۵۸ بحوالہ بغیۃ الظمآن صہ ۲۳)

(۳) سب سے پہلے منبر پر خطبہ حضرت ابراہیمؑ نے دیا (محافرہ صہ ۱۴۳ بحوالہ بغیۃ الظمآن)

(۴) سب سے پہلے کلی و مسواک حضرت ابراہیمؑ نے کی اور بعض نے کہا کہ سب سے پہلے مسواک کرنیوالے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (قصص الانبیاء بحوالہ بغیۃ الظمآن)

(۵) سب سے پہلے ناک میں پانی حضرت ابراہیمؑ نے ڈالا (محافرہ بحوالہ بغیۃ الظمآن)

(۶) سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے ناخن ترشے (محافرہ بحوالہ بغیۃ الظمآن)

(۷) سب سے پہلے مونچھیں اور (۸) بغل کے بال حضرت ابراہیمؑ نے کاٹے (محافرہ صہ ۵۸ بحوالہ بغیہ)

(۹) انبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کی داڑھی سفید ہوئی (محافرہ صہ ۵۸ بحوالہ بغیہ)

(۱۰) سب سے پہلے زیرناف کے بال حضرت ابراہیم نے کاٹے (بغیۃ الظمآن)

(۱۱) سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت ابراہیم نے کیا (محافرہ صہ ۹ بحوالہ بغیہ)

(۱۲) انبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے اپنی ختنہ کی۔ (قصص الانبیاء صہ ۶۸)

(۱۳) سب سے پہلے پانی سے استنجاء حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محافرہ صہ ۵۸ بحوالہ بغیہ)

(۱۴) سب سے پہلے مہمان نوازی اور مال غنیمت راہِ خدا میں خرچ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ (کمال الهدی و محافرہ صہ ۵۷۔ بغیۃ الظمآن)

س۔ کس نبی نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا؟

ج۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج تشریف لیگئے اور رخصت ہونے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا تھا۔ (مشکوٰۃ صہ ۲۰۲/۲)

حضرتِ موسیٰؑ و حضرتِ خضرؑ سے متعلق امور

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد کتنا تھا؟

ج۔ حضرت موسیٰؑ کا قد مبارک تیرہ ہاتھ لمبا تھا (حیاتِ آدم ماخوذ از طبقات ابن سعد)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک کتنے سال ہوئی؟

ج۔ ایک سو بیس برس کی ہوئی (حاشیۂ جلالین صہ ۱۳۸ پ ۹)

س۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ محترمہ اور ان کی اہلیہ کا نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت موسیٰ کی والدہ کے نام سے متعلق چار اقوال ملتے ہیں (۱) محیانہ بنت یصہر بن لاوی (۲) بازخت (۳) بارخا (۴) یوحانذ۔ چوتھا قول صحیح ہے

اور آپ کی اہلیہ کا نام بعض نے صفورا اور بعض نے صفوریا اور بعض نے صفورہ بتلایا ہے (قال السیوطی فی الاتقان) (حاشیہ جلالین ص۳۶۱ ماخوذ از جمل)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ جن جادوگروں سے ہوا تھا ان کی تعداد کیا تھی اور وہ کس چیز پر بیٹھے تھے ان کے ہاتھوں میں کیا تھا؟

ج۔ جادوگروں کی تعداد ستر ہزار تھی ہر جادوگر کرسی پر بیٹھا تھا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک رسی تھی، (جلالین شریف ص۲۶۳/۲ پ۱۶)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت مقاتل نے اس کا نام نبعہ ذکر کیا ہے اور حضرت ابن عباس نے ماشا کہا ہے (ابن کثیر)

س۔ حضرت موسیٰ کے پاس یہ عصا کہاں سے آیا تھا اور یہ کس درخت کا تھا؟

ج۔ یہ وہ عصا تھا جس کو حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لیکر آئے تھے یہ واسطہ در واسطہ حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچ گیا تھا اور حضرت شعیبؑ نے بکریاں چرانے کیلئے موسیٰؑ کو عنایت فرمایا تھا اور یہ جنت کے درخت ریحان کی لکڑی کا بنا ہوا تھا (روح المعانی ص۱۷۴) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ جنت کے درخت آس کی لکڑی کا تھا (حیاتِ آدم)

س۔ اس عصا کی لمبائی کتنی تھی؟

ج۔ بعض نے دس ہاتھ اور بعض نے بارہ ہاتھ بیان کی ہے، (روح المعانی ص۱۷۴)

س۔ جب حضرت موسیٰؑ نے یہ عصا جادوگروں کے سامنے ڈالا تھا تو اس کی کیفیت کیا تھی؟

ج۔ وہ سانپ بلکہ ایک بہت بڑا اژدہا بن گیا تھا اس کے نیچے کا جبڑا زمین پر اور اوپر کا جبڑا فرعون کے محل کے منڈیر پر رکھا تھا اس وقت اس کے دونوں

جبڑوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ تھا (حیاۃ الحیوان عربی) حاشیہ جلالین ص۱۳۸ پ۹ پر اسّی ہاتھ کے فاصلہ کا ذکر ہے،

س۔ حضرت موسیٰؑ کو ان کی والدہ نے دریائے قلزم میں ڈالنے سے قبل کتنے دنوں تک دودھ پلایا اور دریا میں کس دن ڈالا؟

ج۔ دریائے قلزم میں ڈالنے سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے تین مہینہ تک دودھ پلایا اور جمعہ کے دن دریا میں ڈالا، (حیاۃ الحیوان ص۲۶)

س۔ حضرت موسیٰؑ جب بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر چلے تو راستہ کیوں بھول گئے تھے

ج۔ اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ کو مصر سے ملک شام جانے کا حکم دیا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ تم جاتے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش مبارک کو اپنے ساتھ ملک شام لیجانا، مگر موسیٰ کو یاد نہ رہا اور نعش مبارک ساتھ نہیں لی جس کی وجہ سے راستہ بھول گئے اور دوسرا قول یہ ہے کہ جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر چلے اور راستہ بھول گئے تو موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کیا بات؟ ہم راستہ کیوں بھول گئے؟ تو بنی اسرائیل کے علماء نے بتلایا کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انھوں نے ہمیں یہ وصیت کی تھی کہ جب تم مصر سے جاؤ تو میری نعش بھی نکال لینا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تمکو معلوم ہے یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے تو انھوں نے کہا کہ ایک بڑھیا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا حضرت موسیٰؑ نے اس بڑھیا سے معلوم کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ تو اس نے یوسفؑ کی قبر اس شرط کے ساتھ بتلائی کہ آپ جنت میں مجھ کو اپنے ساتھ رکھیں، حضرت موسیٰؑ نے بحکم خداوندی یہ شرط منظور کرلی تب اس بڑھیا نے حضرت یوسفؑ کی نعش کا پتہ دیا (حاشیہ جلالین شریف ص۳۸۲)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لیکر چلے تو چاند کی روشنی
چھپنے لگی حتیٰ کہ اندھیرا ہوگیا جس کی وجہ سے راستہ نہ ملا حضرت موسیٰ نے
بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ کیا ہوا ہم تو راستہ بھول گئے
تو انھوں نے کہا کہ دراصل وجہ یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنی وفات کے قریب
ہم کو یہ وصیت کی تھی کہ جب تم مصر سے جانے لگو تو میری نعش کو بھی لے لینا جب
تک نعش ساتھ نہیں ہوگی راستہ نہیں ملے گا چنانچہ ایک بڑھیا نے آپ کی قبر
اس شرط پر بتلائی کہ جنت میں آپ (موسیٰؑ) کے ساتھ رہوں گی جب یوسفؑ
کا جنازہ لے کر چلے تو چاند اس طرح نکل پڑا جس طرح سورج نکل جاتا ہے،
(حاشیہ جلالین ص۳۰۲)

س۔ جس عورت نے یوسف علیہ السلام کی قبر بتلائی اس کا نام کیا ہے اور وہ کتنے سال
زندہ رہی؟

ج۔ اس عورت کا نام مریم بنت ناموسیٰ ہے اور یہ سات سو سال زندہ رہی (حاشیہ
جلالین ص۳۰۲)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم یوشع بن نون نے حضرت خضرؑ کے پاس
جاتے وقت جو مچھلی ساتھ لی تھی اس کی لمبائی چوڑائی کتنی تھی؟

ج۔ اس مچھلی کی لمبائی ایک ذراع سے زیادہ اور چوڑائی ایک بالشت تھی،
(حیاۃ الحیوان ص۳۸۳)

س۔ اس مچھلی کا حلیہ کیسا تھا؟

ج۔ اس مچھلی کے ایک آنکھ تھی اور آدھا سر اور دونوں جانب میں کانٹے تھے
اس مچھلی کی نسل اب تک باقی ہے (حیاۃ الحیوان ص۳۸۳)

س۔ حضرت خضر علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے اور ان کو خضر کیوں کہتے ہیں۔؟

ج۔ آپ کا اصل نام بلیا (بفتح الباء وسکون اللام) ہے اور خضر لقب اس لئے ہے
کہ جہاں آپ بیٹھ جاتے تو زمین سبز ہوجاتی تھی۔ آپ کی کنیت ابو العباس ہے

س۔ جو بادشاہ کشتی غصب کرلیا کرتا تھا اور اس کے خوف سے حضرت خضر علیہ السلام
نے مساکین کی کشتی میں نقص پیدا کردیا تھا اس بادشاہ کا نام کیا تھا؟

ج۔ اس کا نام جیسور تھا یہ غسان کا بادشاہ تھا۔ (صاوی ص۳۳ج۳) اور بعض حضرات
نے اس کا نام ھدد بن بدد ذکر کیا ہے۔ (بخاری ص۶۸۹ج۲) اور بعض نے جلندی
بن کرکر ذکر کیا ہے (جلالین ص۲۵۰ پ۱۲) اور بعض نے اس کا نام مفواد بن الجلند
بن سعید الازدی بیان کیا ہے اور یہ جزیرۂ اندلس میں رہتا تھا (روح المعانی ۱۶)

س۔ اللہ کا فرمان حَتّٰىٓ اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ میں حضرت خضرؑ نے جس غلام
کو قتل کیا تھا اس کا نام کیا ہے؟

ج۔ امام بخاری نے اس کا نام جیسور ذکر کیا ہے بعض نے حیسور (حاء مہملہ کیساتھ)
اور صاحب روح المعانی نے جنبتور اور صاحب فتوحات الٰہیہ نے شمعون بتایا ہے

س۔ ارشاد باری فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ــ الی قولہ ــ فَوَكَزَهٗ
مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ میں ان جھگڑا کرنیوالوں کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ ان میں ایک اسرائیلی تھا جس کا نام بعض نے حزقیل (حاشیہ جلالین ص۳۲۸) اور
بعض نے شمعون اور بعض نے سمعا ذکر کیا ہے صاحب تفسیر مظہری اور صاحب
فتوحات الٰہیہ نے سمعا کے بجائے سمعان ذکر کیا ہے اور دوسرا قبطی
تھا جس کا نام تلیثون تھا (جلالین ص۳۲۷) اور جمل میں اس کا نام قاب اور روح
المعانی میں قانون مذکور ہے۔

حضرت سلیمانؑ سے متعلق امور

س۔ ارشاد باری وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا امتحان کس
وجہ سے لیا گیا؟

ج ۔ امتحان کی وجہ یہ پیش آئی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سمندر کے ایک جزیرے کے بادشاہ سے جنگ کی اس جزیرے کو فتح کرکے بادشاہ کی لڑکی سے شادی کرلی اس لڑکی کا باپ (بادشاہ) لڑائی میں مارا گیا تھا اسکو جب اپنا باپ یاد آتا تھا تو وہ لڑکی روتی تھی، حضرت سلیمانؑ نے اس کے باپ کی شکل کا مجسمہ جنات سے بنواکر بیوی کو دیدیا تھا چند دنوں تک تو وہ لڑکی اس مجسمہ کو دیکھ کر اپنے دل کو تسلی دیتی رہی پھر اسنے اس مجسمہ کی عبادت شروع کردی جس کی وجہ سے حضرت سلیمانؑ کو امتحان میں ڈالا گیا مگر محققین حضرات فرماتے ہیں کہ آزمائش کا سبب وہ ہے جو بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ میں آج رات اپنی نوے بیویوں پر اور ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں پر چکر لگاؤں گا یعنی ان سے جماع کرونگا اس جماع سے ہر ایک بیوی سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مجاہد فی سبیل اللہ بنے گا ان کے ساتھی نے ان سے کہا کہ ان شاء اللہ کہدو مگر انھوں نے انشاء اللہ نہیں کہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے صرف ایک بیوی حاملہ ہوئی اور اس سے صرف ایک بچہ پیدا ہوا وہ بھی ناتمام ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو سارے بچے مجاہد فی سبیل اللہ ہوتے (صاوی ص۳۵۸ و ص۳۵۹ ج ۳)

س ۔ حضرت سلیمانؑ کی اس مذکورہ بیوی کا نام کیا تھا اسنے مجسمہ کی عبادت کتنے دن کی اور حضرت سلیمانؑ کتنے دن آزمائش میں رہے ۔؟

ج ۔ بیوی کا نام جرادہ تھا چالیس دن اسنے عبادت کی اور چالیس ہی دن آزمائش رہی (صاوی ص۳۵۹ ج۳)

س ۔ حضرت سلیمان جس عورت کو اپنی انگوٹھی دیکر جایا کرتے تھے یہ کون تھی اور نام کیا تھا؟

ج ۔ یہ حضرت سلیمان کی ام ولد تھی اس کا نام امینہ تھا (صاوی ص۳۵۸ ج۳ و جلالین ص۳۸۲ ج۲)

س ۔ جس جن نے حضرت سلیمان کی انگوٹھی چرائی تھی اسکا نام کیا تھا اور کتنے دن اسنے حکومت کی؟

ج ۔ اس جن کا نام صخر تھا (یعنی شیطان) چونکہ یہ بھی بہت بڑے جثہ والا تھا اسی وجہ سے

اس کا نام صخر تھا اور یہ سلیمان علیہ السلام کی صورت پر تھا اور اس جن نے چالیس دن تک حکومت کی کیونکہ چالیس دن تک آپ کی بیوی نے اپنے باپ کی تصویر کی عبادت کی تھی جب چالیس دن ہوگئے تو یہ جن کرسی چھوڑ کر بھاگ گیا اور انگوٹھی دریا میں ڈالدی پھر اس انگوٹھی کو مچھلی نے نگل لیا، اس کے بعد وہ مچھلی حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ لگ گئی آپ نے جب اس کے پیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوٹھی اس کے پیٹ سے نکلی (جلالین ص۳۸۲)

س ۔ وہ کون شخص ہے جس نے حضرت سلیمانؑ کو خبر دی تھی کہ آپ کے گھر میں غیر اللہ کی پوجا ہو رہی ہے ؟

ج ۔ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر تھے جن کا نام آصف بن برخیا تھا ۔ اور یہی وزیر بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے کی مقدار سے پہلے ہی لے آیا تھا ۔ (مظہری)

س ۔ اس جن کا نام کیا ہے جس نے کہا تھا أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ کہ میں آپ کی مجلس ختم ہونے سے پہلے ہی تخت بلقیس کو حاضر کردوں گا ۔

ج ۔ حضرت وہب بن منبہ نے اس کا نام کوذا ذکر کیا ہے اور بعض نے صخر جنی اور بعض نے ذکوان بھی کہا ہے ۔ (حیاۃ الحیوان ص۳۲)

س ۔ فرش سلیمانی کس چیز کا بنا ہوا تھا ؟

ج ۔ فرش سلیمانی سونے اور ریشم کا تیار کردہ تھا یہ ایک بہت لمبا چوڑا فرش بچھایا جاتا تھا اس کے بیچ میں ایک منبر ہوتا تھا جس پر آپ بیٹھتے تھے ۔ (جمل)

س ۔ اہل مجلس چونکہ مختلف ہوتے تھے اس لئے ان کے بیٹھنے کی ترتیب کیا ہوتی تھی ؟

ج ۔ فرش کے بیچ میں منبر ہوتا جس کے اردگرد سونے چاندی کی چھ ہزار کرسیاں بچھائی جاتی تھیں سونے کی کرسیوں پر انبیاء اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے پھر عوام الناس پھر جنات اور پرندے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے پھر ہوا اس تخت کو لیکر وہاں جاتی جہاں

حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا کو حکم فرماتے۔ (روح المعانی ص۱۷۵ پ۱۹)

س۔ ہُدہُد سلیمانی کونسا ہے اور ہُدہُد یمنی کون ہے اور ان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ ھُدھُد سلیمانی وہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا انجینیر تھا جو لشکر کے آگے رہتا تھا پانی بتلانے کیلئے، اس ہُدہُد کا نام یعفور تھا (حیاۃ الحیوان ص۳۹۲ ج۲) اور ہُدہُد یمنی وہ تھا کہ جب ہُدہُد سلیمانی بلقیس کے باغ میں اترا تو وہاں اس کی ملاقات ایک ہُدہُد سے ہوئی تھی دونوں نے ایک دوسرے سے حالات معلوم کئے تھے یہ دوسرا ہُدہُد ہُدہُد یمنی تھا اور اس کا نام عفیر تھا (صاوی ص۱۹۲)

س۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے گفتگو کرنیوالی چیونٹی کا نام کیا ہے اور اس نے آپ کو کیا ہدیہ پیش کیا تھا؟

ج۔ اس چیونٹی کے نام مختلف ذکر کئے گئے ہیں، طاخیہ، جرمی، علامہ آلوسی یعنی صاحب روح المعانی اور صاحب تفسیر مظہری نے بروایت ضحاک نقل کیا ہے کہ اس چیونٹی کا نام طاخیہ یا جذمی تھا اور بعض نے منذرہ بتایا ہے[۱] (جلالین) اور اس چیونٹی نے آپ کو ایک بیر بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ (جمل)

س۔ جب یہ چیونٹی حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ کی شان میں کیا اشعار پڑھے تھے!

ج۔ جو اشعار اس نے آپ کی شان میں پڑھے وہ حسب ذیل مذکور ہیں،

الم ترنا نهدی الی الله ماله   وان کان عنه ذا غنا فهو قابله

لو کان یهدی للجلیل بقدره   لاقصر عنه البحر یوما وساحله

وما ذاك الامن کریم فعاله   والا فما فی ملکنا ما یشاکله

ولکننا نهدی الی من نحبه   فیرضی بها عنا ویشکر فاعله

[۱] اور بعض نے حذمی (بالحاء المہملہ) بھی کہا ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

س۔ چیونٹی نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کیا کیا سوالات کئے

ج۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے چیونٹی نے معلوم کیا کہ آپ کے ابا جان حضرت داؤدؑ کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے کہا مجھے معلوم نہیں چیونٹی نے جواب دیا کہ (داوی یداوی مداواۃ بمعنی علاج کرنا ہے) آپ کے والد محترم نے اپنے قلب کا علاج کیا ہے، اس کے بعد چیونٹی نے کہا، اچھا آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا تو سلیمان علیہ السلام بولے مجھے معلوم نہیں چیونٹی نے کہا کہ سلیمان بمعنی سلیم اور سلامتی والے اور آپ سلیم القلب والصدر ہیں اس وجہ سے آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔ (روح المعانی ص۱۷۹)

س۔ بال صفا پاؤڈر کی ایجاد کس نے کی؟

ج۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ کے شیاطین نے کی جس کا واقعہ یہ پیش آیا کہ جب حضرت سلیمانؑ نے بلقیس (ملکۂ سبا) سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو جنات نے سوچا کہ اگر یہ بلقیس سے شادی کریں گے تو بلقیس چونکہ جنیہ کی لڑکی ہے یہ جنات کے رموز و اسرار حضرت سلیمان علیہ السلام کو بتلا دے گی اس طرح حضرت سلیمانؑ ہمارے رازوں سے واقف ہوجایا کریں گے لہذا بہتر یہ ہے کہ شادی ہونے سے پہلے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے دل میں بلقیس کی طرف سے نفرت پیدا کردینی چاہیے، تو جنات میں سے بعض نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ بلقیس کی پنڈلیوں پر تو بال ہیں جس پر حضرت سلیمانؑ نے ایک حوض تیار کرایا اور اس کے اندر پانی بھروا کر اوپر شیشہ کا فرش بچھوا دیا جب بلقیس آئی تو راستہ حوض کے اوپر کو تھا جب بلقیس حوض کے قریب آئی تو سوچا کہ شاید پانی کا حوض ہے اوپر شیشہ کا فرش اسکو محسوس نہیں ہوا پانی میں داخل ہونے کے ارادے سے اس نے اپنی شلوار اوپر اٹھائی جس سے پنڈلیاں کھل گئیں حضرت سلیمانؑ حوض کی دوسری

بجانب تشریف فرما تھے تو حضرت سلیمان نے جب بلقیس کی پنڈلیوں کو دیکھا تو اُن پر بال نظر آئے الغرض حضرت سلیمانؑ نے شادی تو کرلی مگر پنڈلیوں پر بال زیادہ ہونے کی وجہ سے ناگواری محسوس کرتے رہے جب پر انھوں نے انسانوں سے معلوم کیا کہ بالوں کو اڑا دینے والی کوئی چیز ہے؟ انھوں نے بتلایا کہ اُسترہ ہے جب بلقیس کو بال صاف کرنے کیلئے اُسترہ دیا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے آج تک اپنے بدن پر لوہا نہیں لگایا پھر حضرت سلیمانؑ نے جنات سے معلوم کیا انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا پھر شیاطین جنات سے دریافت کیا تو انھوں نے اسی وقت چونے وغیرہ سے بال صفا پاؤڈر تیار کر کے دیا۔ واللہ اعلم (خازن وحیاۃ الحیوان صہ ۳۵/۲)

س۔ تختِ بلقیس کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی؟

ج۔ اس میں تین اقوال ہیں (۱) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بلقیس کا تخت تیس ۳۰ ہاتھ لمبا اور تیس ۳۰ ہاتھ چوڑا اور تیس ۳۰ ہاتھ اونچا تھا۔ (۲) حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس کی اونچائی اسی ۸۰ ہاتھ تھی (۳) اور بعض نے کہا کہ لمبائی اسی ۸۰ ہاتھ اور چوڑائی چالیس ۴۰ ہاتھ اور اونچائی تیس ۳۰ ہاتھ تھی، (حیاۃ الحیوان صہ ۳۳/۲)

س۔ وہ کونسی چیزیں ہیں جن کی ابتدا حضرت سلیمانؑ سے ہوئی؟

ج۔ سب سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت سلیمانؑ پر نازل ہوئی بروایت ابن عباسؓ (محاضرۃ الاوائل صہ ۴۴ بحوالہ البغیۃ النظمان)

۲ سب سے پہلے حمام حضرت سلیمانؑ نے بنوایا (شامی صہ ۳۳/۵ وزاد المعاد صہ ۱۳۷/۲ بحوالہ البغیۃ النظمان)

۳ سب سے پہلے سمندر سے موتی حضرت سلیمان علیہ السلام نے نکلوائے (روح البیان صہ ۳۵۳/۲ بحوالہ البغیۃ النظمان)

۴ سب سے پہلے کبوتر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پالا (قصص الانبیاء صہ ۲۱۳ بحوالہ البغیۃ النظمان)

۵ سب سے پہلے زنبیل حضرت سلیمانؑ نے بنوایا (محاضرۃ صہ ۲۰ بحوالہ البغیۃ النظمان)

۶ سب سے پہلے تانبے کی صنعت حضرت سلیمان نے کی (محاضرۃ الاوائل صہ ۲۰ بحوالہ البغیۃ النظمان)

حضرتِ ایوبؑ و حضرت یونسؑ سے متعلق امور

س۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری کس دن لاحق ہوئی؟

ج۔ حضرت ایوبؑ بدھ کے دن بیماری میں مبتلا ہوئے (مشکوٰۃ صہ ۳۹۱)

س۔ حضرت ایوبؑ اس بیماری میں کتنے دن مبتلا رہے؟

ج۔ اس میں پانچ اقوال ہیں۔ (۱) حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت ایوب بیماری میں ۱۸ سال رہے (۲) حضرت وہب فرماتے ہیں کہ پورے تین سال رہے (۳) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ بیماری میں سات سال مبتلا رہے (۴) سات سال سات ماہ تک بیمار رہے، (۵) سات دن سات گھنٹے رہے (تفسیر مظہری)

س۔ حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ نے کس لقب سے نوازا؟

ج۔ ذوالنون لقب سے نوازا کما قال تعالیٰ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا الخ کیونکہ نون کے معنی مچھلی کے ہیں اور ذا بمعنی والا، یعنی مچھلی والا اور یہ لقب مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے دیا گیا (حیاۃ الحیوان صہ ۳۸۳)

س۔ حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں کتنے دنوں تک رہے؟

ج۔ اس بارے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا کہ سات گھنٹے رہے، بعض نے کہا کہ تین دن رہے، اور بعض نے کہا سات دن اور بعض نے چودہ دن بیان کئے ہیں اور امام سہیلی نے بیان کیا کہ حضرت یونسؑ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے

حضرت امام احمد نے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے امام شعبی کے سامنے کہا کہ حضرت یونسؑ چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے تو امام شعبی نے اس کی تردید کی اور کہا کہ حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے اس لئے کہ جب مچھلی نے یونسؑ کو نگلا تو چاشت کا وقت تھا اور جب نکالا تو سورج غروب ہو رہا تھا اور حضرت یونسؑ نے سورج کی روشنی دیکھکر آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھی تھی۔

(حیاۃ الحیوان صـ۳۸۴)

حضرت زکریاؑ و حضرت مریمؑ سے متعلق امور

س۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ کا نام کیا ہے؟

ج۔ آپ کی اہلیہ کا نام اشاع بنت فاقود ہے (حاشیہ جلالین۔ صاوی صـ۳۱)

س۔ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر قرآن پاک میں کتنی جگہ آیا ہے؟

ج۔ تیس جگہ آیا ہے (صاوی صـ۳۰)

س۔ حضرت مریمؑ کے والدین کے نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ والد کا نام عمران اور والدہ کا نام حنہ ہے (صاوی صـ۳۶)

حضرت یحییٰؑ و حضرت عیسیٰؑ سے متعلق چیزیں

س۔ وہ کونسے انبیاء ہیں جن کو اللہ نے بچپن میں ہی نبوت سے سرفراز فرمایا؟

ج۔ دو ہیں حضرت یحییٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت یحییٰؑ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا اور حضرت عیسیٰؑ کے متعلق خود ان کا قول اللہ نے نقل کیا ہے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ

وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا (صاوی صـ۴۳)

س۔ حضرت یحییٰ کا نام یحییٰ کیوں رکھا گیا؟

ج۔ اس میں دو قول ہیں (۱) ان کی والدہ ماجدہ عقیمہ یعنی بانجھ ہو چکی تھیں ان کے ذریعہ رحم مادر کو حیات ملی (۲) اس وجہ سے کہ ان کے ذریعہ اللہ نے قلوب کو زندہ کر دیا تھا (حاشیہ جلالین صـ۲۵۴)

س۔ جس وقت حضرت عیسیٰ کو اللہ نے آسمان پر اٹھایا اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟

ج۔ اس میں دو قول ہیں (۱) تینتیس ۳۳ سال کے تھے (۲) ایک سو بیس سال کے تھے (حاشیہ جلالین صـ۵۳)

س۔ حضرت عیسیٰؑ پھر دنیا میں کب تشریف لائیں گے کس چیز کے ذریعہ زمین پر اتریں گے اور کہاں اتریں گے؟

ج۔ حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب آئیں گے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اور دو رنگین چادر اوڑھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد کے منارۂ بیضاء پر اتریں گے جو مشرق کی جانب میں ہے (حاشیہ جلالین صـ۵۲ پارہ ۳، ترمذی مترجم بہشتی زیور)

س۔ آسمان سے اترنے کے بعد حضرت عیسیٰ کے اولاد بھی ہوگی یا نہیں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آئیں گے اور وہ نکاح کریں گے جس سے ان کے اولاد بھی ہوگی (مشکوٰۃ، حاشیہ جلالین صـ۵۲، پ۳)

س۔ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آنے کے بعد کتنے سال تک زندہ رہیں گے اور ان کا دفن کہاں ہوگا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰؑ دنیا میں آئیں گے اور پینتالیس ۴۵ سال زندہ رہیں گے پھر مرجائیں گے اور میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے تو قیامت کے دن

ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے یہ حدیث
میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی قبر سے (مشکوٰۃ صفحہ ٤٨٠، حاشیہ جلالین صفحہ ٥٣)
علامہ ابن الجوزی نے عقائد نسفی میں بھی ذکر کی ہے

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو دستر خوان نازل ہوا تھا اس میں کیا کیا چیزیں تھیں؟

ج۔ اس دستر خوان میں مختلف چیزیں تھیں (١) بھُنی ہوئی مچھلی تھی اس کے سر کے پاس نمک رکھا ہوا تھا اور دُم کے پاس سرکہ تھا اور طرح طرح کی سبزیاں تھیں اور پانچ چپاتیاں تھیں جن میں سے ایک پر گھی دوسری پر زیتون کا تیل تیسری پر شہد چوتھی پر پنیر پانچویں پر قدید یعنی قیمہ شدہ گوشت تھا (حاشیہ جلالین صفحہ ١١١ جلد ١ پ)

س۔ اس دستر خوان میں جو کھانا تھا یہ جنت کا کھانا تھا یا دنیا کا؟

ج۔ اس میں نہ تو جنت کا کھانا تھا اور نہ دنیا کا بلکہ اللہ نے ان دونوں کے علاوہ اپنی قدرت سے مستقل تیار کر کے بھیجا تھا (حاشیہ جلالین صفحہ ١١١)

س۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کس مقام میں ہوئی؟

ج۔ وادی بیت لحم میں ہوئی جیسا کہ ابن عباسؓ سے منقول ہے اور یہی قول مشہور ہے (جمل صفحہ ٥ جلد ٣)

س۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں جن لوگوں کو خنزیر بنایا گیا ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کتنے دن تک زندہ رہے؟

ج۔ ان کی تعداد تین سو تیس ٣٣٠ تھی اور وہ تین دن تک زندہ رہے اور بعض نے کہا کہ سات دن تک، اور بعض نے کہا کہ چار دن کے بعد مر گئے تھے (حاشیہ جلالین صفحہ ١١١ جلد ١ پ)

س۔ حضرت عیسیٰؑ بطن مادر میں کتنے دنوں زندہ رہے؟

لہ حضرت عیسیٰ کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے اتنی متصل ہو گی کہ ایسا محسوس ہو گا ایک ہی قبر ہے (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ٤٨٠)

بعض نے کہا کہ آٹھ ماہ بعض نے چھ ماہ بعض نے تین گھنٹے بعض نے ایک گھنٹہ کہا اور بعض نے کہا آٹھ ماہ رہے آخری قول زیادہ قوی ہے (حاشیہ جلالین صفحہ ٢٥٥ پ)

س۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد کون بادشاہ حکومت کرے گا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ دنیا میں آنے کے بعد جب انتقال کر جائیں گے تو جہجاہ بادشاہ حکومت کرے گا۔

س۔ امام مہدی کتنے سال زندہ رہیں گے؟

ج۔ بعض نے کہا کہ ٩ سال دنیا میں زندہ رہیں گے اور بعض نے کہا کہ چالیس ۴۰ سال، تطبیق اسطرح ممکن ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہو گا جس میں دن بہت لمبا ہو گا اس حساب سے آجکل کے چالیس سال اور اس وقت کے ٩ سال ہو جائیں گے اور ترمذی کے صفحہ ٤٣ جلد ٢ پر پانچ یا سات یا چھ سال کا تذکرہ ہے۔

متعلق انبیاء سے متعلق چیزیں

س۔ دنیا میں کل انبیاء کتنے تشریف لائے؟

ج۔ حضرت ابو ذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعداد انبیاء کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (شرح عقائد صفحہ ١٠١، مشکوٰۃ صفحہ ٥١١ جلد ٢)

س۔ دنیا میں رسول کتنے تشریف لائے؟

ج۔ رسولوں کی تعداد کے متعلق حضرت ابوذرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو فرمایا کہ دنیا میں کل تین سو تیرہ رسول تشریف لائے (حاشیہ شرح عقائد صفحہ ١٠١)

س۔ پورے قرآن میں کتنے انبیاء کا تذکرہ ہے؟

ج۔ قرآن میں اللہ نے کل پچیس انبیاء کا ذکر فرمایا ہے (حاشیہ جلالین صفحہ ٣٩٦)

س۔ دو رسولوں کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ ہے اور کونسا رسول کس کے بعد آیا؟

ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوتا تھا ۔

ج ۔ ایک رسول سے دوسرے رسول تک (اکثر و بیشتر) ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوتا تھا۔
اور کبھی اس مقدار سے کم و بیش فاصلہ بھی ہوتا تھا ۔
چنانچہ سب سے پہلے ہزارے میں حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے
دوسرے ہزارے میں حضرت ادریس آئے
تیسرے ہزارے میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے ،
چوتھے ہزارے میں حضرت ابراہیمؑ اور پانچویں ہزارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے
اور چھٹے ہزارے میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ساتویں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اور آٹھویں ہزارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (حیاۃ الحیوان، عجائب المخلوقات ص۹۲)

س ۔ اولوالعزم انبیاء کرام کتنے ہیں ؟

ج ۔ پانچ ہیں ، حضرت نوح علیہ السلام ، حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، (حیاۃ الحیوان ص۷۹)

س ۔ کن کن نبیوں نے اللہ سے بلا واسطہ گفتگو کی اور کہاں کہاں کی ؟

ج ۔ دو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شب معراج میں اور حضرت موسیٰؑ نے طور سینا پر (صاوی ص۳۲)

س ۔ وہ کون کون سے نبی ہیں جن کے لئے مکڑی نے جالا تنا اور کس جگہ تانا ؟

ج ۔ ایک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کیلئے غارِ ثور کے دروازہ پر مکڑی نے جالا تن دیا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے ارادہ سے مکہ سے نکل چکے تھے اور کفارِ مکہ آپ کے قتل کے درپے تھے تو اس غارِ ثور میں آکر آپ نے تین دن قیام کیا تھا آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی حضرت صدیق اکبرؓ بھی تھے کفار آپ کی تلاش میں نکلے غار کے دروازہ پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا تن رکھا ہے وہ لوگ یہ سوچ

کر واپس ہو گئے کہ اگر غار کے اندر کوئی شخص گیا ہوتا تو دروازے پر جالا تنا ہوا نہ ہوتا ، اور دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں جب ان کو طالوت نے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو داؤد علیہ السلام ایک غار میں جا چھپے تھے جب اس دشمن یعنی طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے گیا تو مکڑی نے جالا تن دیا تھا جس کی وجہ سے تلاش میں ناکام رہا (حیاۃ الحیوان ص۹۲ مع زیادۃ)

س ۔ وہ کون سے انبیاء ہیں جنھوں نے مزدوری کی ؟

ج ۔ دو ہیں ، حضرت موسیٰ علیہ السلام جنھوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی مزدوری کی (دس سال تک ان کی بکریاں چرائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنھوں نے حضرت خدیجہؓ کی مزدوری کی (محاضرۃ الاوائل ص۳۲ بحوالہ بغیۃ الظمآن)

س ۔ کتنے انبیاء ایسے ہیں جو زندہ ہیں ؟

ج ۔ چار انبیاء ہیں ۔ آسمان پر جو زندہ ہیں وہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ ہیں اور زمین پر حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ ہیں (صاوی ص۴۱ ، حاشیہ شرح عقائد ص۱۰۱)

س ۔ پیدائشی ختنہ والے انبیاء کرام کتنے ہیں ؟

ج ۔ کعب احبار نے روایت کیا کہ وہ انبیاء تیرہ ہیں ۔ آدمؑ ، شیثؑ ، ادریسؑ نوحؑ ، سامؑ ، لوطؑ ، یوسفؑ ، موسیٰؑ ، شعیبؑ ، سلیمانؑ ، یحییٰؑ ، عیسیٰؑ ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،
اور محمد بن حبیب ہاشمی نے چودہ نقل کئے ہیں ، آدمؑ ، شیثؑ ، نوحؑ ، ہودؑ ، صالحؑ ، لوطؑ ، شعیبؑ ، یوسفؑ ، موسیٰؑ ، سلیمانؑ ، زکریاؑ ، عیسیٰؑ ، خنظلہ بن ابی صفوان ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، (حیاۃ الحیوان ص۷۹)

س ۔ آسمان پر زندہ اٹھائے جانے والے انبیاء کتنے ہیں ؟

ج ۔ دو ہیں ، حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ ، (صاوی)

حالتِ شیر خواری میں بات کرنیوالے بچے

س۔ کتنے بچے ایسے ہیں جنھوں نے حالتِ رضاعت یعنی دودھ پینے کی حالت میں بات کی؟

ج۔ چار بچے ہیں (۱) صاحب جریج یعنی وہ بچہ جس نے حضرت جریج کی عفت کی شہادت دی اور ان کی برات پیش کی جس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک عورت کے یہاں زنا کاری سے بچہ پیدا ہوا جس کو اس نے حضرت جریج کی طرف منسوب کر دیا حضرت جریج نے بچہ کی طرف اشارہ کیا تو اس نے گواہی دی کہ میرا باپ تو فلاں چرواہا ہے، دوسرا وہ بچہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت کی گواہی دیکر زلیخا سے انکی برات کی، (۳) فرعون کی لڑکی کی خادمہ کا بچہ جس نے فرعون کی لڑکی کو کفر سے ڈرایا (۴) حضرت عیسیٰ۔ (حیاۃ الحیوان ص ۸/۱)

ملائکہ سے متعلق امور

س۔ فرشتوں نے کس کس کو غسل دیا؟

ج۔ دو حضرات کو غسل دیا حضرت آدم علیہ السلام کو، حضرت حنظلہ بن ابی عامر الثقفی کو۔ (ہدایہ جلد اول باب الشہید ص ۱۶۳/۱)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ سب سے پہلے کس نے کیا نیز سجدہ کس ترتیب پر کیا گیا؟

ج۔ سب سے پہلے حضرت جبریلؑ نے کیا پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل نے پھر تمام فرشتوں نے، ترتیب یاد رکھنے کیلئے لفظ "جماع" یاد رکھیں۔ جیم سے حضرت جبریلؑ، میم سے میکائیل۔ الف سے اسرافیل، ع سے عزرائیل۔ (بغیۃ الظمآن ص ۱۱۵ بحوالہ کتاب الحیوان ص ۲۹۵)

س۔ حضرت اسمٰعیل کونسے فرشتے ہیں کہاں رہتے ہیں؟

ج۔ یہ ایک بڑے فرشتے ہیں جو آسمانِ دنیا پر رہتے ہیں شبِ قدر میں اعمال کا نسخہ انکے حوالہ کیا جاتا ہے (روح المعانی ص ۱۱۳/۲۵)

س۔ حضرت جبریلؑ کے گھوڑے کا نام کیا ہے؟

ج۔ حضرت جبریلؑ کے گھوڑے کا نام حیزوم ہے، (کشاف ص ۹۴/۲)

س۔ داروغۂ جنت اور داروغۂ جہنم کے نام کیا ہیں؟

ج۔ جنت کے داروغہ کا نام رضوان ہے (غیاث اللغات فارسی ص ۲۲۱) اور جہنم کے داروغہ کا نام مالک ہے کما قال تعالیٰ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الخ

س۔ کونسا فرشتہ لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف بلائے گا؟

ج۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام بلائیں گے (صاوی ص ۶۵/۴)

س۔ حضرت اسرافیلؑ محشر کی طرف کس چیز کے ذریعہ بلائیں گے؟

ج۔ حضرت اسرافیلؑ اپنے منھ میں صور کو رکھیں گے جب اس میں پھونک ماریں گے تو ایک آواز نکلے گی جس کو سن کر مردہ زندہ ہو جائیں گے اور قبروں سے نکل پڑیں گے۔ (صاوی ص ۶۵/۴)

س۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کس جگہ کھڑے ہو کر آواز دیں گے اور کیا کہکر آواز دیں گے؟

ج۔ بیت المقدس کی چٹان پر کھڑے ہو کر آواز دیں گے اور یہ کہیں گے۔

ایتہا العظام البالیۃ والاوصال المنقطعۃ واللحوم المتمزقۃ ان اللہ یامرکن ان تجتمعن لفصل القضاء فیقبلون

(ترجمہ) اے بوسیدہ ہڈیو، اور الگ الگ ہوئے جوڑو، اور بکھرے ہوئے گوشتو۔ اللہ تعالیٰ تمکو حکم دے رہا ہے کہ تم فیصلے کیلئے جمع ہو جاؤ تو وہ لبیک کہیں گے اور بعض نے کہا کہ ندا دینے والے تو جبریل ہوں گے اور صور میں

پھونک مارنے والے اسرافیل ؑ ہوں گے (صاوی ص۶۵/۴)

س۔ صور کیا چیز ہے؟

ج۔ صور نور کا بنا ہوا ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی، ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا مَا الصُّوْر۔ صور کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرن ینفخ فیہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی، امام بخاریؒ نے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ صور بوق کی طرح ہے۔ بوق کے معنی نرسنگھا، (روح المعانی ص۳۰/۲۳)

س۔ زمین والوں کی طرح آسمان والوں (فرشتوں) کا بھی قبلہ ہے یا نہیں؟

ج۔ جس طرح زمین والوں کا قبلہ کعبہ ہے اسی طرح آسمان والوں کا قبلہ عرش ہے (عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات ص۴۱)

س۔ سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کس نے کیا؟

ج۔ فرشتوں نے کیا (تاریخ کامل بحوالہ لغیۃ النعمان)

س۔ وہ چیزیں جن کی ابتدا ملائکہ سے ہوئی کون کون سی ہیں؟

ج۔ (۱) سب سے پہلے آسمان میں اذان حضرت جبریل ؑ نے پڑھی (محاضرۃ الاوائل بحوالہ لغیۃ النعمان) (۲) سب سے پہلے سبحان اللہ حضرت جبریل ؑ نے کہا۔ (روح البیان بحوالہ لغیۃ النعمان) (۳) سب سے پہلے سبحٰن ربی الاعلیٰ حضرت اسرافیل ؑ نے کہا (محاضرۃ بحوالہ لغیۃ النعمان)

صحابہ سے متعلق باتیں !!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت

کرائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقتدی بنے؟

ج۔ وہ صحابی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات شروع ہوا تو حضرت ابوبکر رضؓ نے باجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرائی۔

س۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کتنی نمازیں پڑھائیں؟

ج۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سترہ ۱۷ نمازیں پڑھائیں (نشر الطیب)

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جن کو اللہ نے اپنا سلام کہلوایا؟

ج۔ وہ حضرت ابوبکر رضؓ ہیں، جب کہ حضرت ابوبکر رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ان کے بدن پر کرتہ کی جگہ ایک پھٹا ہوا کمبل پڑا ہوا تھا جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگا رکھے تھے حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابوبکر کا کیا حال ہو گیا کہ مالداری کے باوجود فقیرانہ لباس میں بیٹھے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اپنا تمام مال مجھ پر اور میرے راستہ پر خرچ کر کے مفلس ہو گئے ہیں حضرت جبریل ؑ نے عرض کیا کہ خدائے تعالیٰ نے ابوبکر کو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ اے ابوبکر تو اس فقر کی حالت میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ صدیق اکبر نے جب یہ سنا تو کیفیت وجد طاری ہو گئی اور مستانہ حالت میں باآواز بلند بار بار یہ کہنے لگے انا عن ربی راضی۔ انا عن ربی راضی یعنی میں تو اپنے رب سے راضی ہوں۔ (تفسیر عزیزی ص۲۰۶ پارہ عم سورہ الیل)

س۔ حضرت ابوبکر رضؓ کا لقب صدیق کس وجہ سے پڑا؟

ج۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے تشریف لائے اور اپنی پھوپھی ام ہانی سے قصۂ شب معراج بیان کیا تو ام ہانی نے لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے منع کیا، الغرض جب لوگوں کے سامنے یہ واقعہ آیا تو کفار نے انکار کیا مگر

حضرت ابوبکرؓ کو جب معلوم ہوا تو فوراً التصدیق کی اور کہا کہ اگر یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں تو یہ صحیح ہے اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق رکھا (حاشیۂ شرح عقائد ص۱۰۷)

س۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا زمانۂ خلافت کتنے سال رہا؟

ج۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کا زمانہ سوا دو سال کا ہے (تاریخ اسلام) (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو سال تین ماہ آٹھ دن رہی، (حیاۃ الحیوان ص۱/۷)

س۔ وہ چیزیں جن کی ابتدا حضرت ابوبکرؓ سے ہوئی کون کون سی ہیں؟

ج۔ اُمتِ محمدیہ میں سب سے پہلے خلیفہ کا لقب حضرت ابوبکرؓ کو عطا کیا گیا (تاریخ الخلفاء بحوالہ البغیۃ الظمآن) (۲) صحابہ میں سے سب سے پہلے اور سب سے بڑے مفتی حضرت ابوبکرؓ ہیں (محاضرۃ ص۹۴ بحوالہ البغیۃ الظمآن ص۱۳۴) (۳) اسلام میں سب سے پہلے حج حضرت ابوبکرؓ نے کیا (تاریخ الخلفاء، ص۵۹ بحوالہ البغیۃ الظمآن)

س۔ حضرت صدیق اکبرؓ کا اصل نام کیا ہے؟

ج۔ صدیق اکبرؓ کا اصل نام عبداللہ ہے، (حاشیۂ شرح عقائد ص۱۰۷)

حضرت عمر فاروقؓ سے متعلق امور

س۔ فاروق کس کا لقب ہے اور کیوں؟

ج۔ ایک یہودی اور منافق کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہوا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ سنا دیا منافق نے وہ فیصلہ نہ مانا اور یہودی کو کہا کہ عمر کے پاس چلو وہ فیصلہ کریں گے آخر کار دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے معاملہ ان کے سامنے رکھا، یہودی نے

حضرت عمرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی بتلا دیا اور کہا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہیں مانا حضرت عمرؓ اندر گھر میں گئے تلوار اٹھا کر لائے اور منافق کی گردن قلم کر دی اور کہا کہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو نہیں مانتا اس کا ہمارے یہاں یہی انجام ہے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا لقب فاروق رکھا کیونکہ آپ کے اس فعل سے حق و باطل میں فرق ہو گیا (تفسیر خازن ص۱/۳۹۷)

س۔ حضرت عمرؓ نے کتنے سال خلافت کی؟

ج۔ حضرت عمر نے ساڑھے دس برس خلافت کی (تاریخ اسلام) (۲) بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کی خلافت دس سال چھ ماہ اور پانچ رات یا تیرہ ایام رہی (حیاۃ الحیوان ص۱/۵۷)

س۔ وہ چیزیں جن کی ابتدا حضرت عمر سے ہوئی کونسی ہیں؟

ج۔ (۱) نماز میں سب سے پہلے زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت عمرؓ نے پڑھی۔

(۲) سب سے پہلے امیر المؤمنین کے لقب سے حضرت عمر کو یاد کیا گیا (تاریخ اسلام)

(۳) حضرت عمرؓ نے زمانہ نبوی میں اول مرتبہ خدا کی عبادت کا علانیہ اعلان کیا۔

(۴) سب سے پہلے شراب پینے پر سزا کا حکم جاری کرنے والے حضرت عمرؓ ہیں،

(۵) اسلام میں سنہ ہجری جاری کرنیوالے حضرت عمرؓ ہیں (البغیۃ الظمآن)

(۶) سب سے پہلے گھوڑوں کی زکوٰۃ وصول کرنیوالے حضرت عمرؓ ہیں (البغیۃ الظمآن)

(۷) سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے صدقہ کے روپیہ کو اسلام پر خرچ کرنے سے روکا (البغیۃ الظمآن ۱۳۴)

(۸) سب سے پہلے حضرت عمر نے عشر (دسواں حصہ) لیا (البغیۃ الظمآن ص۱۳۵)

(۹) اسلام میں سب سے پہلے قاضی حضرت عمرؓ ہیں۔ (البغیۃ الظمآن ص۱۳۴)

(١٠) سب سے پہلے جس نے قاضی کا وظیفہ بیت المال سے جاری کیا وہ حضرت عمرؓ ہیں (بغیۃ الظمآن ص۱۳۴)

(١١) اسلام میں سب سے پہلے قاضی حضرت عمرؓ نے مقرر کئے (تاریخ الخلفاء ص۹۷ بحوالہ بغیۃ الظمآن ص۱۳۴)

(١٢) سب سے پہلے مسجد میں فرش بچھانیکا انتظام حضرت عمرؓ نے کیا (بغیۃ الظمآن)

(١٣) اسلام میں سب سے پہلے شہروں کو آباد کرنیوالے حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیۃ الظمآن ص۱۶۰)

(١٤) اسلام میں سب سے پہلے شہروں کے قاضی حضرت عمرؓ نے منتخب کئے (تاریخ الخلفاء بحوالہ بغیۃ الظمآن)

(١٥) سب سے پہلے رات میں رعیت کی پاسبانی حضرت عمرؓ نے کی (بغیۃ الظمآن ص۱۶۱)

(١٦) سب سے پہلے درّہ کی ایجاد اور کوڑے کی سزا حضرت عمرؓ نے دی (بغیۃ الظمآن ص۱۶۱)

(١٧) سب سے پہلے دفاتر حضرت عمرؓ نے قائم کرائے (کامل ج۲ ص۳۵، کتاب الحیوان ص۲۴ ج۱ بحوالہ بغیۃ الظمآن ص۱۶۱)

(١٨) سب سے پہلے میدانوں کی پیمائش حضرت عمرؓ نے کرائی (تاریخ الخلفاء ص۱۰۱ بحوالہ بغیۃ الظمآن ص۱۶۱)

(١٩) سب سے پہلے لوگوں کو جنازہ کی نماز میں چار تکبیروں پر حضرت عمرؓ نے جمع کیا (بغیۃ الظمآن ص۱۲۰)

حضرتِ عثمان غنی رضؓ سے متعلق باتیں

س۔ ذوالنورین کس کا لقب ہے اور یہ لقب کس وجہ سے پڑا؟

ج۔ یہ حضرت عثمانؓ کا لقب ہے اس لئے کہ ان کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں آئیں۔ (حاشیہ بغیۃ الظمآن ص۱۶۱)

س۔ زمانہ نبوی میں جمعہ کیلئے ایک اذان ہوتی تھی پھر اذان ثانی کا آغاز کس کے زمانہ سے ہوا اور کیوں ہوا؟

ج۔ حضرت عثمان غنیؓ نے جمعہ کی اذان ثانی کا آغاز اس وجہ سے کرایا کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اعتبار سے زیادہ ہوگئے تھے اور ان میں سستی پیدا ہوگئی تھی، جمعہ کی اہمیت کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے اجتہاد اور صحابہ کرام کے اتفاق سے اذان ثانی کا آغاز کرایا (بخاری ص۱۲۴)

س۔ وہ چیزیں جن کی ابتدا حضرت عثمانؓ سے ہوئیں کون کون سی ہیں؟

ج۔ (١) سب سے پہلے مسجد میں پردے لٹکوانے والے حضرت عثمان رضؓ ہیں (مرأۃ الحرمین ص۲۳۵ بحوالہ بغیۃ الظمآن ص۱۴۲)

(٢) حضرت عثمان نے سب سے پہلے مؤذنوں کی تنخواہ مقرر کی (تاریخ الخلفاء ص۱۳۷ بحوالہ بغیۃ الظمآن ص۱۶۱)

(٣) سب سے پہلے پولیس تیار کرنیوالے حضرت عثمانؓ ہیں (تاریخ الخلفاء بحوالہ بالا ص۱۲۷)

(٤) سب سے پہلے چراگاہیں کھدوانے والے حضرت عثمانؓ ہیں (بغیۃ الظمآن)

س۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کتنے سال تک رہی؟

ج۔ اس میں تین اقوال ہیں ١: حضرت عثمان کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہی
٢: حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ گیارہ سال گیارہ ماہ چودہ دن ہے۔
٣: بارہ سال ہے (حیاۃ الحیوان ص۹ ج۱)

س۔ حضرت عثمانؓ کو شہید کرنیوالا کون شخص ہے؟

ج۔ کنانہ بن بشیر نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا۔ (تاریخ اسلام ص۱۳ ج۲)

س: حضرت عثمان رض کی نماز جنازہ کس صحابی نے پڑھائی ؟
ج۔ حضرت جبیر بن مطعم رض نے پڑھائی (حیاۃ الحیوان ص۷۸)

حضرت علی مرتضیٰ رض سے متعلق امور

س۔ ابو تراب کس کی کنیت ہے اور یہ کنیت کس نے رکھی ؟
ج۔ یہ حضرت علی رض کی کنیت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت علی ایک مرتبہ مسجد نبوی میں نیچے زمین پر ہی لیٹ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رض کے پاس گئے حضرت علی رض کو معلوم کیا تو فاطمہ رض نے جواب دیا کہ وہ تو آج ناراض ہو کر چلے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت علی رض مٹی پر ہی لیٹے ہوئے ہیں اور پشت پر بہت مٹی لگی ہوئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ان کی پشت پر ہاتھ مارا اور مٹی جھاڑتے ہوئے کہنے لگے قُمْ یَا اَبَا تُرَاب ۔ قُمْ یَا اَبَا تُرَاب یعنی اے مٹی والے اٹھ اے مٹی والے اٹھ، اسی وقت سے ابو تراب آپکی کنیت ہوگئی (حیاۃ الحیوان ص۷۸)
س۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارادۂ ہجرت مکہ سے نکلے تو حضرت علی رض کو گھر پر کیوں چھوڑا ؟
ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو گھر پر اس لئے چھوڑا تھا تاکہ جن لوگوں کی امانتیں ان کے پاس تھیں پہونچیں حضرت علی رض ان کو ادا کر کے آجائیں (حیاۃ الحیوان ص۷۹)
س۔ حضرت علی رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ایام بعد ہجرت کے ارادہ سے نکلے ؟
ج۔ تین دن کے بعد حضرت علی رض بھی نکل گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جا کر مل گئے تھے (حیاۃ الحیوان ص۷۹)
س۔ حضرت علی رض کی خلافت کتنے سال تک رہی ؟
ج۔ حضرت علی رض کی خلافت چار سال نو ماہ اور ایک دن رہی (حیاۃ الحیوان ص۸۲)
س۔ حضرت علی رض کو شہید کرنیوالا کون شخص ہے ؟
ج۔ حضرت علی کو ابن ملجم نے شہید کیا تھا (حیاۃ الحیوان ص۸۲)
س۔ حضرت علی رض کو کہاں شہید کیا گیا ؟
ج۔ حضرت علی رض نے جب منصب خلافت سنبھالا تو چار مہینہ تک مدینہ میں رہے اس کے بعد آپ کوفہ میں چلے گئے تھے وہیں آپ کی شہادت ہوئی (حیاۃ الحیوان ص۸۲)
س۔ وہ چیزیں جن کی ابتدا حضرت علی رض سے ہوئی کون کونسی ہیں؟
ج۔ (۱) سب سے پہلے خلیفہ جن کے والدین ہاشمی ہیں حضرت علی رض ہیں (بغیۃ الظمآن ص۱۶۳)
(۲) سب سے پہلے جیل خانہ حضرت علی رض نے بنوایا (بغیۃ الظمآن ص۱۶۳)
(۳) سب سے پہلے شہر یمن کا قاضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بنا کر بھیجا۔ (بغیۃ الظمآن ص۱۶۳)

مختلف صحابہ سے متعلق امور

س۔ وہ چیزیں جنکی ابتدا حضرت امیر معاویہ رض سے ہوئی کون کونسی ہیں ؟
ج۔ (۱) سب سے پہلے اذان کیلئے مینارہ حضرت امیر معاویہ نے بنوایا (بغیۃ الظمآن ص۱۱۴)
(۲) سب سے پہلے حج تمتع سے منع امیر معاویہ رض نے کیا (بغیۃ الظمآن ص۱۳۰)
(۳) سب سے پہلے سوار ہو کر رمی جمرات کرنیوالے حضرت معاویہ ہیں (بغیۃ الظمآن ص۱۳۰)
س۔ اسلام میں سب سے پہلے اذان پڑھنے والے کون ہیں؟
ج۔ حضرت بلال حبشی رض ہیں (محاضرۃ بحوالہ بغیۃ الظمآن ص۱۱۳)
س۔ سب سے پہلے کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا ؟
ج۔ سب سے پہلے کعبہ پر غلاف اسعد حمیری نے چڑھایا اسی لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اسعد حمیری کو گالی مت دو اس لئے کہ اس نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف ڈالا ہے (بدایہ ص۱۶۵ بحوالہ البغیۃ اللمعان ص۱۳۷)

س۔ مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ روشن کرنیوالے کون سے صحابی ہیں؟
ج۔ مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ روشن کرنیوالے حضرت تمیم داری ہیں۔ (ابن ماجہ شریف ص۵۶)

س۔ وہ کون سے صحابی ہیں جن کی صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے؟
ج۔ وہ صحابی حضرت دحیہ کلبی ؓ ہیں (نشر الطیب، اسماء رجال مشکوۃ ص۵۹۴)

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جنھوں نے حضرت جبریل ؑ کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا؟
ج۔ وہ صحابی حضرت حمزہ ؓ ہیں۔ (نشر الطیب ص۱۶۳)

س۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا کس کو دی گئی؟
ج۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا وحشی بن حرب پر جاری ہوئی۔ (البغیۃ اللمعان ص۲۲۲)

س۔ اسلام کے سب سے پہلے مبلغ کون ہیں؟
ج۔ حضرت مصعب بن عمیر سب سے پہلے مبلغ اسلام کہلائے (رسالہ الداعی ص۱۳ جمادی الاخری ۱۴۱۱ھ)

س۔ اسلام میں قریش کے سامنے سب سے پہلے زور سے قرآن پڑھنے والے کون ہیں؟
ج۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں (رسالہ الداعی ص۱۲ جمادی الاخری ۱۴۱۱ھ)

س۔ وہ کون سے صحابی ہیں جن کا انتقال سب سے بعد میں ہوا؟
ج۔ وہ صحابی عامر بن واثلہ ہیں جنکی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی (مشکوۃ ونسائی) اور دوسرا قول ہے کہ وہ صحابی جن کا انتقال سب سے بعد میں ہوا حضرت انس رض ہیں جنکی وفات ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں ہوئی (حیاۃ الحیوان ص۶۱۲)

اصحاب کہف سے متعلق امور

س۔ اصحاب کہف کے نام کیا کیا ہیں
ج۔ ان کے نام حضرت ابن عباس ؓ سے صحیح روایت میں اس طرح منقول ہیں
یملیخا، مکسلمینا، مرطوس، ثمیونس، دردونس، کفاشیطیطوس، منطنواسیس (روح المعانی ص۲۴۶/۱۵)

س۔ اصحاب کہف کے ناموں کے کیا کیا فوائد ہیں؟
ج۔ حضرت ابن عباس ؓ سے اصحاب کہف کے ناموں کے بہت سے فوائد منقول ہیں
(۱) اگر کہیں آگ لگ جائے تو ان ناموں کو ایک پرچہ پر لکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جائے گی۔ (۲) اگر کوئی بچہ زیادہ روتا ہو تو ان ناموں کو لکھ کر اس کے سر کے نیچے رکھ دو رونا بند ہو جائے گا۔ (۳) کھیتی کی حفاظت کیلئے ان ناموں کا تعویذ کھیتی کے درمیان ایک لکڑی گاڑ کر اس میں لٹکا دیا جائے (۴) اگر کسی کو تیسرے دن کا بخار (تپ) آتا ہو تو ان کو لکھ کر بازو پر باندھ لے تو بخار دور ہو جائے گا۔ (۵) اگر کسی حاکم کے پاس (مقدمہ وغیرہ کے سلسلہ میں) جانا ہو تو ان ناموں کا تعویذ داہنی ران میں باندھ کر جائے تو انشاء اللہ حاکم کا دل نرم ہو جائے گا۔ (۶) اگر عورت کے بچہ پیدا ہونے میں پریشانی ہو رہی ہو تو ان ناموں کو لکھ کر بائیں ران میں باندھ دینے سے بچہ آسانی پیدا ہو جائے گا۔
(۷) مال وسواری کی حفاظت کیلئے (۸) دریائی سفر میں غرق سے بچنے کیلئے (۹) دشمن سے محفوظ رہنے کیلئے ان ناموں کو اپنے پاس رکھنا مفید ہے (۱۰) اگر کسی کا لڑکا بھاگ گیا ہو تو ان ناموں کو لکھ کر دھاگے میں باندھ

کو درخت پر لٹکا دیا جائے انشاء اللہ وہ تیسرے دن واپس ہو جائے گا

(حاشیہ جلالین ص۲۴۳)

س۔ اصحاب کہف کس نبی کے زمانہ میں ہوئے اور کس نبی کی شریعت پر عمل پیرا تھے

ج۔ اصحاب کہف ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہوئے اور حضرت عیسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ (صاوی ص۵/۳)

س۔ اصحاب کہف کے شہر کا نام کیا ہے اور وہ کس ملک میں واقع ہے؟

ج۔ ان کے شہر کا نام زمانۂ جاہلیت میں افسوس اور اہل عرب اس کو طرطوس کہتے تھے اور یہ روم کے شہروں میں سے ایک شہر تھا (صاوی ص۵/۳)

س۔ اصحاب کہف کے بادشاہ کا نام کیا ہے اور جس غار میں وہ جا کر چھپے تھے اس کا نام کیا ہے؟

ج۔ بادشاہ کا نام دقیانوس ہے (حاشیہ بخاری ص۶۸۴/۲) اور غار کا نام بعض نے بیجلوس اور بعض نے ینجلوس بتایا ہے (صاوی ص۵/۳)

س۔ اصحاب کہف کا واقعہ کس سن میں پیش آیا اور یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کتنے سال قبل کا ہے۔

ج۔ یہ واقعہ ۲۴۹ء میں پیش آیا جس میں تین سو برس وہ سوتے رہے بیداری ۵۴۹ء میں ہوئی اور شمسی حساب سے آپ کی ولادت تخمیناً ۵۷۰ء میں ہوئی ہے لہٰذا اصحاب کہف کی بیداری آپ کی ولادت سے اکیس برس قبل ہوئی اور ہجرت کے بعد اس واقعہ کو اندازاً بہتر ۷۲ سال کا عرصہ گذر چکا تھا (حاشیہ تفسیر حقانی ص۱/۱۵)

القاب و اسماء

س۔ صفی اللہ اور خلیفۃ اللہ کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ دونوں لقب حضرت آدمؑ کے ہیں (محاضرۃ الاوائل ص۱۱۶ بحوالہ البغیۃ الظمآن ص۱۸۶)

س۔ ذوالذبیحین کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے (تاریخ اسلام ص۹۶ ج۱)

س۔ ہرمس الہرامس بمعنی حکیم الحکماء کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ہے (محاضرۃ ص۱۲۶ بحوالہ البغیۃ ص۱۸۷)

س۔ خلیل اللہ کس کا لقب ہے؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

س۔ ذبیح اللہ کس کا لقب ہے؟

ج۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے (البغیۃ ص۱۸)

س۔ کلیم اللہ کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے (البغیۃ الظمآن ص۱۸۶)

س۔ مسیح اللہ کس کا لقب ہے؟

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے؟ (حوالہ بالا)

س۔ ملک الملوک العادل کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ حضرت ذوالقرنین کا لقب ہے (البغیۃ الظمآن ص۱۸۷)

س۔ ذوالہجرتین کس نبی کا لقب ہے اور کیوں؟

ج۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے اس لئے کہ ابراہیمؑ نے دو ہجرتیں کی ہیں (۱) عراق سے کوفہ کی طرف (۲) کوفہ سے ملک شام کی طرف (تفسیر کشاف ص۴۵۱ ج۲ پ۲۱)

س۔ روح الامین کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ پارہ نمبر ۱۹

س۔ ھاذم اللذات کس کا لقب ہے!

ج۔ یہ حضرت عزرائیلؑ یعنی ملک الموت کا لقب ہے (غیاث اللغات ص۵۳۷)

س۔ صاحب الزمان کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ حضرت امام مہدی کا لقب ہے (غیاث اللغات ص۵۳۷)

س۔ خاتم المہاجرین کس کا لقب ہے؟

ج۔ حضرت عباسؓ کا لقب ہے اس لئے کہ انھوں نے سب سے بعد میں ہجرت کی۔ (کامل ابن اثیر)

س۔ اَمِینُ ھٰذِہِ الاُمَّۃ کس کا لقب ہے؟

ج۔ اَمِینُ ھٰذِہِ الاُمَّۃ (اس اُمت کے امین) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کا لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص۶۰۸)

س۔ غسیلِ ملائکہ کس صحابی کا لقب ہے؟

ج۔ حضرت حنظلہؓ کا لقب ہے اس لئے کہ حضرت حنظلہؓ جب شہید ہوگئے تو اُن کو ملائکہ نے غسل دیا تھا (ہدایہ اول باب الشہید)

س۔ حضرت حنظلہؓ کو ملائکہ نے غسل کیوں دیا؟

ج۔ اُن کو ملائکہ نے غسل اس وجہ سے دیا کہ یہ حالتِ جنابت میں تھے، شہیدِ مطلق کو چونکہ غسل نہیں دیا جاتا البتہ اگر شہید جُنبی ہو تو اس کو غسل دیا جاتا ہے مگر حضرت حنظلہؓ کے جنبی ہونیکا علم صحابہ کو نہ تھا اس لئے ان کو فرشتوں نے غسل دیا۔ (ترمذی ہدایہ جلد اول باب الشہید ص۱۶۳)

س۔ سیف اللہ کس کا لقب ہے؟ اور یہ لقب کس نے رکھا اور کیوں؟

ج۔ اسیف اللہ (اللہ کی تلوار) حضرت خالد بن الولیدؓ کا لقب ہے (ترمذی ابواب المناقب ص۲۲۴) جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جبکہ حضرت خالد بن الولید جنگِ موتہ میں دشمنوں کے سامنے تلوار لیکر ڈٹ گئے تھے اس واسطے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا لقب سیف اللہ رکھدیا (حاشیہ بخاری ص۶۴ تاریخ اسلام ص۲۶۱)

س۔ صاحب السر یعنی رازدارِ رسول کونسے صحابی ہیں؟

ج۔ رازدارِ رسول حضرت حذیفہ بن الیمان رضؓ ہیں (حیاۃ الحیوان ص۲۸۵)

س۔ حبرالاُمۃ کس صحابی کا لقب ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کا لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ

س۔ ناجیہ کس صحابی کا لقب ہے کس نے رکھا اور کیوں؟

ج۔ یہ حضرت ذکوان کا لقب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت رکھا جب کہ ان کو قریش سے نجات ملی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص۶۲۰)

س۔ ذوالشہادتین کس کا لقب ہے یہ لقب کس نے دیا اور کیوں دیا؟

ج۔ یہ لقب حضرت خزیمہؓ کا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی (سواد بن الحرث المحاربی) سے ایک گھوڑا (جس کا نام المرتجز تھا) خریدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو گھر پیسے لینے گئے اتنے میں دوسرے لوگوں نے دام لگا دئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے واپس آئے تو یہ دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خریدنے کا انکار کرنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تو نے تو یہ گھوڑا مجھ کو بیچ دیا تھا میں نے خرید لیا تھا تو اس دیہاتی نے کہا کہ آپ کے پاس اس بات پر کوئی گواہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کو واقعہ تبلایا تو حضرت خزیمہ نے گواہی دی بعد میں حضرت خزیمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے خزیمہ تو تو وہاں موجود نہیں تھا پھر تو نے کیسے گواہی دیدی؟ حضرت خزیمہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھ کو یقین ہے کہ آپ جو بات معاملہ

نہیں کرسکتے اس وجہ سے میںنے گواہی دی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہا تھا یا خزیمة انك ذو الشهادتین یعنی اے خزیمہ رض
تمہاری اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر ہے (حیاۃ الحیوان ص ۱۵۵/۲)

س۔ ذوالیدین کس کا لقب ہے ؟ اور ان کا یہ لقب کیوں پڑا ؟

ج۔ یہ لقب حضرت خرباق رض کا ہے یا تو یہ کنایہ ہے سخاوت سے یا حقیقۃً ان کے ہاتھ لمبے تھے قال السہیلی۔ وقال الطیبی ذوالیدین کا اصل نام عمیر ہے لقب خرباق ہے اور کنیت ابو محمد ہے ؟۔

س۔ مطعم الطیر کس کا لقب ہے اور کیوں ؟

ج۔ مُطعِم الطیر (پرندوں کو کھلانیوالا) حضرت عبدالمطلب رض کا لقب ہے اس لئے کہ حضرت عبدالمطلب مہمان نواز تھے ان کے دستر خوان پر جو کھانا بچ جاتا اس کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈالدیتے تھے جس کو پرندے کھا لیا کرتے تھے اس واسطے مطعم الطیر ان کا لقب ہوگیا (روضۃ الصفا)

س۔ ذوالجناحین کس صحابی کا لقب ہے یہ لقب کس نے رکھا اور کیوں رکھا ؟

ج۔ یہ جعفر طیار رض کا لقب ہے ان کا یہ لقب ذوالجناحین (دو بازو والا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت جعفر بن ابی طالب رض غزوۂ موتہ میں لڑنے لگے تو دشمن نے ان کے دونوں بازو کاٹ دیے پھر بھی لڑتے رہے آخر کار شہید ہوگئے ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے ان کے دو بازوؤں کی جگہ دو پَر لگا دیے تھے جن سے وہ ملائکہ کے ساتھ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور حضرت جعفر کو ذوالہجرتین بھی کہا جاتا ہے (حاشیہ بخاری ص ۱۶۱/۲)

س۔ سفینہ کس صحابی کا لقب ہے یہ لقب کس نے رکھا اور کس وجہ سے ؟

ج۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں تشریف لیجا رہے تھے، ایک صحابی تھک گئے تھے سامان کا بوجھ ہونیکی وجہ سے اور بھی زیادہ تھکن محسوس ہو رہی تھی حضرت سفینہ نے اس ساتھی کا سامان اپنے اوپر لاد لیا اس وقت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ لقب دیا کہ تو سفینہ (کشتی) ہے (اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۶)

س۔ حضرت سفینہ کا اصل نام کیا ہے ؟

ج۔ ان کے نام میں چار قول ہیں (۱) رومان (۲) طہمان (۳) مہران (۴) عمیر (حیاۃ الحیوان ص ۵/۲)

س۔ حضرت ہاشم یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا کا اصل نام کیا ہے اور ہاشم نام کیوں پڑا ؟

ج۔ حضرت ہاشم کا اصل نام عمرو العُلاء ہے (عُلاءَ بوجہ علو شان کہتے ہیں) اور ہاشم نام اس وجہ سے پڑا کہ ایک مرتبہ عرب میں شدید قحط پڑا تھی کہ بھوکوں مرنے لگے جناب ہاشم سے ان کی تکلیف دیکھی نہ گئی اپنا ذاتی مال و دولت لیکر ملک شام گئے اور وہاں سے آٹے اور روٹیوں کا بہت سا ذخیرہ خرید کر اونٹوں پر لاد کر لائے مکہ آکر بہت سے اونٹوں کو ذبح کر کے گوشت کا شوربہ بنایا پھر شوربہ میں روٹی چُور کر ثرید بنا کر لوگوں کو کھلایا تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اُس وقت سے یہ ھاشم کے لقب سے پکارے جانے لگے کیونکہ ہشم کے معنی توڑنے کے ہیں انھوں نے بھی روٹی توڑ کر سالن میں بھگو کر لوگوں کو کھلائی تھی اس وجہ سے ھاشم (توڑنے والا) کے لقب سے مشہور ہوگئے (حبیب السیر)

س۔ حضرت ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب (یعنی آپ کے دادا) کا اصل نام کیا ہے اور عبدالمطلب نام کس وجہ سے ہوا ؟

ج۔ حضرت عبدالمطلب کا اصل نام شیبۃ الحمد ہے اس لئے کہ جب یہ پیدا ہوئے تو اُن کے سر کے بال سفید تھے اس وجہ سے شیبۃ الحمد کے نام سے موسوم ہوئے اور یہ ترکیبی نام اس لئے رکھا گیا تاکہ لوگ ان کے کرم واخلاق کی تعریف کریں کیونکہ شیبۃ کے معنی بوڑھا اور حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ اور عبدالمطلب نام سے موسوم ہونیکی وجہ یہ ہے کہ ایک دن مدینہ میں بچوں کے ساتھ نشانہ لگا کر کھیل رہے تھے اتفاق سے ایک راہگیر آرام کرنے کی غرض سے وہاں آکر بیٹھ گیا ان بچوں میں سے ایک بچہ کا تیر نشانہ پر جا لگا اس راہگیر نے اس بچہ کو شاباش دیکر کہا بیٹا تیرا نام کیا ہے، بچہ نے جواب دیا میرا نام شیبۃ الحمد ہے راہگیر نے کہا تیرا باپ کون ہے تو بچہ نے کہا ہاشم بن عبد مناف، یہ راہگیر مکہ کا رہنے والا تھا مکہ آکر بچہ کا واقعہ ہاشم کے بھائی مطلب کو سنایا مطلب فوراً اونٹنی پر سوار ہوکر شیبۃ الحمد کو مدینہ سے لیکر جب مکہ میں واپس آئے تو لوگوں نے کہا ھذا عبدالمطلب یعنی یہ لڑکا مطلب کا غلام ہے مطلب نے کہا نہیں بلکہ یہ تو میرا بھتیجا ہے مگر لوگوں نے مطلب کے جواب کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس بچہ کو عبدالمطلب کہنا شروع کردیا جس سے عبدالمطلب نام سے مشہور ہوئے (حبیب السیر ص۲۰۳)

عہدِ نبوی کے مفتیانِ کرام و مؤذنین وغیرہم

س۔ وہ حضرات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے کون کون تھے؟

ج۔ وہ صحابہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے چودہ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رض، حضرت عمر فاروق رض، حضرت عثمان غنی رض، حضرت علی المرتضیٰ رض، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض، حضرت ابی بن کعب رض، حضرت عبداللہ بن مسعود رض، حضرت معاذ بن جبل رض، حضرت عمار بن یاسر رض، حضرت حذیفہ بن الیمان رض، حضرت زید بن ثابت رض، حضرت سلمان فارسی رض

حضرت ابو الدرداء رض، حضرت ابوموسیٰ اشعری رض (حیاۃ الحیوان ص۸۰)

س۔ وہ کون حضرات ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لکھنے والے تھے؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن صحابہ سے وحی خداوندی لکھوائی وہ نو ہیں۔ جنمیں سے سب سے پہلے حضرت ابی بن کعب رض سے لکھوائی اور اکثر آخر تک حضرت زید بن ثابت الانصاری سے اور معاویہ بن ابی سفیان سے لکھوائی اور دوسرے چھ حضرات یہ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رض، حضرت عثمان غنی رض، حضرت علی رض، حضرت حنظلہ بن ربیع الاسدی، خالد بن عاص رض (حیاۃ الحیوان ص۷۹)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے والے کتنے تھے اور کہاں کہاں دیتے تھے؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مؤذنین چار تھے، حضرت بلال رض، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رض، یہ دونوں مدینہ میں اذان دیتے تھے، حضرت سعد القرظ قبا میں اذان دیتے تھے، حضرت ابومحذورہ رض مکہ میں اذان دیتے تھے (نشر الطیب ص۱۹۵)

س۔ وہ صحابہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظین رہے کون کون ہیں اور کس وقت رہے؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ جن صحابہ نے دیا وہ پانچ ہیں۔ سعد بن معاذ رض، سعد بن ابی وقاص رض، عباد بن بشر رض، ابوایوب انصاری، محمد بن مسلمہ رض (حیاۃ الحیوان ص۷۹) اور حضرت تھانوی رح نے نشر الطیب میں چار گنائے ہیں، حضرت سعد بن معاذ رض نے یوم بدر میں پہرہ دیا، محمد بن مسلمہ رض نے یوم اُحد میں اور حضرت زبیر رض نے یوم خندق میں اور عباد بن بشر نے بھی کبھی کبھی پہرہ دیا۔ مگر جب آیت شریفہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ الآیۃ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ موقوف کردیا تھا۔ (نشر الطیب ص۱۹۵)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام (گھر کا خاص خاص کام کرنیوالے) کون کون تھے؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا خاص خاص کام کرنیوالے نو صحابہ تھے۔ حضرت انس رضؓ گھر کے اکثر کام انہیں سے متعلق تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ جوتے اور مسواک کی خدمت ان کے سپرد تھی، حضرت عقبہ بن ابی عامر الجہنی رضؓ سفر میں خچر کے ساتھ رہتے تھے، حضرت اسلع بن شریک یہ اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے، حضرت بلال رضؓ آمد و خرچ ان کی تحویل میں رہتا تھا، حضرت سعد رضؓ، حضرت ابوذر غفاری و ایمن بن عبید، ان سے متعلق وضو و استنجے کی خدمت تھی۔ (نشر الطیب ص ١٩٥)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ واجب القتل مجرموں کی گردن مارتے تھے وہ کون ہیں؟

ج۔ یہ چھ حضرات تھے۔ ١۔ حضرت علی رضؓ، ٢۔ حضرت زبیر بن العوام رضؓ ٣۔ حضرت مقداد بن عمرو رضؓ ٤۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضؓ ٥۔ حضرت عاصم رضؓ ٦۔ حضرت ضحاک بن سفیان رضؓ (نشر الطیب ص ١٩٦)

حضرات مجددین کرام رح

س۔ مجددین کب سے شروع ہوئے اور دو مجددوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا ہے نیز ہر دور کے مجددین کون کونسے حضرات ہیں؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ملنے کے وقت سے ہر سو سال پر مجدد آتا ہے چنانچہ

پہلی صدی کے مجدد	حضرت عمر بن عبدالعزیز تابعی رح ہیں
دوسری صدی کے مجدد	حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رح ہیں۔
تیسری صدی کے مجدد	حضرت ابوالعباس احمد بن سریج رح ہیں۔
چوتھی صدی کے مجدد	حضرت ابوبکر بن الخطیب باقلانی رح ہیں
پانچویں صدی کے مجدد	حضرت حجۃ الاسلام ابوحامد غزالی رح ہیں۔

چھٹی صدی کے مجدد	صاحب تفسیر کبیر امام ابوعبداللہ الرازیؒ وحضرت امام رافعیؒ ہیں
ساتویں صدی کے مجدد	حضرت امام ابن دقیق العید رح ہیں
آٹھویں صدی کے مجدد	حضرت امام بلقینی وحافظ زین الدین رح ہیں
نویں صدی کے مجدد	حضرت امام جلال الدین السیوطی رح ہیں۔
دسویں صدی کے مجدد	حضرت امام شمس الدین بن شہاب الدین وحضرت محدث علی قاریؒ ہیں
گیارہویں صدی کے مجدد	حضرت مجدد الف ثانیؒ وامام ابراہیم بن حسن کردیؒ ہیں۔
بارہویں صدی کے مجدد	حضرت شاہ ولی اللہ وشیخ صالح بن محمد بن نوح الفلانی وسید مرتضیٰ الحسینی ہیں
تیرہویں صدی کے مجدد	سید احمد شہید بریلوی وحضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ہیں
چودہویں صدی کے مجدد	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ وحضرت مولانا اشرف علی تھانوی ہیں

(حیاۃ الحیوان عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات ص ٦٣، عون المعبود شرح ابوداؤد ص ١٨١/١)

حضرات ائمہ کرام سے متعلق امور

س۔ شیخین کس فن میں کس کا لقب ہے؟

ج۔ صحابہ میں اگر شیخین بولا جائے تو حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمر رضؓ مراد لیتے ہیں اگر علم فقہ میں بولا جائے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ مراد ہوتے ہیں اگر علم حدیث میں بولا جائے تو امام بخاریؒ وامام مسلم رح مراد ہوتے ہیں۔ اگر علم فلسفہ میں بولا جائے تو ابونصر فارابی اور شیخ بوعلی سینا مراد ہوتے ہیں (دیباچہ ص ٢٣) اگر علم منطق میں بولا جائے تب بھی یہی دونوں مراد ہوتے ہیں (مرقات ص ٤)

س۔ امام اعظم امام شافعی امام ابویوسف کے اصل نام کیا کیا ہیں؟

ج۔ حضرت امام اعظم کا اصل نام نعمان بن ثابت ہے ابوحنیفہ کنیت اور اعظم لقب ہے (اسماء رجال مشکوۃ شریف ص ٦٢٤)

(اسماء رجال مشکوۃ ص۶۲۵)

امام شافعی کا اصل نام محمد بن ادریس ہے۔

امام ابو یوسف کا اصل نام محمد یعقوب اور ابو یوسف کنیت ہے۔

س۔ امام الحرمین سے مراد کون ہیں؟

ج۔ کتب درسیہ میں جو امام الحرمین کا ذکر آتا ہے یہ دو شخص ہیں ایک حنفی المسلک دوسرے شافعی المسلک۔ حنفی کا نام ابو المظفر یوسف قاضی جرجانی ہے۔ اور شافعی کا نام عبد الملک بن عبد اللہ الجوینی ہے کنیت ابو المعالی ہے۔ (قرۃ العیون ص۱۳ وحاشیہ نبراس ص۳۱)

س۔ مذہب اہل سنت والجماعت کا بانی کون ہے؟

ج۔ ابو الحسن اشعری کو مذہب اہل سنت والجماعت کا بانی شمار کیا جاتا ہے (شرح عقائد ص۷)

س۔ فرقۂ معتزلہ کا بانی کون ہے؟

ج۔ واصل بن عطا فرقۂ معتزلہ کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ (شرح عقائد ص۵)

س۔ وہ کون سے محدث ہیں جن سے دو عجیب کام ایسے ہوئے جو آج تک کسی سے نہ ہوئے؟

ج۔ وہ ہشام کلبی ہیں جو خود فرماتے ہیں کہ مجھ سے دو کام ایسے ہوئے جو کسی سے نہ ہوئے ایک یہ کہ میں نے صرف تین دن میں قرآن کریم حفظ کیا (ملفوظات فقیہ الامت ص۵۵) دوسرا کام یہ کہ داڑھی ایک مشت سے زائد کاٹنے کے بجائے جڑ سے کٹ گئی۔ (شامی ص۲۶۱/۵)

س۔ ابن خلکان کا اصل نام اور ان کو خلکان کہنے کی وجہ کیا ہے۔

ج۔ اصل نام شمس الدین ہے ان کا نام ابن خلکان اس وجہ سے پڑا کہ دراصل ان کا تکیہ کلام کان تھا بات بات میں کان کہتے تھے جب ان سے چھوڑنے کو کہا کہ خل کان یعنی کان کہنا چھوڑ دو یہ اتنا مشہور ہوا کہ ان کا نام پڑ گیا۔ (ملفوظات فقیہ الامت ص۲۱)

مرنے کے بعد بات کرنیوالے حضرات

س۔ وہ کون کون ہیں جنھوں نے مرنے کے بعد بات کی ہے؟

ج۔ چار ہیں ۱ زکریاؑ کے بیٹے یحییٰؑ ہیں جب لوگوں نے ان کو ذبح کر ڈالا ۲ حبیب نجار ہیں جب لوگوں نے ان کو قتل کر دیا تو انھوں نے کہا یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ (اے کاش میری قوم مجھ کو جان لیتی) ۳ حضرت جعفر طیارؓ ہیں جنھوں نے کہا تھا وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ ۴ حضرت علی رضؓ کے حضرت حسنؓ تھے انھوں نے کہا تھا وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ (حیوۃ الحیوان ص)

شیطان سے متعلق باتیں

س۔ شیخ نجدی کس کا لقب ہے؟

ج۔ یہ شیطان کا لقب ہے (کریم اللغات فارسی ص۱۰۱)

س۔ ساتوں آسمانوں پر شیطان کے نام کیا ہیں؟

ج۔ علامہ سمرقندی نے کشف البیان میں کعب احبار کی روایت سے نقل کیا ہے کہ شیطان کو آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر عابد کے نام سے پکارا جاتا تھا دوسرے آسمان پر اس کا نام زاہد تیسرے پر عارف چوتھے پر ولی پانچویں پر تقی چھٹے پر خازن ساتویں پر عزازیل اور لوح محفوظ میں اس کا نام ابلیس لکھا ہوا ہے (جمل ص۴۱/۱)

س۔ شیطان جنت کا خزانچی کتنے سال رہا؟

ج۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ شیطان جنت کا خزانچی چالیس سال رہا (صاوی ص۲۳/۱)

س۔ شیطان نے عرش کا طواف کتنے سال تک کیا؟

ج۔ چودہ ہزار سال تک کیا (تفسیر صاوی ص۲۳/۱)

س۔ فرشتوں کا استاذ کون تھا۔ اور کتنے دن تک رہا؟

ج ۔ شیطان تھا جس کو معلم الملائکہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا ۔ جو ملائکہ کے ساتھ اسی ہزار سال تک رہا جس میں بیس ہزار سال تک ملائکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا اور تیس ہزار سال تک ملائکہ کروبیین (عرش کو اٹھانیوالے فرشتوں) کا سردار رہا اور ایک ہزار سال تک ملائکہ روحانیین کا سردار رہا (جمل ص ۱/۲)

س ۔ شیطان کے اولاد کس طرح ہوتی ہے ؟

ج ۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ نے ابلیس کی داہنی ران میں ذکر اور بائیں ران میں فرج بنائی ہے شیطان دونوں رانوں کو ملا کر جماع کرتا ہے اور ہر دن دس انڈے دیتا ہے اور ہر انڈے سے ستر شیطان اور ستر شیطانہ پیدا ہوتے ہیں اور وہ (بچوں کی طرح) چوں چوں کرکے اڑ جاتے ہیں ۔ ۔

(صاوی ص ۳۴/۲ پارہ ۱۶ و ۱۵)

س ۔ شیطان کی اولاد کتنی ہے اور ان کے کیا کیا نام اور کیا کیا کام ہیں ؟

ج ۔ شیطان کی مکمل اولاد تو معلوم نہیں کتنی ہے البتہ بعض اولاد کا ذکر کیا جاتا ہے حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد میں سے دو شیطان تو لاقس اور ولہان نام کے ہیں ان دونوں کا کام یہ ہے کہ یہ طہارت اور نماز میں وسوسے ڈالتے ہیں تیسرا شیطان مُرّہ ہے جس کیساتھ شیطان کی کنیت ابومرۃ ہے چوتھا زلنبور ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ لوگوں کیلئے بازاروں کو مزین کرتا اور سنوارتا ہے جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے اور سامان کی جھوٹی تعریف کراتا ہے پانچواں شیطان بتر ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ بوقت مصیبت لوگوں کو آہ و زاری، منہ پر طمانچے مارنے اور گریبانوں کو پھاڑنے پر برانگیختہ کرتا ہے ، چھٹا شیطان اعور ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ لوگوں کو زناکاری پر ابھارتا ہے حتی کہ لوگوں کی شہوتوں کو بھڑکانے کیلئے مردوں کے ذکر اور عورتوں کی فرج

میں پھونک مار کر ان میں خواہش پیدا کرتا ہے ، چھٹا مطروس ہے یہ لوگوں سے جھوٹی خبریں (جس کے سر پیر نہ ہوں) اڑواتا ہے ، ساتواں داسم ہے اس کا کام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سلام کئے بغیر داخل ہوتا ہے تو یہ بھی اس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے اور اس کو غصہ دلاتا ہے تاکہ گھر والوں سے لڑائی ہو (صاوی ص ۱۷/۲)

دجال سے متعلق امور

س ۔ دجال دنیا میں کتنے دنوں تک زندہ رہے گا ؟

ج ۔ دجال چالیس دن زمین پر ٹھہرے گا مگر ان چالیس دنوں میں تین دن تو ایسے ہوں گے کہ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن دیگر سب دنوں کے برابر ہوں گے (ترمذی ص ۴۸/۲ ابواب الفتن باب فی فتنۃ الدجال)

س ۔ وہ جگہیں کون کون سی ہیں جہاں دجال داخل نہ ہو سکے گا اور کیوں ؟

ج ۔ وہ دو جگہیں ہیں ۱۔ مکہ ۲۔ مدینہ ان میں داخل نہ ہو سکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں شہروں کی فرشتوں کے ذریعہ حفاظت کرائیں گے جب دجال مکہ یا مدینہ کی طرف کو بڑھے گا تو فرشتے اس کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیں گے ۔ (ترمذی ص ۴۸/۲)

س ۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کیا لکھا ہوگا ؟

ج ۔ اس بارے میں تین روایتیں ملتی ہیں (۱) دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا ۔ (ترمذی ص ۴۷/۲ و مشکوۃ ص ۴۶۵/۲) (۲) دجال کی پیشانی پر ک ۔ ف ۔ ر لکھا ہوگا (مشکوۃ شریف ص ۴۶۵/۲) (۳) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان

الکاف۔ الفاء۔ الراء لکھا ہوگا۔ (ذکرہ الشیخ فی اللمعات حاشیۂ مشکوٰۃ ص۴۶۵، حاشیۂ ترمذی ص۴۷)

عورتوں سے متعلق امور

س۔ وہ کام جن کی ابتداء عورتوں سے ہوئی کون کونسے ہیں؟

ج۔ (۱) سب سے پہلے اون کا تکر سوت حضرت حوا نے تیار کیا (البغیۃ الظمآن ص۲۰)

(۲) سب سے پہلے سینے کا کام عورتوں میں سے حضرت سارہ نے کیا ( )

(۳) سب سے پہلے پٹکا حضرت ہاجرہ نے باندھا جب کہ وہ حاملہ ہوگئی تھیں

(۴) سب سے پہلے ایمان لانیوالی عورت حضرت خدیجہ ہیں (البغیۃ الظمآن ص۳۴)

(۵) سب سے پہلے کان حضرت ہاجرہ کے بیندے چھیدے گئے (بغیۃ)

(۶) عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ کی ختنہ ہوئی (البغیۃ الظمآن)

(۷) عورتوں میں سب سے پہلے حد قذف حمنہ بنت جحش کو لگائی گئی (تاریخ اسلام)

(۸) عورتوں میں سب سے پہلے مشرک کو قتل کرنیوالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی حضرت صفیہ ہیں (البغیۃ الظمآن ص۱۷۱)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کو غسل دینے والی کون تھی؟

ج۔ زمانہ نبوی میں حضرت ام عطیہ عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں جن کا لقب غسّالہ (بہت زیادہ غسل دینے والی) پڑ گیا تھا اصل نام نسیبہ تھا (بخاری ص۱۶۸)

س۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن ام ہانی بنت ابی طالب کا اصل نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت ام ہانی کا اصل نام فاختہ ہے۔ (اسماء رجال مشکوٰۃ ص۶۲۳)

س۔ ذوالنطاقتین کس صحابیہ کا لقب ہے اور یہ لقب ان کا کیوں پڑا؟

ج۔ یہ حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رض کا لقب ہے جس کا ایک خاص واقعہ ہے

زمانہ ہجرت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض بارادہ ہجرت مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو تین دن دشمنوں کے خوف سے غار ثور میں قیام فرمایا ان تین ایام میں حضرت اسماء حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت ابوبکر رض کیلئے کھانیکے واسطے ستو لایا کرتی تھی جس دن چلنے لگے تو حضرت اسماء گھر سے ستو کا تھیلا لائیں مگر اس کے لٹکانے کا تسمہ گھر بھول آئیں جب یہ تھیلا اونٹ کے کجاوہ سے لٹکانا چاہا تو کوئی تسمہ یا ڈوری (جس سے باندھا جا سکے) اسوقت موجود نہ تھی۔ حضرت اسماء نے فوراً اپنا نطاق (کمر سے باندھنے کی ڈوری یا کمر بند) نکال کر آدھا کمر سے باندھا اور آدھا ستو کے تھیلا کو باندھ دیا۔ اس برموقت وبامحل تدبیر کو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور آپنے اسماء کو ذوالنطاقتین کہا یعنی دو نطاقوں والی چنانچہ اس کے بعد سے اسماء کو ذوالنطاقتین کے لقب سے پکارا جانے لگا (تاریخ اسلام ص۱۳۶ و اسماء رجال مشکوٰۃ)

س۔ اسلام میں خلع وظہار سب سے پہلے کن کن عورتوں کے ساتھ کیا گیا؟

ج۔ سب سے پہلے خلع ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی سے ہوا اور ظہار اوس بن الصامت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے کیا (البغیۃ الظمآن)

س۔ بطن مادر میں بچہ کے اندر روح کتنے دنوں میں ڈالدی جاتی ہے؟

ج۔ ماں کے پیٹ میں بچہ کے اندر روح چار مہینے میں ڈالدی جاتی ہے (صاوی ص۹۳)

دنیا کی عمر

س۔ دنیا کی مقدار و عمر کتنی ہے؟

ج۔ دنیا کی عمر مختلف اعتبار سے شمار کی گئی ہے بعض نے تو آسمانوں کے بروج

بننے کے بعد سے شمار کی اس لئے انھوں نے کہا کہ دنیا کی عمر بارہ ہزار سال ہے (۲) بعض نے ستاروں کے بننے کے بعد کا اعتبار کرکے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے (کواکب سیارہ سات ہیں)، (۳) بعض نے سال کے دنوں کی مقدار کے بعد سے دنیا کی عمر شمار کی اس لئے انھوں نے کہا کہ دنیا کی عمر تین لاکھ ساٹھ سال ہے (صاوی صـ۱۲۵ وحاشیۂ جلالین صـ۲۹۳)

کس دن کیا چیز بنی؟

س۔ ہفتہ کے ساتوں دنوں میں اللہ نے کس دن کونسی چیز پیدا فرمائی؟

ج۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے بار کے دن زمین پیدا فرمائی اتوار کے دن پہاڑوں کو پیدا فرمایا، پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا، اور منگل کے دن مکروہات کو وجود بخشا اور بدھ کے دن نور کو پیدا فرمایا جمعرات کے دن دابۃ (چوپاؤں) کو پیدا فرمایا اور جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (حیاۃ الحیوان صـ۴۵)

س۔ دنیا میں کتنے ملک ہیں؟

ج۔ دنیا میں کل ممالک دوسو بتیس ۲۳۲ ہیں۔ (فیصل اخبار صـ۴ ماہ رجب ۱۴۱۱ھ)

س۔ دنیا میں کل کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

ج۔ پوری دنیا میں کل تین ہزار چونسٹھ زبانیں بولی جاتی ہیں (فیصل اخبار صـ۴ ماہ رجب ۱۴۱۱ھ)

س۔ کل روئے زمین کا رقبہ کتنا ہے؟

ج۔ کل روئے زمین کا رقبہ تیرہ کروڑ مربع میل ہے (عالم سدی ماخوذ از جہاد افغانستان صـ۱۲)

س۔ اللہ نے زمین کو کس چیز پر بچھایا؟

ج۔ اللہ نے زمین کو ایک مچھلی کی پشت پر بچھایا ہے جس کا نام یہموت یا لوتیا ہے، (حیاۃ الحیوان صـ۳۸۲)

س۔ زمین کا پھیلاؤ کتنا ہے؟ اور کس حصہ میں کونسی مخلوق آباد ہے؟

ج۔ کل روئے زمین کا پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے؟ جس میں تین سو حصوں میں پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نوے حصوں میں یاجوج ماجوج آباد ہیں اب باقی رہ گئے دس جن میں سات حصوں میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ باقی مخلوق آباد ہے (صاوی صـ۲۷، حاشیۂ جلالین صـ۲۵۲ پارہ ۱۶)

س۔ سدِ اسکندری یعنی وہ دیوار جو ذوالقرنین نے بنوائی تھی اس کی لمبائی چوڑائی کتنی ہے؟

ج۔ ذوالقرنین بادشاہ نے جو دیوار ترک میں بنوائی تھی اس کی لمبائی سو میل چوڑائی پچاس میل ہے (حاشیۂ جلالین ۱۵ صـ۲۵۲ پارہ ۱۶ وصاوی صـ۲۷)

امتوں سے متعلق امور

س۔ امتیں کتنی ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

ج۔ اللہ نے ایک ہزار امتیں پیدا فرمائی ہیں جن میں سے چھ سو تو دریا میں رہتی ہیں اور چار سو خشکی میں (زمین پر) رہتی ہیں (حیاۃ الحیوان صـ۵۶۶)

س۔ قیامت کے دن تمام امتوں کی کتنی صفیں ہونگی اور ان میں امت محمدیہ کی کتنی صفیں ہونگی؟

ج۔ جب لوگوں کو اللہ کے دربار میں صف بصف طلب کیا جائے گا تو جملہ امتوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی اور چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی (صاوی صـ۱۹)

س۔ سب سے پہلے جنت میں کونسی امت داخل ہوگی؟

ج۔ امتِ محمدیہ۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۶۲۱/۲ پ)

س۔ قیامت کے دن امتِ محمدیہ کے جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے کتنے فرقے ہوں گے؟

ج۔ جب امت محمدیہ کا جنت میں داخل ہونیکا نمبر آئے گا تو پہلے تین جماعتیں ایسی داخل ہوں گی جن میں ایک فرقہ تو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہو گا دوسرا فرقہ وہ ہوگا جس سے حساب یسیر (آسان حساب) لیکر جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور تیسرا فرقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے ذریعہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳/۱)

س۔ قیامت کے دن امت محمدیہ کو کس لقب سے پکارا جائے گا؟

ج۔ امت محمدیہ کو قیامت کے دن حَمَّادُوْن کے لقب سے پکارا جائے گا۔ (محاضرۃ الاوائل بحوالہ لغیۃ اللظمان ص ۱۲)

س۔ انسانوں کی کتنی قسمیں ہیں اور حساب وکتاب کونسی قسم سے ہوگا؟

ج۔ تین قسمیں ہیں (۱) پہلی قسم کے لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں جن کو اللہ نے فرمایا بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا (۲) دوسری قسم کے انسان وہ ہیں جن کے جسم تو انسانوں کی طرح ہیں اور روح شیطانوں کی طرح ہیں (۳) تیسری قسم کے وہ انسان ہیں جو اللہ کے نیک بندے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن (جسدن کسی دوسری چیز کا سایہ نہ ہوگا) اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۹/۱)

س۔ جنات کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور حساب وکتاب کونسی قسم سے ہوگا؟

ج۔ تین قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جن کے پر (بازو) ہیں جن کے ذریعہ وہ ہوا میں اڑتے ہیں (۲) جو سانپوں کی شکل میں رہتے ہیں (۳) تیسرے وہ جو انسانوں کی طرح ہیں ان سے ہی حساب وکتاب ہوگا (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۹/۱)

پہلے زمانے میں دنوں کے نام

س۔ زمانۂ جاہلیت میں دنوں کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ زمانۂ جاہلیت میں ہفتہ کو شبار اتوار کو اول پیر کو اہون، منگل کو جبار بدھ کو دبار، جمعرات کو مونس اور جمعہ کو عروبہ کہا کرتے تھے (بذل المجہود و فتح الباری ص ۲۹۲)

س۔ جمعہ کا نام عروبہ سے منتقل کر کے جمعہ کس نے رکھا؟

ج۔ کعب بن لوی نے عروبہ کو جمعہ کے نام کے ساتھ موسوم کیا (بذل۔ فتح الباری ص ۲۹۲/۲، حاشیہ کنز الدقائق ص ۴۳)

اسلامی مہینوں کی وجوہ تسمیہ

س۔ محرم الحرام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج۔ اس مہینہ کا نام محرم الحرام اس وجہ سے رکھا گیا چونکہ اس مہینہ میں زمانۂ جاہلیت میں قتال کرنا حرام تھا (غیاث اللغات ص ۴۴۵)

س۔ ماہ صفر کو صفر کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ اس لئے کہ یہ ماخوذ ہے صِفر بکسر الصاد سے بمعنی خالی ہونا چونکہ زمانۂ جاہلیت میں ماہ محرم میں قتال کرنا حرام تھا اس لئے ماہ صفر میں لوگ قتال کیلئے نکل جایا کرتے تھے اور ان کے گھر خالی پڑے رہتے تھے اس وجہ سے اس مہینہ کا نام صفر رکھدیا گیا (غیاث اللغات ص ۲۹۵)

یا یہ ماخوذ ہے صُفر بضم الصاد سے بمعنی زردی جب لوگ اس مہینہ کا نام متعین کرنے لگے تو اتفاق سے پت جھڑ کا موسم آگیا تھا جس میں درختوں کے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں اس لئے اس ماہ کا نام صفر رکھدیا (بحو الجواہر، کشف

لطائف، رسالہ نجوم، بحوالہ غیاث اللغات صـ۲۹۵)

س۔ ربیع الاول کو ربیع الاول کیوں کہتے ہیں؟
ج۔ اسلئے کہ جب اس مہینے کے نام رکھنے کا نمبر آیا تو یہ مہینہ فصل ربیع (موسم بہار) کے شروع میں واقع ہوا اس وجہ سے اس کا نام ربیع الاول رکھدیا (غیاث اللغات صـ۲۲۹)

س۔ ربیع الآخر کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ اسلئے کہ جب اس مہینہ کا لوگ نام رکھنے لگے تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے آخر میں واقع ہوا اس وجہ سے اس کا نام ربیع الآخر رکھدیا (غیاث ۲۲۹)

س۔ جمادی الاولیٰ کی وجہ تسمیہ کیا ہے!
ج۔ یہ ماخوذ ہے جمود سے جس کے معنی جم جانا اور جب اس مہینہ کا نام رکھنے کا وقت آیا تو یہ مہینہ سردی کے موسم کے شروع میں واقع ہوا چونکہ بوجہ سردی ہر چیز میں جمودیت آجاتی ہے اس وجہ سے اس کا نام جُمادی الاولیٰ رکھدیا (غیاث اللغات صـ۱۳۷)

س۔ جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب اس مہینہ کے نام رکھنے کا وقت آیا تو یہ مہینہ ایسے موسم کے آخر میں واقع ہوا جس میں سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا ہے اس وجہ سے اس مہینہ کا نام جمادی الاُخریٰ رکھدیا (مناظر الانشاء منتخب، قاموس، بحر الجواہر بحوالہ غیاث اللغات صـ۱۳۷)

س۔ ماہ رجب المرجب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ رجب ماخوذ ہے ترجیب سے جس کے معنی میں تعظیم کرنا چونکہ اس مہینہ کو اہل عرب شہر اللہ (اللہ کا مہینہ) کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اس وجہ سے اس کا نام رجب رکھدیا (غیاث اللغات صـ۲۱۷)

س۔ شعبان کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ شعبان ماخوذ ہے شَعْبُ یَشْعَبُ سے بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا، پھوٹنا چونکہ اس مہینہ میں خیر کثیر پھوٹتی پھلتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور تقدیریں کام الگ الگ ہو جاتے ہیں اس وجہ سے اس مہینہ کا نام شعبان رکھدیا (غیاث اللغات صـ۲۸۰)

س۔ ماہ رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ رمضان ماخوذ ہے رَمَض (بمعنی جلنا) سے چونکہ یہ مہینہ بھی گناہوں کو جلا دیتا ہے یا یہ ماخوذ ہے رمض بمعنی زمین کی گرمی سے پیروں کا جلنا چونکہ رمضان کا مہینہ بھی تکلیفِ نفس اور جلَن کا سبب ہے (غیاث اللغات صـ۲۲۳)

س۔ ماہ شوال المکرم کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ شوال ماخوذ ہے شول سے جس کے معنی ہیں باہر نکلنا چونکہ اس مہینہ میں اہل عرب سیر و سیاحت کیلئے گھروں سے باہر نکل جایا کرتے تھے (غیاث اللغات صـ۲۸۷)

س۔ ذی قعدہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ ذی بمعنی والا اور قعدہ کے معنی بیٹھ جانا چونکہ یہ مہینہ اشہر حرم (جن مہینوں کا احترام کیا جاتا ہے) میں سے ہے اہل عرب اس مہینہ میں محاربہ و مقاتلہ بند کر کے بیٹھ جاتے تھے (غیاث اللغات صـ۲۱۳)

س۔ ذی الحجہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
ج۔ یا تو یہ ماخوذ ہے جیم کی تشدید کے ساتھ جس کے معنی ہیں ایک بار حج کرنا اور قیاس یہ ہے کہ حجہ بالفتح ہو نہ کہ بالکسر اسلئے کہ فَعلہ کا وزن ایک مرتبہ کے لئے استعمال ہوتا ہے اور فِعلہ بالکسر حالتِ نوع کیلئے آتا ہے جب ایک بار حج کر لیا تو اس کو حج والا کہنا درست ہے،
یا حج بکسر الحاء ہو جس کے معنی سال کے ہیں چونکہ یہ مہینہ سال کے آخر میں آتا ہے

اس پر سال کی تکمیل ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو ذی الحجہ کہتے ہیں (غیاث اللغات ص۲۱۳)

کعبہ کا معمار کون ہے

س۔ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی اور کس کس نے کرائی؟

ج۔ تعمیر بیت اللہ دس بار ہوئی

(۱) پہلی مرتبہ تو ملائکہ نے کی (حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے)

(۲) دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کی۔

(۳) تیسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے کی۔

(۴) چوتھی مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کی۔

(۵) پانچویں مرتبہ قوم عمالقہ نے کی۔

(۶) چھٹی مرتبہ قبیلہ جرہم نے تعمیر کی۔

(۷) ساتویں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا قصی بن کلاب نے تعمیر کی۔

(۸) آٹھویں مرتبہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے تعمیر کی جبکہ آپ کی عمر پینتیس ۳۵ سال کی تھی اور یہ تعمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پانچ سال پہلے ہوئی۔

(۹) نویں مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کی۔

(۱۰) دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف ثقفی نے تعمیر کی (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام ص۹۱)

اور سیرت حلبیہ میں ہے کہ کعبہ کی تعمیر صرف تین بار ہوئی۔ (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی (۲) قریش نے کی اور ان دونوں بناؤں (بناء ابراہیم اور بنائے قریش) کے درمیان سترہ سو پچھتر ۱۷۷۵ سال کا فاصلہ ہے۔ (۳) تیسری مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی نے تعمیر کرائی اور ان دونوں تعمیروں (تعمیر قریش اور تعمیر ابن الزبیر)

کے درمیان بیاسی سال کا فاصلہ ہے اور بہر حال ملائکہ کا تعمیر کرنا اور حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کرنا یہ دونوں ثابت نہیں ہیں اور قبیلہ جرہم وقوم عمالقہ اور قصی بن کلاب۔ ان تینوں نے کعبہ کی صرف مرمت کرائی۔ از سر نو نہیں بنوایا اور کعبہ کی از سر نو تعمیر صرف دو مرتبہ ہوئی ایک مرتبہ تو قریش نے کی دوسری مرتبہ عبداللہ بن زبیر نے کرائی (حاشیہ بخاری ص۲۱۵)

صور کتنی مرتبہ پھونکا جائیگا

س۔ صور میں کتنی مرتبہ پھونک ماری جائے گی

ج۔ بعض نے کہا ہے کہ صور میں صرف تین مرتبہ پھونک ماری جائے گی۔

(۱) پہلی مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ گھبرا جائیں گے

(۲) دوسری مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ اچانک مرجائیں گے

(۳) تیسری مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ قبروں سے اٹھ کر اللہ کے دربار میں پیش ہوجائیں گے۔ تو پہلا نفخہ گھبراہٹ کے لئے دوسرا موت کیلئے اور تیسرا نفخہ اللہ کے دربار میں جانے کیلئے ہوگا (صاوی ص۹۲)

اور دوسرا قول یہ ہے کہ ابن حزم نے کہا کہ نفخات چار ہوں گے (۱) مارنے کا (۲) زندہ کرنے کا (۳) گھبراہٹ یعنی بیہوشی کا (۴) بیہوشی سے ہوش میں لانے کا، اسی کو حضرت گنگوہی اور شیخ زکریا اور محدث دہلوی نے اختیار کیا ہے

مگر ابن حجر نے کہا ہے کہ اصل تو نفخے دو ہی ہوں گے مگر نفخۂ اولیٰ کا اثر یہ ہوگا کہ زندہ مرجائیں گے اور مردوں کی روحوں پر غشی طاری ہوجائے گی اور دوسرے نفخہ میں مردہ زندہ ہوجائیں گے اور بے ہوش ہوش میں آجائیں گے

واللہ اعلم (از درس حضرت الشیخ مولانا محمد یونس محدث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور)

س۔ ایک نفخہ سے دوسرے نفخہ تک کتنا فاصلہ ہوگا؟

ج۔ چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ (حاشیہ جلالین ص۲۸ ص۲۵۲ پ۱۶)

جنت سے متعلق امور

س۔ سب سے پہلے جنت میں کونسا نبی اور کونسی امت داخل ہوگی؟

ج۔ جنت میں سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت داخل ہوگی۔
(تفسیر ابن کثیر عربی ج۱ ص۶۲۱ پ۴)

س۔ اہل جنت کا قد کتنا ہوگا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔
(مسند احمد بحوالہ حیات آدم ص۵)

س۔ وہ کون کونسی نہریں ہیں جو جنت سے نکل کر دنیا میں پائی جاتی ہیں؟

ج۔ ان نہروں کے متعلق دو قول ہیں (۱) ایک قول کے مطابق چار ہیں، جیحون، سیحون، فرات، نیل (بخاری ومسلم) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے طریق سے شیخین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے جنت سے دنیا میں پانچ نہریں جاری فرمائی ہیں سیحون، جیحون، دجلہ، فرات، نیل۔ (صاوی ص۱۱۴)

مختلف ایجادات

س۔ گھڑی کا موجد کون ہے؟

ج۔ گھڑی کی ایجاد خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دور خلافت میں کرائی جس کی

شہادت اہل یورپ دیتے ہیں (آلاتِ جدیدہ کے شرعی احکام ص۱۲۳)

س۔ چھپائی کی مشین کا موجد کون ہے۔

ج۔ چھپائی کی مشین کا ایجاد کرنے والا گوتمبرگ ہے مگر تاریخ اس بات کو بتلاتی ہے کہ چھپائی کی مشین سب سے پہلے اندلس میں مسلمانوں نے بنائی مگر قلتِ استعمال اور مرور زمانہ نے اس کو معدوم کر دیا (آلاتِ جدیدہ کے شرعی احکام ص۱۱۹)

س۔ فونوگراف کونسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی کیا ہیں، اس کا موجد کون ہے؟

ج۔ فونوگراف یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی کاتب الصوت کے ہیں (آواز لکھنے والا) اس کے موجد کے بارے میں اہلِ تواریخ نے اختلاف کیا ہے، بعض نے اس کا موجد امریکہ کے مشہور فاضل اڈیسون کو بتلایا ہے اور بعض قدیم تواریخ میں ملتا ہے کہ اس آلہ کو بنانیوالا افلاطون ہے۔ تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ موجد اول افلاطون کو کہا جائے اور موجدِ ثانی یعنی ترقی دینے والا امریکہ کا مشہور فاضل اڈیسون ہو۔ (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص۱۳۰)

س۔ توپوں اور بارود کی ایجاد کس ملک نے کی؟

ج۔ سب سے پہلے توپوں اور بارود کو بنانے والے اہلِ اندلس ہیں (آلاتِ جدیدہ کے شرعی احکام ص۱۲۳)

جانوروں سے متعلق باتیں

س۔ وہ جانور کون کونسے ہیں جو جنت میں جائیں گے؟

ج۔ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ کوئی جانور جنت میں نہیں جائے گا سوائے

اصحاب کہف کے کتے کے اور بلعام کے حمار کے اور علامہ آلوسی صاحب روح المعانی نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دُنبہ بھی جنت میں جائے گا نیز اچھے اچھے جانور بھی جنت میں جائیں گے جیسے مور، ہرن، بکری وغیرہ (روح المعانی ص ۲۳۶/۱۵)
اور حاشیۂ جلالین میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی بھی جنت میں جائے گی (ص ۳۱۸ پارہ ع ۱۹)

س۔ اللہ نے سب سے پہلے کس جانور کو پیدا فرمایا اس کا نام کیا ہے؟

ج۔ جانوروں میں سب سے پہلے مچھلی کو پیدا فرمایا جس کا نام لوتیا و بہموت ہے (حیاۃ الحیوان ص ۳۹۳)

س۔ وہ جانور کون سے ہیں جن کو حیض آتا ہے؟

ج۔ تین ہیں۔ ارنب (خرگوش)، بجو، چمگادڑ (حاشیۂ کنز الدقائق ص ...)

س۔ حضرت آدم جب آسمان سے اُترے تو زمین پر کون کونسے جانور تھے

ج۔ دو جانور تھے۔ خشکی میں ٹڈی اور تری میں مچھلی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۲۰۷)

س۔ جب شیر دھاڑتا ہے تو وہ کیا کہتا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض سے معلوم کیا کہ کیا تم جانتے ہو شیر جب دھاڑتا ہے تو وہ کیا کہتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب دھاڑتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے اللّٰھمّ لا تسلطنی علی احد من اھل المعروف (اے اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی پر مسلط مت کیجیو (حیاۃ الحیوان ص ۹/۱)

س۔ مرغ اور گدھا کس وجہ سے بولتے ہیں؟

ج۔ مرغ جب فرشتوں کو دیکھتا ہے اس وقت بولتا ہے اور گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے اس وقت بولتا ہے (حیاۃ الحیوان ص ۴۹/۱)

س۔ دنیا میں سب سے پہلے کونسا جانور بیمار ہوا؟

ج۔ وہ شیر بیمار ہوا جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں تھا (روح المعانی ص ۵۳ و ص ۵۴ پارہ نمبر ع ۱۲)

س۔ وہ جانور کون سے ہیں جن کو قتل کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے؟

ج۔ پانچ ہیں، ۱ ھدھد، ۲ چیونٹی، ۳ شہد کی مکھی، ۴ مینڈک، ۵ صرد (ایک پرندہ ہے (حیاۃ الحیوان ص ۶۴۸/۲ و ص ۶۴۹/۲)

س۔ جب دو گھوڑوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہو تو وہ کیا کہتے ہیں؟

ج۔ وہ یہ کہتے ہیں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ربُّ الملٰئکة والروح (حیاۃ الحیوان ص ۱۲۴/۱)

س۔ وہ کونسا جانور ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک مار رہا تھا؟

ج۔ وہ جانور گرگٹ ہے جس کو پہلے وار میں مارنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سو نیکیوں کا وعدہ فرمایا ہے (حیاۃ الحیوان ص ۶۴۸)

س۔ وہ جانور کونسا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو منہ میں پانی لیکر بجھا رہا تھا؟

ج۔ وہ جانور مینڈک ہے اس لئے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو مینڈک کا گذر آگ کے پاس سے ہوا تو یہ منہ میں پانی لایا اور آگ کو بجھانے لگا اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا ہے (حیاۃ الحیوان ص ۶۴۸)

س۔ وہ کونسا جانور ہے جو بڑے بڑے چلتے جہازوں کو روک دیتا ہے اور اس کا

نام کیا ہے؟

ج۔ وہ ایک مچھلی ہے جس کا نام ناطوس ہے یہ چلتے جہازوں کو روک دیتی ہے (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س۔ جانور جب بولتے ہیں تو وہ کیا کہتے ہیں؟

ج۔ ہر جانور کی بولی الگ الگ ہے اور جب بھی کوئی جانور بولتا ہے وہ اکثر و بیشتر اللہ کی تسبیح کرتا ہے یا وعظ و نصیحت کی کوئی بات کہتا ہے چنانچہ

تیتر کہتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (ترجمہ) اللہ تعالیٰ عرش کے مالک ہیں۔ (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

فاختہ کہتی ہے یٰلَیْتَ ذَا الْخَلْقِ لَمْ یُخْلَقْ (ترجمہ) اے کاش کہ مخلوق پیدا ہی نہ کی جاتی (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

مور کہتا ہے کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ (ترجمہ) جیسا کریگا ویسا ہی بھرے گا (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

گدھ (کرگس) کہتا ہے یا ابن آدم عش ما شئت فان آخرک الموت (ترجمہ) اے آدم کے بیٹے جتنا جینا ہے جی لے آخر تجھے مرنا ہے۔

باز کہتا ہے فی البعد من الناس انس لوگوں سے دور رہنے میں راحت ہے (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

سنگخورہ کہتا ہے مَنْ سَکَتَ سَلِمَ (ترجمہ) جو خاموش رہا اس نے نجات پائی (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

مینڈک کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْقُدُّوْس (ترجمہ) پاک ہے میرے پروردگار کی ذات (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

طوطا کہتا ہے وَیْلٌ لِّمَنِ الدُّنْیَا ھَمُّہٗ (ترجمہ) جس نے دنیا کا ارادہ

کیا وہ ہلاک ہوا (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

حُدی کہتا ہے کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (ترجمہ) ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے سوائے خدائے عزوجل کی ذات کے (روح المعانی ص ۱۴۱/۱۹)

خطاف کہتا ہے جو ابابیل کی طرح ایک پرندہ ہے قَدِّمُوْا خَیْرًا تَجِدُوْہُ (ترجمہ) جس بھلائی کا موقع میسر آجائے اس کو کر گذرو (روح المعانی ص ۱۴۱/۱۹)

مرغ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلُوْنَ (ترجمہ) اے غفلت میں (سونے والو) رہنے والو اللہ کا ذکر کرو (اس کو یاد کرو) (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

شاما کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ اللہ کی ذات پاک ہے جو پیدا کرنیوالا ہے ہمیشہ رہنے والا ہے (روح المعانی ص ۱۴۱/۱۹)

ہدہد کہتا ہے مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (روح المعانی ص ۱۴۱/۱۹)

قمری بولتی ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرے پروردگار کی بڑی پاک ذات ہے)

طیطوا کہتا ہے لکل حی میت ولکل جدید بال (ہر جاندار کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے (روح المعانی ص ۱۴۲/۱۹)

زوزور (جو چڑیا سے بڑا ایک پرندہ ہوتا ہے) کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ قُوْتَ یوم بیوم یا رزاق (ترجمہ) اے بہت زیادہ روزی دینے والے میں تجھ سے صرف ایک دن کی روزی کا سوال کرتا ہوں۔ (روح المعانی ص ۱۴۱/۱۹)

کتے کی عمدہ خصلتیں

س۔ کتے کے اندر اللہ نے جو اچھی عادتیں ودیعت فرمائی ہیں وہ کتنی ہیں اور

کون کونسی ہیں؟

ج۔ حضرت حسن بصری رحؒ فرماتے ہیں کہ کتے کے اندر دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مؤمن کے اندر پائی جانی چاہئیں (۱) کتا بھوکا رہتا ہے جو صالحین کے آداب میں سے ہے (۲) اس کا کوئی مکان خاص نہیں ہوتا جو متوکلین کی علامات میں سے ہے۔ (۳) یہ رات کو کم سوتا ہے جو محبین (اللہ سے محبت رکھنے والوں) کی صفات میں سے ہے (۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا جو زاہدوں کی صفات میں سے ہے۔ (۵) یہ اپنے مالک کو کبھی نہیں چھوڑتا جو کہ سچے مریدین کی علامات میں سے ہے (۶) یہ تھوڑی سی جگہ پر قناعت کرلیتا ہے جو متواضعین کی علامات میں سے ہے (۷) جب کوئی اس کے مکان پر قبضہ کرلیتا ہے تو اس کو اسی پر چھوڑ دیتا ہے جو راضین (یعنی خدا سے راضی وخوشی رہنے والوں کی علامات میں سے ہے (۸) اگر مکان کا مالک اس کو مار دے اور پھر بلائے تو آجاتا ہے جو خاشعین (خشوع خضوع کرنیوالوں) کی علامات میں سے ہے۔ (۹) مالک کھانا کھا رہا ہو تو یہ دور بیٹھتا ہے جو مساکین کی علامات میں سے ہے (۱۰) جب کسی مکان سے کوچ کرجاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا جو محزونین کی علامات میں سے ہے (مخزنِ اخلاق ص۱۶۳)

پہیلیاں

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں محمد بن حماد کی سند سے ایک شخص کے خط کا تذکرہ کیا جو خط اس شخص نے حضرت عباس رضؓ کی طرف لکھا تھا جسمیں چند سوالات کے جوابات مطلوب تھے حضرت ابن عباس نے ان تمام سوالات

کے جوابات دیدئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

س۔ وہ کونسی چیز ہے جس میں نہ تو گوشت ہے اور نہ خون ہے پھر بھی وہ بات کرتی ہے؟

ج۔ وہ دوزخ ہے اس لئے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو دوزخ میں ڈال دیں گے اس کے بعد نہ کوئی جنت میں جائے گا اور نہ کوئی دوزخ میں جائے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے معلوم کرے گا کہ کیا تو بھر گئی تو دوزخ جواب میں کہے گی "کیا اور بھی ہے؟"

س۔ وہ چیز کونسی ہے جسمیں نہ گوشت ہے نہ خون اس کے باوجود پھر دوڑتی ہے؟

ج۔ وہ حضرت موسیٰؑ کا عصا ہے جو کہ فرعون کے دربار میں جادوگروں کے بالمقابل دوڑا تھا حالانکہ اس میں نہ گوشت ہے نہ خون۔

س۔ وہ دو چیزیں کون کون سی ہیں جن میں نہ گوشت ہے نہ خون اس کے باوجود بات کرنے پر جواب دیتی ہیں؟

ج۔ وہ دو چیزیں زمین وآسمان ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا تھا، آجاؤ تم دونوں بخوشی یا جبرًا، تو انھوں نے کہا کہ ہم بخوشی ہی آگئے۔

س۔ وہ کون سی چیز ہے جس میں نہ خون ہے نہ گوشت اس کے باوجود وہ سانس لیتی ہے؟

ج۔ وہ صبح ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ قسم ہے صبح کی جبکہ وہ سانس لیوے۔

س۔ وہ کونسا رسول (قاصد) ہے جس کو اللہ نے بھیجا ہو مگر وہ نہ انسان ہے نہ جنات میں سے ہے اور نہ فرشتہ ہے؟

ج۔ وہ کوا ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ

فِی الْاَرْضِ جس نے اپنا بھائی کو قتل کرنے کے بعد قابیل کو دفن کرنا سکھایا پھر قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اسی طرح دفن کر دیا تھا۔

س۔ وہ کونسی جاندار چیز ہے جو مرگیا (انسانوں میں سے) اور جاندار جانور کے ذریعہ اس کو زندہ کیا گیا؟

ج۔ وہ گائے ہے جس کا ذکر پارہ ۱ میں ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کا قتل ہوگیا تھا قاتل کا علم نہ ہونے پر لوگوں کو پریشانی ہوئی تو اللہ نے اُن سے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے ایک حصہ کو اس مقتول سے چھُوا دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تو وہ شخص زندہ ہوگیا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتلا دیا۔

س۔ وہ کون جانور ہے جو نہ انڈے دیتا ہے اور نہ اس کو حیض آتا ہے؟

ج۔ یہ وطواط نامی ایک جانور ہے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ کر کے اڑا دیا تھا (حیاۃ الحیوان ۴۲۵ و ۴۲۶)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ روم کے بادشاہ نے حضرت امیر معاویہ کی خدمت میں ایک خط روانہ فرمایا جس میں چند سوالات کے جوابات مطلوب تھے حضرت امیر معاویہؓ نے اس خط کو واپس کر دیا اور لکھ دیا کہ مجھ کو ان سوالات کے جوابات کا علم نہیں پھر شاہِ روم نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں یہ خط ارسال فرمایا تو حضرت ابن عباسؓ نے سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجے جو حسبِ ذیل ہیں۔

خط کے سوالات و جوابات

س۔ شاہِ روم :۔ کلاموں میں سب سے افضل کلام کونسا ہے اس کے بعد کس کا درجہ، تیسرے نمبر پر کونسا چوتھے اور پانچویں پر کونسا ہے؟

ج۔ (۱) افضل الکلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو

(۲) دوسرے نمبر پر سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ یہ مخلوق کی دعا ہے۔

(۳) الحمد للہ یہ کلمۂ تشکر ہے

(۴) اس کے بعد افضلیت اللہ اکبر کو ہے

(۵) پانچویں نمبر پر افضلیت لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کو ہے۔

س۔ شاہِ روم :۔ مَردوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟

ج۔ حضرت ابن عباس :۔ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لئے کہ اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرما کر ان کو تمام چیزوں کے نام سکھلائے۔

س۔ شاہِ روم وہ چیزیں جنھوں نے ماں کے پیٹ کی مشقت کو نہیں جھیلا کون کون سی ہیں؟

ج۔ ابن عباسؓ :۔ چار ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت حوّا (۳) حضرت صالحؑ کی اونٹنی جس کو اللہ نے پتھر سے پیدا فرمایا تھا (۴) وہ مینڈھا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے میں ذبح کیا گیا تھا اور بعض نے کہا موسیٰ علیہ السلام کا عصا بھی انھیں چیزوں میں سے ہے۔

س۔ وہ کونسی قبر ہے جو اپنے صاحب کو لے کر چلی؟ (شاہِ روم)

ج۔ ابن عباس :۔ وہ حضرت یونسؑ کی مچھلی ہے جب آپ دریا میں گرے مچھلی نے آپ کو نگلا اور لیکر چلدی۔

س۔ شاہِ روم مجرۃ اور قوس دونوں کیا کیا چیزیں ہیں؟

ج۔ ابن عباس :۔ مجرۃ تو آسمان کا دروازہ ہے اور قوس سے مراد زمین کے اس ٹکڑے کے لوگ ہیں جو طوفان نوح سے محفوظ رہے تھے اور

غرق نہیں ہوئے تھے۔

س۔ شاہِ روم۔ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سورج صرف ایک مرتبہ طلوع ہوا اور وہاں سورج کی دھوپ نہ تو کبھی اس سے پہلے پڑی اور نہ کبھی اس کے بعد پڑے گی۔

ج۔ ابن عباسؓ۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں موسیٰؑ نے دریا میں اپنا عصا مارا تھا اور اس میں بارہ راستے ہوگئے تھے اس کے بعد وہ راستے سمندر میں تبدیل ہوگئے تھے۔

جب ان تمام سوالات کے جوابات شاہِ روم کے پاس پہنچے تو اس نے کہا کہ یہ جوابات وہی دے سکتا ہے جس نے نبی کے گھر میں پرورش پائی ہو۔

(حیاۃ الحیوان ص ۳۸۶ ج ۲)

حضرت سلیمانؑ اور اُلّو کا مکالمہ[1]

س۔ حضرت سلیمانؑ۔ اے اُلّو تو کھیت کی چیز کیوں نہیں کھاتا؟

ج۔ اُلّو۔ اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اسی کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا

س۔ حضرت سلیمانؑ۔ تو پانی کیوں نہیں پیتا ہے؟

ج۔ اُلّو۔ اس لئے کہ اس میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو غرق کیا گیا۔

لہ حضرت ابونعیم نے حلیہ میں حضرت ابن مسعودؓ کے طریق سے ایک روایت نقل کی ہے کہ اُلّو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا حضرت سلیمانؑ نے جواباً کہا وعلیکم السلام یا ھامہ اور حضرت سلیمانؑ نے اُلّو سے چند سوالات کئے اُلّو نے ان کے جوابات دئے جن کو درج کیا جاتا ہے ۱۲

س۔ حضرت سلیمانؑ۔ اے اُلّو تو آبادی میں کیوں نہیں رہتا، جنگلوں اور کھنڈرات میں کیوں رہتا ہے؟

ج۔ اُلّو۔ اس لئے کہ ویران جنگل اللہ کی میراث میں ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا وکم اھلکنا من قریۃ بطرت معیشتھا فتلک مساکنھم لم تسکن من بعدھم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین

(ترجمہ) اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا ان کی خوش عیشی کو خاک میں اس طرح ملایا کہ وہ آبادیاں ایسی ہوگئیں کہ ان میں کوئی رہنے والا بھی نہ رہا (بالکل کھنڈر بنا دیا) اب اس کے ہم ہی وارث ہیں۔ فالدنیا کلہا میراث اللہ (پس تمام دنیا اللہ کی میراث ہے)

س۔ حضرت سلیمانؑ۔ اے ہامہ جب تو ان ویران جنگلوں میں بیٹھتی ہے تو تو کیا کہتی ہے؟

ج۔ اُلّو۔ میں یہ کہتی ہوں اے اس بستی کے رہنے والو تمہاری خوش عیشی کہاں چلی گئی؟

س۔ حضرت سلیمانؑ۔ جب تو ان ویران کھنڈرات سے گذرتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

ج۔ اُلّو۔ میں کہتا ہوں کہ بنی آدم کیلئے افسوس کا مقام ہے کہ ان پر عذاب آرہے ہیں اور وہ ان عذابات وشدائد سے غافل ہوکر سوئے ہوئے ہیں۔

س۔ حضرت سلیمانؑ۔ اے اُلّو تو دن میں کیوں نہیں نکلتا ہے رات کو کیوں نکلتا ہے؟

ج۔ اُلّو۔ اس لئے کہ اولاد آدم ایک دوسرے پر ظلم ڈھا رہے ہیں

اس لئے میں دن میں باہر نہیں نکلتا۔

س۔ حضرت سلیمانؑ۔ اے اُلّو مجھ کو خبر دے کہ جب تو بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

ج۔ اُلّو۔ میں کہتا ہوں کہ اے غفلت میں سونیوالو آخرت کے لئے کچھ توشہ تیار کر لو اور سفر آخرت کیلئے ہر وقت تیار رہو۔ پاک ہے نور کو پیدا کرنیوالے کی ذات۔

ان سوالات کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی آدم کے لئے اُلّو سے زیادہ نصیحت کرنیوالا اور شفقت کرنے والا کوئی پرندہ نہیں ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۴/۲)

متفرقات

س۔ وہ حضرات کون کون ہیں جو مدت حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے؟

ج۔ وہ چار ہیں (۱) حضرت سفیان بن حیان چار سال میں پیدا ہوئے۔ (۲) محمد بن عبداللہ بن حسن الضحاک بن مزاحم جو سولہ مہینے میں پیدا ہوئے (۳) یحییٰ بن علی بن جابر البغوی اور سلمان ضحاک دونوں دو دو سال میں پیدا ہوئے (معدن الحقائق باب ثبوت النسب ص ۳۴۴، حیاۃ الحیوان ص ۹/۱)

س۔ کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی ہے؟

ج۔ چار بادشاہوں نے جن میں دو تو مسلمان ہیں (۱) حضرت سلیمان علیہ السلام (۲) حضرت ذوالقرنین اور دو کافر ہیں (۱) بخت نصر (۲) نمرود بن کنعان۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۴۸ پارہ نمبر ۱۵)

س۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ بدبخت کن لوگوں کو فرمایا؟

ج۔ تین لوگوں کو (۱) قدار بن سالف کو جس نے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو قتل کیا

(۲) حضرت آدم علیہ السلام کے لڑکے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا (۳) ابن ملجم کو جس نے حضرت علی رضؓ کو قتل کیا (حیاۃ الحیوان ص ۳۳۳)

س۔ وہ کون کون سے بادشاہ ہیں جن کا لقب نمرود ہوا؟

ج۔ وہ چھ بادشاہ ہیں۔ (۱) نمرود بن کنعان بن حام بن نوحؑ اور یہ ان بادشاہوں میں سے ہے جنھوں نے پوری دنیا پر حکومت کی اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا نمرود ہے (۲) نمرود بن کوش بن کنعان بن حام بن نوحؑ۔ (۳) نمرود بن سنجار بن نمرود بن کوش بن کنعان بن حام بن نوحؑ (۴) نمرود بن ماش بن کنعان بن حام بن نوحؑ (۵) نمرود بن ساروغ بن ارعو بن مالخ (۶) نمرود بن کنعان بن مصاص بن نقطاً۔ (حیاۃ الحیوان ص ۹/۱)

س۔ وہ بادشاہ جن کا لقب فرعون ہوا کون کونسے ہیں اور کس کس نبی کے زمانہ میں گذرے؟

ج۔ تین بادشاہ ایسے ہیں جن کا لقب فرعون ہوا (۱) سنان الاشعل بن العلوان ابن العبید اور یہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کا فرعون ہے (۲) ریان بن الولید یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے (۳) ولید بن مصعب یہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کا فرعون ہے (حیاۃ الحیوان ص ۹/۱)

س۔ سامری کا اصل نام کیا ہے اور اس کی پرورش کس نے کی اور کیسے کی؟

ج۔ اس کا اصل نام موسیٰ بن ظفر ہے اور قبیلہ سامرہ کی طرف نسبت کرکے اس کو سامری کہا جاتا ہے اس کی پرورش حضرت جبریلؑ نے کی۔ اس کی والدہ کے بدکاری کی وجہ سے حمل ٹھہر گیا تھا جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اس کی والدہ (اپنے رشتہ داروں کے ڈر اور فرعون کے جلادوں کے خوف سے) پہاڑ میں چلی گئی تھی اور وہاں اس بچے کو جن کر آ گئی تھی اللہ نے اس کی روزی

کا انتظام اس طرح کیا کہ حضرت جبریلؑ کو متعین فرمایا کہ آپ اس بچہ کی پرورش کریں چنانچہ حضرت جبریلؑ اس کو اپنی تین انگلیاں چٹاتے تھے ایک انگلی سے شہد اور دوسری سے گھی اور تیسری سے دودھ نکلتا تھا (صاوی ص۶۳)

س۔ حضرت جبریلؑ نے سامری کی پرورش کب تک کی؟

ج۔ مفسرین نے حتیٰ نشأ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی اہلِ لغت نے یہ لکھے ہیں کہ بچہ کی اس حد تک پرورش کرنا کہ اس میں سمجھ بوجھ پیدا ہو جائے۔ (روح المعانی پ۱۶ ص۲۴۴)

س۔ جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں تو ملائکہ کب تک سجدہ میں پڑے رہے؟

ج۔ ملائکہ زوال کے وقت سے عصر تک سجدہ میں پڑے رہے بعض نے کہا ہے کہ ملائکہ مقربین سو سال تک سجدہ میں رہے اور بعض نے کہا ہے کہ پانچ سو سال تک سجدہ میں رہے (جمل و حاشیہ جلالین ص۸)

س۔ بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کتنے دنوں تک کی؟

ج۔ چالیس دن تک (حیاۃ الحیوان ص۱۷ پ۲)

س۔ کیا انسان اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کی مٹی سے وہ پیدا ہوتا ہے؟

ج۔ ایک روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں انسان کو مرنے کے بعد دفن ہونا ہوتا ہے وہیں کی مٹی اس کے خمیر میں ملائی جاتی ہے چنانچہ عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت عطار خراسانی کی روایت کی تخریج فرمائی ہے کہ فرشتہ اس مقام پر جاتا ہے جہاں اس شخص کو دفن ہونا ہے اور وہاں سے مٹی لیتا ہے پس اس کو نطفہ پر بکھیر دیتا ہے پھر مٹی اور نطفہ سے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کی مٹی سے

وہ پیدا ہوتا ہے۔ اس پر مفسرین حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق جس مٹی سے ہوئی وہ کعبہ کی مٹی تھی مگر طوفان نوح میں وہ مٹی اس مقام پر منتقل ہو گئی تھی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے (انوار الدرایات ص۱۸۷ لاستاذی المحترم حضرۃ مولانا محمد انور گنگوہی مدظلہ)

س۔ اللہ نے جس وقت زمین کو پانی پر بچھا دیا تو یہ نہریں اور چشمے کہاں سے جاری ہو گئے؟

ج۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ نے زمین کی طرف وحی بھیجی کہ میں تجھ سے ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جن کو اطاعت پر جنت اور نافرمانی پر جہنم ملے گی تو زمین نے جواب میں معلوم کیا کہ اے میرے پروردگار کیا تو مجھ سے ایسی مخلوق بھی پیدا کرے گا جو جہنم میں جائے گی اللہ نے فرمایا ہاں! تو زمین رونے لگی اور اتنی روئی کہ اس کے رونے کی وجہ سے چشمے اور نہریں جاری ہو گئیں جو تا قیامت جاری رہیں گی (حاشیہ جلالین ص۶۱۱ ج۲)

س۔ قیامت کے دن اللہ کے دربار میں لوگوں کی پیشی کتنی مرتبہ ہو گی اور کس لئے ہو گی؟

ج۔ تین بار ہو گی، پہلی بار اللہ کے دربار میں وہ لوگ پیش کئے جائیں گے جو گنہگار نافرمان اور اللہ کے دشمن ہوں گے اور وہ یہ چاہیں گے کہ جس طرح تم دنیا میں جھگڑا کر کے اپنی بات منوا لیا کرتے تھے اسی طرح وہ لوگ یہ سوچ کر اللہ سے جھگڑا کریں گے کہ ہم کو نجات مل جائے دوسری پیشی اس لئے ہو گی کہ اللہ دشمنوں کے خلاف حضرت آدم اور دیگر انبیاء کے سامنے اتمام حجت فرما کر دشمنوں کو جہنم رسید کر دیں گے تیسری پیشی اہل ایمان کی ہو گی یہ پیشی برائے نام ہو گی۔ اور اللہ جل شانہ تنہائی میں ان پر صرف اتنا عتاب فرمائیں گے کہ ان کو شرم آ جائے گی پھر ان سے راضی ہو کر مغفرت کر کے جنت

میں داخل فرمادیں گے (درسی تفسیر ص۹۹)

س۔ وہ آیات جن سے احکام ومسائل نکالے جاتے ہیں کتنی ہیں۔

ج۔ وہ آیات پانچ سو ہیں ان کے علاوہ باقی فضائل وغیرہ کی ہیں (حاشیۂ اصول الشاشی ص۵)

س۔ جن احادیث سے مسائل نکالے جاتے ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

ج۔ ان احادیث کی تعداد پانچ لاکھ ہے (حاشیۂ اصول الشاشی ص۵)

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب

علینا انک انت التواب الرحیم والصلوٰۃ والسلام

علیٰ خیر خلقہٖ محمد واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین

الیٰ یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین

فقط والسلام

محمد غفران کیرانوی

خادم جامعہ اشرف العلوم گنگوہ

ماہ جمادی الاخرۃ

۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

العلم صیدٌ والکتابۃ قیدٌ

ذخیرۂ معلومات

قسط دوم ۲

جسمیں عجیب وغریب معلومات بڑی عرق ریزی وحسن اسلوبی کیساتھ
کتب معتبرہ کے حوالوں سے پیش کی گئی ہیں

(تالیف)
محمد غفران رشیدی کیرانوی
مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی

ناشر
مکتبۂ یوسفی
محلہ پاؤ والی قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر یوپی انڈیا پن ۲۴۷۷۷۴

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— ذخیرۂ معلومات قسط ۲

مؤلف ——— مولانا محمد غفران رشیدی کیرانوی

کتابت ——— مولانا محمد انور صاحب گنگوہی

تعداد صفحات ——— ۹۶

تعداد طباعت ——— دو ہزار

سن طباعت ——— ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء

ایڈیشن ——— دوم

قیمت ———

انتساب

بندہ اپنی اس علمی کاوش کا انتساب اپنے مادر علمی جامعہ اشرف العلوم رشیدی کی جانب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے

ملنے کے پتے

(۱) مکتبۃ الریاض گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی

(۲) کتب خانہ ضیائیہ نزد جامعہ اشرف العلوم رشیدی مین روڈ گنگوہ ضلع سہارنپور

(۳) قرآن منزل (رجسٹرڈ) 1/4415 نظام الملک اسٹریٹ اردو بازار جامع مسجد دہلی

(۴) مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر یوپی.

فہرست کتاب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	تقریظ وکلمات دعائیہ	۴
۲	فہرست مراجع وماخذ	۵
۳	عرض مؤلف	۶
۴	وحی سے متعلق معلومات	۷
۵	آسمانی کتابوں سے متعلق معلومات	۷
۶	قرآن کا وہ حصہ جو پہلے نبیوں پر بھی نازل ہوا	۱۲
۷	قرآن کریم کی خصوصیات آسمانی کتابوں پر	۱۴
۸	موافقات رسول صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضؓ وملائکہ علیہم السلام	۱۵
۹	قرآن کی سورتوں اور آیات کے ساتھ فرشتوں کا نزول	۱۸
۱۰	قرآن کریم کی سورتوں کی مکی اور مدنی ترتیب نزول	۱۹
۱۱	قرآن کریم کی آیات وحروف کی تعداد	۲۱
۱۲	رات میں نازل ہونے والی آیات	۲۲
۱۳	جن لوگوں اور چیزوں کے نام کنیت اور لقب قرآن میں ذکر کئے گئے	۲۵
۱۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور	۳۲
۱۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات	۳۵
۱۶	حضرت آدمؑ سے متعلق امور	۳۸
۱۷	حضرت ابراہیمؑ سے متعلق امور	۴۸
۱۸	حضرت یعقوب وحضرت یوسف علیہما السلام سے متعلق امور	۵۱
۱۹	حضرت صالح وحضرت شعیب علیہما السلام سے متعلق امور	۵۶
۲۰	حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق امور	۵۸
۲۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق امور	۶۱
۲۲	حضرت داؤد وحضرت سلیمان علیہما السلام سے متعلق امور	۶۵
۲۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خداوند تعالیٰ سے چند سوالات	۶۷
۲۴	مختلف انبیاء علیہم السلام سے متعلق امور	۶۹
۲۵	فرشتوں سے متعلق امور	۷۱
۲۶	حضرات صحابہ رضؓ سے متعلق امور	۷۴
۲۷	حضرات ائمہ اربعہ سے متعلق امور	۸۱
۲۸	حضرات ائمہ صحاح ستہ سے متعلق امور	۸۱
۲۹	گذشتہ دور کے بادشاہوں کے القاب	۸۳
۳۰	نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے	۸۴
۳۱	متفرقات	۸۶
۳۲	آخرت سے متعلق امور	۸۹

تقریظ وکلماتِ دُعائیہ

از عارف باللہ حضرت اقدس الحاج مولانا مفتی مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم

ناظم ومتولی مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

جناب مولانا محمد غفران صاحب رشیدی مدرس مدرسہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور جو ایک فاضل اور جید الاستعداد شخص ہیں، تحریر وتالیف کا ذوق رکھتے ہیں۔ انھوں نے قیمتی اور مفید معلومات کو یکجا کرکے عوام وخواص تک پہونچانے کا جو سلسلہ "ذخیرۂ معلومات" کے نام سے شروع کیا ہے یہ لائق تحسین ہے اس سلسلہ کی یہ دوسری قسط قارئین کے پیش نظر ہے۔

انھوں نے کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے اس لئے کتاب بلاشبہ معتبریت اور افادیت کی حامل ہے۔ عدیم الفرصتی کی بناء پر بندہ نے اس کو جستہ جستہ دیکھا۔ اللہ رب العزت کو نافع بنائے اور مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت۔ آمین۔

العبد

مظفر حسین المظاہری

ناظم ومتولی مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

۱۴ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۵ھ

فہرست مراجع ومآخذ

۱ مسلم شریف
۲ ترمذی شریف
۳ مشکوٰۃ شریف
۴ جلالین شریف
۵ تفسیر خازن
۶ تفسیر روح المعانی
۷ تفسیر مواہب الرحمٰن
۸ تفسیر جمل
۹ صاوی
۱۰ درسی تفسیر
۱۱ لغات القرآن
۱۲ عمدۃ القاری شرح بخاری
۱۳ البدایہ والنہایہ
۱۴ الکامل فی التاریخ
۱۵ کنز العمال
۱۶ اُسد الغابہ
۱۷ اصح السیر
۱۸ التعوذ فی الاسلام
۱۹ دلائل النبوۃ
۲۰ مسند ابی یعلی الموصلی
۲۱ فتاوی محمودیہ
۲۲ غنیۃ الطالبین
۲۳ تفسیر عزیزی
۲۴ تفسیر مظہری
۲۵ غایۃ الاوطار
۲۶ تفسیر ابن کثیر
۲۷ شرح عقائد
۲۸ الاتقان فی علوم القرآن
۲۹ نشر الطیب
۳۰ تاریخ حرمین شریفین
۳۱ شرف المکالمہ
۳۲ ترمذی شریف مترجم
۳۳ تاریخ اسلام
۳۴ ظفر المحصلین باحوال المصنفین
۳۵ انوار الدرایات مؤلفہ مولانا محمد انور گنگوہی
۳۶ فتح القدیر للشوکانی
۳۷ اوجز السیر لخیر البشر (صلی اللہ علیہ وسلم)
۳۸ ابن ماجہ شریف
۳۹ سیر النکاحات (صلی اللہ علیہ وسلم)
۴۰ تراجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

الحمد للہ الذی علّمنا مالم نعلم والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد الاکرم وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ھم قادۃ الامم

امابعد!

خداوند قدوس کا شکر واحسان ہے کہ بندہ کی تالیف ذخیرۂ معلومات (قسط اول) عجیب وغریب معلومات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی اور خدا کا فضل ہے کہ عوام وخواص ہر دو میں کافی مقبول ہوئی حتی کہ ساتھ ہی ساتھ قسط ثانی کی فرمائش بھی شروع ہوگئی تھی۔ خدا کی توفیق اور قدر دانوں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ کہ احقر نے قسط ثانی تیار کرنے کی بھی سعادت حاصل کرلی جو ماشاء اللہ قسط اول کی طرح نادر اور اہم ضروری معلومات لئے ہوئے ہے بندہ نے انتہائی جانفشانی اور کوشش کی ہے کہ ہر بات مدلل اور باحوالہ ہو۔

میری یہ کاوش اولاً اللہ کے فضل ثانیاً میرے مشفق اساتذۂ کرام کی رہنمائی ونگرانی کی مرہون منت ہے۔ اللہ رب العزت سے توقع ہے کہ وہ قسط سابق کی طرح اسکو بھی اپنے بندوں میں مقبول بناکر میرے لئے توشۂ آخرت اور ذخیرۂ دار باقی بنائیں گے۔ آمین

ناظرین سے درخواست ہے کہ کتاب میں جہاں کہیں کوئی لغزش سہو ونسیان سامنے آئے تو مطلع فرماکر علمی تعاون فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ طالب دعا

محمد غفران رشیدی کیرانوی غفرلہٗ
مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحی سے متعلق معلومات

س۔ خداوند تعالیٰ فرشتہ کو وحی کس طرح کرتے تھے؟

ج۔ خداوند کریم جب فرشتہ کو کسی نبی کے پاس وحی لیکر بھیجتے تو اسکو روحانی طور پر وحی کا القاء کرتے یا وہ فرشتہ لوح محفوظ سے یاد کر کے لاتا اور نبی کو سنادیتا (عمدۃ القاری شرح البخاری المسمیٰ بالعینی ص ۲/۱۴)

س۔ قرآن کریم جس ترتیب سے لوح محفوظ میں ہے اسی ترتیب پر نازل ہوا یا دیگر ترتیب پر؟

ج۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قرآن کریم شب قدر میں اکٹھا ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیا اور وہ مواقع نجوم کے مطابق تھا یعنی جس طرح باختلاف واقعات اسے نازل کیا جانا ارادۂ الٰہی میں تھا اسی کے موافق نزول کی ترتیب تھی لوح محفوظ میں جس ترتیب سے لکھا ہوا ہے اسی ترتیب سے نازل نہیں ہوا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ص ۱/۵۴)

س۔ انبیاء سابقین جنکی زبانیں عربی زبان کے علاوہ تھیں ان کے پاس حضرت جبریلؑ کس زبان میں وحی لیکر آتے تھے

ج۔ خداوند تعالیٰ کے یہاں سے حضرت جبریلؑ وحی عربی زبان میں لیکر آتے تھے پھر ہر نبی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے قوم کو بتلاتا قوم کو سمجھاتا اور احکام خداوندی کی تبلیغ کرتا تھا (الاتقان ص ۱/۶)

آسمانی کتابوں سے متعلق معلومات

س۔ آسمانی کتابوں کی تعداد کیا ہے؟

ج۔ حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں جن میں سے

(حاشیۂ شرح عقائد کلاں ص۱۰۱)

سو۱۰۰ صحیفے اور چار کتابیں ہیں (حاشیۂ شرح عقائد کلاں ص۱۰۱)

س۔ وہ انبیاء و رسل جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں کتنے اور کون کون ہیں؟

ج۔ خداوند قدوس نے کل آٹھ نبیوں و رسولوں پر کتابیں نازل کیں جن کے نام بالترتیب یہ ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث علیہ السلام (۳) حضرت ادریس علیہ السلام (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۵) حضرت داؤد علیہ السلام (۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۸) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حاشیۂ شرح عقائد ص۱۰۱)

س۔ کس رسول پر کتنے صحیفے نازل ہوئے؟

ج۔ جن رسولوں پر صحیفے نازل ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر، پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر، تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر، دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن کریم حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (بحوالۂ بالا)

س۔ صحف ابراہیمؑ کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوئے؟

ج۔ صحف ابراہیمؑ رمضان المبارک کی پہلی رات یا پہلے دن میں نازل ہوئے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ص۱/۷۶)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ شریف کس ماہ کی کس تاریخ میں عطا ہوئی؟

ج۔ توراۃ شریف کا نزول ۶ رمضان المبارک کو ہوا (عمدۃ القاری ص۱/۷۶، البدایہ والنہایہ ص۳۰) دوسرا قول یہ ہے کہ توراۃ کا نزول یوم نحر یعنی دس ذی الحجہ کو ہوا (حاشیۂ جلالین ص۱۴۱)

س۔ توراۃ کی کتنی تختیاں تھیں اور کس چیز کی تھیں؟

ج۔ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ شریف زبرجد کی سات تختیوں میں لکھی ہوئی عطا ہوئی تھی (الاتقان ص۱/۵۷) دوسرا قول یہ ہے کہ توراۃ کی کل دس تختیاں تھیں اور یہ تختیاں جنت کے درخت سدرۃ (بیری) کی تھیں اور بعض نے کہا یہ تختیاں زمرد (سبز رنگ کے پتھر) کی تھیں (حاشیۂ جلالین ص۱۴۱)

س۔ توراۃ کی تختیوں کی لمبائی کتنی تھی اور توراۃ کا ایک جزو کتنے سال میں پڑھا جاتا تھا؟

ج۔ ہر تختی کی لمبائی بارہ ہاتھ تھی (الاتقان ص۱/۵۷) اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دس ہاتھ لمبائی تھی اور اس کا ایک جزو ایک سال میں پڑھا جاتا تھا اور اس کے اجزاء کو حضرت موسیٰ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے علاوہ کسی نے نہیں پڑھا (حاشیۂ جلالین ص۱۴۱)

س۔ توراۃ میں سورتیں اور آیتیں کتنی کتنی تھیں؟

ج۔ توراۃ میں ایک ہزار سورتیں تھیں اور ہر سورت میں ایک ایک ہزار آیات تھیں (حاشیۂ جلالین ص۲۶۵)

س۔ توراۃ کس زبان میں تھی؟

ج۔ علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ توراۃ عبرانی زبان میں تھی (عمدۃ القاری ص۱/۵۳ ومعالم التنزیل ص۱/۲۷) دوسرا قول یہ ہے کہ توراۃ سریانی زبان میں تھی۔ (الاتقان فی علوم القرآن ص۱/۵۲)

س۔ توراۃ کا آغاز اور اختتام قرآن کی کس کس آیت پر ہوا تھا؟

ج۔ توراۃ کا آغاز سورۂ انعام کی شروع کی دس آیات اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الآیۃ سے ہوا تھا اور اختتام سورۂ ھود کی آخری آیت فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ پر ہوا تھا (الاتقان ص۱/۵۲ وتفسیر خازن ص۲/۴۷)

س۔ ہمارے اس زمانہ میں جو کہیں کہیں توراۃ شریف موجود ہے کیا یہ اصلی توراۃ ہے

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی یا تحریف شدہ یعنی رد و بدل کی ہوئی ہے؟

ج۔ واضح رہے کہ موجودہ تورات اصلی تورات نہیں ہے بلکہ یہ حضرت موسیٰ کے بعد تصنیف ہوئی جس میں کچھ مضامین اصلی تورات کے بھی بطور یادداشت درج کر کے اس کا نام تورات رکھ دیا گیا ہے قطعی طور پر یہ وہ تورات نہیں ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے (لغات القرآن مصنفہ عبد الرشید نعمانی ص ۲۰۷/۲)

س۔ تورات کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کی گئی؟

ج۔ تورات کی وہ آیت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُوْلِجِ الشَّيْطَانَ فِيْ قُلُوْبِنَا وَخَلِّصْنَا مِنْهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّ لَكَ الْمَلَكُوْتَ وَالْاَبَدَ وَالسُّلْطَانَ وَالْمُلْكَ وَالْحَمْدَ وَالْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ وَالدَّهْرَ الدَّاهِرَ اَبَدًا اَبَدًا اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ (الاتقان ص ۵۳/۱)

س۔ زبور کب اور کس مہینے کی کس تاریخ میں نازل ہوئی؟

ج۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر صحف ابراہیم کے پانچسو سال بعد بارہ[۱۲] یا تیرہ[۱۳] رمضان المبارک کو نازل ہوئی (البدایہ ص ۸/۲) حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

س۔ زبور تورات کے کتنے سال بعد نازل ہوئی؟

ج۔ زبور تورات کے چارسو بیاسی[۴۸۲] سال بعد نازل ہوئی (البدایہ والنہایہ ص ۸/۲)

س۔ زبور کس زبان میں نازل ہوئی؟

ج۔ اس سلسلہ میں صاحب عمدۃ القاری نے ص ۳۵/۱ پر یہ نقل کیا ہے کہ قرآن کے علاوہ تمام کتابیں عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھیں۔

س۔ زبور میں کتنی سورتیں تھیں؟

ج۔ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ اس بات کو کہا کرتے تھے

کہ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں جو سب کی سب مواعظ اور ثنا میں ہیں اور ان سورتوں میں حلال و حرام فرائض و حدود کا کہیں ذکر بھی نہیں (اتقان ص ۷۸/۱)

س۔ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام زبور کتنی آوازوں میں پڑھتے تھے؟

ج۔ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آوازوں میں زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے (البدایہ والنہایہ ص ۱۶/۲)

س۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوئی؟

ج۔ انجیل کے متعلق مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ ۴ر رمضان المبارک کو نازل ہوئی (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱) دوسرا قول یہ ہے کہ ۱۳ر رمضان کو انجیل کا نزول ہوا (عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۴۶/۱) تیسرا قول ۱۲ر رمضان کا ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ ۱۸ر رمضان کو انجیل کا نزول ہوا (البدایہ والنہایہ ص ۹/۲)

س۔ انجیل زبور کے کتنے سال بعد نازل ہوئی؟

ج۔ انجیل زبور کے ایک ہزار پچاس سال بعد نازل ہوئی (البدایہ ص ۹/۲)

س۔ انجیل کس زبان میں نازل ہوئی تھی؟

ج۔ انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی (معالم التنزیل للبغوی ص ۲۴/۱) اور ایک قول عمدۃ القاری ص ۵۳/۱ کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ تمام کتابیں عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھیں علاوہ قرآن کریم کے۔

س۔ انجیل میں سورتیں تھیں یا نہیں؟

ج۔ جی ہاں انجیل میں سورتیں تھیں جن میں سے ایک سورت کا نام سورۃ الامثال تھا (الاتقان فی علوم القرآن ص ۷۸/۱)

س۔ قرآن کریم انجیل کے کتنے سال بعد کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوا؟

ج۔ قرآن انجیل کے تین سو ساٹھ سال یا سات سو سال بعد یا پانچسو سال بعد

۲۴ رمضان میں (کمافی حاشیہ شرح عقائد ص۱۰۱) یا ۲۵ رمضان میں (کما فی البدایہ ص۲) نازل ہوا۔

قرآن کا وہ حصّہ جو پہلے نبیوں پر بھی نازل ہوا

س۔ قرآن کا وہ حصّہ کونسا ہے جو پہلے انبیاء پر بھی نازل ہوا ہے؟

ج۔ قرآن کا وہ حصہ جو پہلے انبیاء پر بھی نازل ہوا ہے یہ ہے (۱) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى جسوقت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پوری سورت حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی نازل ہوئی تھی اور امام حاکم نے قاسم کے طریق سے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے کہ خدا نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب میں سے حضرت ابراہیمؑ پر حسب ذیل آیتیں نازل کی تھیں (۱) التَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ مکمل آیت پ۱۱ (۲) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ پ۱۸ کے شروع سے فِيْهَا خٰلِدُوْنَ تک (۳) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ پ۲۲ مکمل آیت (۴) سورۂ معارج کی یہ آیتیں الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ سے قَآئِمُوْنَ تک، غرضیکہ خداوند تعالیٰ نے یہ حصے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو پورے کر کے نہیں دئے اور سورۂ انعام کی دس آیات قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ الآیات تورات میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور تورات کا اختتام سورۂ ھود کے خاتمہ پر ہوا تھا دوسرا قول یہ ہے کہ تورات کا اختتام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ۔ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا تک پر ہوا تھا۔ (الاتقان ص۵۲ ج۱)

س۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو تورات میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے؟

ج۔ وہ سورہ جمعہ کی شروع کی آیت يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ تا الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اس کا مرتبہ تورات میں سات سو آیات کے برابر ہے (الاتقان ص۵۳ ج۱)

س۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے نبی پر نازل نہیں ہوئی؟

ج۔ وہ آیت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے نبی پر نازل نہیں ہوئی (کنز العمال ص۵۵۶ ج۱)

س۔ قرآن کی وہ کونسی آیات ہیں جو حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی نازل ہوئیں؟

ج۔ ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب القرظی سے نقل کیا وہ کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام پر نازل ہونے والی قرآن پاک کی یہ تین آیات تھیں (۱) وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (۲) وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ الآیۃ (۳) اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ الآیۃ اور محمد بن کعب کے سوا کسی اور نے چوتھی آیت وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى الآیۃ کا بھی اضافہ کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے بھی روایت نقل کی وہ خدا کا فرمان لَوْلَا اَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے اسوقت قرآن کریم کی اُس آیت کا مشاہدہ کیا تھا جس نے ان کو اس فعل بد میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھا اور وہ آیت ان کے لئے دیوار کی سطح پر نمایاں کی گئی تھی (الاتقان ص۵۳ ج۱)

س۔ قرآن کی وہ سورتیں جو قرآن میں بھی ہیں اور پہلی کتابوں میں بھی تھیں کونسی ہیں؟

ج۔ سورۂ آل عمران اس کا نام تورات میں طَيِّبَة تھا (۲) سورۂ کہف جس کا نام تورات میں العائلۃ تھا (۳) سورۂ قمر جس کا نام تورات میں اَلْمُبَيِّضَةُ تھا (الاتقان ص۲۷ ج۱) (۴) سورۂ المُلک جس کا نام تورات میں سورۂ المانعۃ تھا (کنز العمال ص۵۹۳ ج۱)

س۔ قرآن کریم کا وہ حصہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا کونسا ہے؟

ج۔ قرآن حکیم کا وہ حصہ جو دوسرے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا یہ ہے (۱) سورۂ فاتحہ (۲) آیۃ الکرسی (۳) سورۂ بقرہ کا آخری رکوع یہ تینوں حصے عرش کے خزانے سے نازل ہوئے (الاتقان ص۵۱)

قرآن کریم کی خصوصیات آسمانی کتابوں پر

س۔ قرآن کریم کی دوسری آسمانی کتابوں پر کیا خصوصیت ہے؟

ج۔ ویسے تو خصوصیات بہت ہیں مگر چند اس مقام پر ذکر کی جاتی ہیں (۱) قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ فصاحت و بلاغت میں ایسی کوئی کتاب نہیں جیسا کہ اللہ کا فرمان وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ پارہ ۱ (۲) قرآن کریم کا بآسانی حفظ یاد ہو جانا بھی قرآن کی خصوصیت ہے ورنہ اس سے قبل عام طور پر دیگر کتب سماویہ کا حفظ کیا جانا ثابت نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پ۲۷ ہم نے قرآن کو یاد کرنے کیلئے آسان کیا ہے پس کوئی ہے یاد کرنے والا؟ (۳) قرآن کو ہاتھ لگانے کیلئے وضو ضروری ہے لیکن دوسری کتابوں کو چھونے کیلئے وضو ضروری نہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ نہ چھوویں قرآن کو مگر پاک لوگ (۴) قرآن کا انکار کرنا کفر ہے قرآن کے علاوہ موجودہ آسمانی کتابوں میں سے کسی کا انکار کفر نہیں (کیونکہ یہ اپنی اصلی حالت پر نہیں ہیں ان میں تحریف ہو چکی ہے اور قرآن پاک اپنی اصلی حالت پر ہے وہ تحریف سے منزہ و مقدس ہے اللہ نے اسکی حفاظت کا وعدہ کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط)

(۵) قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا ضروری ہے دیگر کتابوں کیلئے اعوذ پڑھنا ضروری نہیں چنانچہ رد المحتار حاشیۂ در المختار میں لکھا ہے کہ دیگر کتابوں کیلئے اعوذ نہ پڑھے فرمان خداوندی ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگئے (۶) جب قرآن پڑھا جائے تو اس کا سننا اور سننے کیلئے خاموش رہنا ضروری ہے اور دیگر کتابوں کیلئے ایسا نہیں ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو (ہدایۃ الترتیل ص۱۹)

مُوافقاتِ رسولؐ و صحابہؓ و ملائکہؑ

(یعنی قرآن کا وہ حصہ جو نزول سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے بعض صحابہ یا فرشتوں کی زبان پر جاری ہوا پھر بالکل اسی طرح حق تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو گیا)

س۔ وہ کون سی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر جاری ہوئی پھر اسی طرح آسمان سے نازل ہو گئی؟

ج۔ وہ دو آیتیں ہیں (۱) قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ الآیۃ (۲) اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا الآیۃ۔ (الاتقان فی علوم القرآن ص۴۷)

س۔ وہ کونسی آیات ہیں جو فرشتوں کی زبان پر جاری ہوئیں پھر اسی طرح نازل ہو گئیں؟

ج۔ وہ دو آیتیں ہیں (۱) وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کی زبان پر جاری ہوئی اور اسی کے موافق اللہ نے نازل فرما دی (۲) وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ

یہ آیات نزول سے قبل فرشتوں کی زبان پر جاری ہوئیں پھر اسی طرح اللہ کی طرف سے نازل ہو گئیں (الاتقان ص ۴۰)

س۔ قرآن حکیم کا وہ کونسا حصہ ہے جو بعض صحابہ کی زبان پر جاری ہوا یا انھوں نے اسکی تمنا کی اور اسی کے موافق حق تعالیٰ نے اس کو نازل فرما دیا؟

ج۔ اس سلسلہ کی زیادہ تر حضرت عمرؓ کی زبان پر جاری ہونیوالی آیات ہیں جن کو موافقاتِ عمری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے چنانچہ چند چیزوں میں خداوند کریم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے (۱) حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کا مقام) بنالے تو کیا اچھا ہوتا اسی وقت آیت نازل ہوئی وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور تم مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو (۲) جب حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس آپ کی بیویوں کے سامنے نیک و بد ہر طرح کے لوگ چلے جاتے ہیں اس لئے اگر آپ ان کو پردے کا حکم دیتے تو اچھا ہوتا پس آیتِ حجاب (پردہ کے حکم کی آیت) فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ نازل ہوئی (۳) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت غیرت رکھنے میں ایک سی ہو گئیں تھیں تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ الآیۃ

ترجمہ:۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو چھوڑ دیں تو امید ہے کہ آپ کا خدا آپ کو تمہارے بدلہ میں تم سے اچھی بیویاں دیدیگا پھر اسی طرح قرآن نازل ہو گیا۔

(۴) غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق جو حضرت عمرؓ کی رائے تھی اسی طریقہ سے اللہ نے نازل فرمادیا تھا (۵) جب وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ الآیۃ نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ کی زبان پر اس کو سنکر بیساختہ جاری

ہوا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ پھر خدا کی طرف سے بھی اسی طرح نازل ہو گیا (۶) ایک یہودی کی حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی یہودی کہنے لگا کہ بیشک وہ جبریلؑ جس کا ذکر تمہارا دوست (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کرتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے حضرت عمرؓ نے اس کا جواب دیا مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ترجمہ:۔ جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے تو اس میں شک نہیں کہ اللہ کافروں کا دشمن ہے جس طرح یہ آیت حضرت عمرؓ کی زبان پر جاری ہوئی ٹھیک اسی طرح اللہ نے بھی نازل فرمادی (الاتقان ص ۸۹)

س۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی زبان پر کونسی آیت جاری ہوئی جس کے موافق اللہ نے بھی نازل فرمادی؟

ج۔ جب حضرت عائشہ صدیقہؓ پر منافقین نے بہتان باندھا تھا اور حضرت معاذؓ نے حضرت عائشہؓ کے متعلق یہ بری بات سنی تھی تو ان کی زبان سے نکلا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ پھر اسی طرح خدا کی طرف سے یہ آیت نازل ہو گئی اور صحابہ میں سے دو صحابی حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت ابو ایوبؓ یہ دونوں جب کسی کے بارے میں ایسی بری بات سنتے تو کہتے سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ پھر اسی طرح یہ آیت اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی (الاتقان فی علوم القرآن ص ۴۲)

س۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زبان پر وہ کونسی آیت جاری ہوئی اور کہاں ہوئی جس کے موافق اللہ نے قرآن میں نازل فرمائی؟

ج۔ غزوۂ احد میں اسلام کا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھوں میں تھا لڑتے لڑتے ان کا داہنا ہاتھ کٹ گیا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں تھاما اور کہنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ ترجمہ: اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں پھر کیا اگر وہ وفات پا گئے یا قتل کر دئے گئے تو تم لوگ پشت پھر کر بھاگ نکلو گے اس کے بعد ان کا دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے یہ آیت اسی طرح اس واقعہ کے بعد نازل ہوئی اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بھی بندوں کی زبانوں پر وارد ہوا ہے

(الاتقان فی علوم القرآن ص۴۲ ج۱)

قرآن کی سورتوں اور آیات کیساتھ فرشتوں کا نزول

س۔ وہ سورتیں اور آیات کون کونسی ہیں جن کے ساتھ فرشتوں کا بھی نزول ہوا؟

ج۔ اس طرح کی سورتیں اور آیات یہ ہیں (۱) سورۃ انعام[1] جس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اُترے (۲) سورۃ الفاتحہ اس کو لیکر اسی ہزار فرشتے اترے (۳) سورۂ یونس اس کو لیکر تیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۴) وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اس کے ساتھ بیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۵) آیۃ الکرسی اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوئے[2] (الاتقان ص۵۰ ج۱) (۶) سورۂ الکہف اس کو لیکر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے (کنز العمال ص۵۵ ج۱)

---

[1] سورۂ انعام مکہ میں رات کے وقت اس طرح نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اس کے ارد گرد تسبیح (سبحان اللہ العظیم) کی آواز بلند کرتے ہوئے زمین پر نازل ہوئے

[2] اور یہ فرشتوں کا اترنا ان فرشتوں کے علاوہ ہے جو ہمیشہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ آتے تھے (الاتقان ص۵۰ ج۱ و حاشیہ اتقان اردو ص۹۹)

قرآن کریم کی سورتوں کی مکی اور مدنی ترتیب نزول

س۔ قرآن کریم کیا اسی ترتیب پر نازل ہوا تھا جس ترتیب سے تلاوت کی جاتی ہے؟

ج۔ قرآن کریم جس ترتیب پر ہمارے سامنے موجود ہے اس ترتیب پر نازل نہیں ہوا تھا بلکہ مکہ اور مدینہ میں جس ترتیب سے قرآن نازل ہوا اس کی تفصیل یہ ہے۔

مکی ترتیب نزول

۱	العلق	۱۶	التکاثر	۳۱	القیٰمة	۴۶	الواقعة
۲	القلم	۱۷	الماعون	۳۲	الهمزة	۴۷	الشعرآء
۳	المزمل	۱۸	الکٰفرون	۳۳	المرسلٰت	۴۸	النمل
۴	المدثر	۱۹	الفیل	۳۴	قٓ	۴۹	القصص
۵	الفاتحه	۲۰	الفلق	۳۵	البلد	۵۰	بنی اسرائیل
۶	اللهب	۲۱	الناس	۳۶	الطارق	۵۱	یونس
۷	التکویر	۲۲	الاخلاص	۳۷	القمر	۵۲	هود
۸	الاعلیٰ	۲۳	النجم	۳۸	صٓ	۵۳	یوسف
۹	الیل	۲۴	عبس	۳۹	الاعراف	۵۴	الحجر
۱۰	الفجر	۲۵	القدر	۴۰	الجن	۵۵	الانعام
۱۱	الضحیٰ	۲۶	الشمس	۴۱	یٰسٓ	۵۶	الصٰفٰت
۱۲	الم نشرح	۲۷	البروج	۴۲	الفرقان	۵۷	لقمٰن
۱۳	العصر	۲۸	التین	۴۳	فاطر	۵۸	سبا
۱۴	العٰدیٰت	۲۹	قریش	۴۴	مریم	۵۹	الزمر
۱۵	الکوثر	۳۰	القارعة	۴۵	طٰهٰ	۶۰	المؤمن

۶۱	حٰمٓ سجدہ	۶۸	الغاشیۃ	۷۵	السجدۃ	۸۲	الانفطار
۶۲	الشورٰی	۶۹	الکہف	۷۶	الطور	۸۳	الانشقاق
۶۳	الزخرف	۷۰	النحل	۷۷	الملک	۸۴	الروم
۶۴	الدخان	۷۱	نوح	۷۸	الحآقۃ	۸۵	العنکبوت
۶۵	الجاثیۃ	۷۲	ابرٰھیم	۷۹	المعارج	۸۶	المطففین
۶۶	الاحقاف	۷۳	الانبیآء	۸۰	النبأ		
۶۷	الذّٰریٰت	۷۴	المؤمنون	۸۱	النّٰزعٰت		

مَدَنی ترتیبِ نزول

۱	البقرۃ	۸	الحدید	۱۵	الحشر	۲۲	التغابن
۲	الانفال	۹	محمّد	۱۶	النور	۲۳	الصف
۳	اٰل عمران	۱۰	الرعد	۱۷	الحج	۲۴	الجمعۃ
۴	الاحزاب	۱۱	الرحمٰن	۱۸	المنٰفقون	۲۵	الفتح
۵	الممتحنۃ	۱۲	الدھر	۱۹	المجادلۃ	۲۶	المآئدۃ
۶	النسآء	۱۳	الطلاق	۲۰	الحُجُرات	۲۷	التوبۃ
۷	الزلزال	۱۴	البینۃ	۲۱	التحریم	۲۸	النصر

(ماخوذ از قرآن پاک مطبوعہ ماہنامہ آستانہ دہلی)

س۔ قرآن پاک کی ساتوں منزلیں کون کون سی سورت سے شروع ہوتی ہیں؟

ج۔ پہلی منزل سورۂ فاتحہ سے دوسری سورہ مائدہ سے تیسری سورۂ یونس سے چوتھی بنی اسرائیل سے پانچویں سورۂ شعراء سے چھٹی سورۂ صٰفّٰت سے ساتویں سورۂ قٓ سے

قرآن کریم کی آیات وحروف کی تعداد

س۔ قرآن کریم کی آیات کی تعداد کیا ہے؟

ج۔ قرآن کریم کی آیات کی تعداد چھ ہزار پانچسو (۶۵۰۰) ہے (جمل ص۵/۱) دوسرا قول یہ ہے کہ چھ ہزار چھ سو سولہ (۶۶۱۶) آیات ہیں (الاتقان ص۸۹/۱) اور علامہ دانی نے علماء کا اجماع اس بات پر نقل کیا ہے کہ قرآن کی آیات کی تعداد چھ ہزار (۶۰۰۰) ہیں مگر پھر اس تعداد سے زیادتی کے متعلق ان میں آپس میں اختلاف ہوگیا ہے بعض لوگوں نے کچھ زیادتی ہی نہیں مانی اور چند صاحبوں نے دوسو چار آیتیں (۲۰۴) زائد بتائی ہیں (الاتقان ص۸۹/۱)

س۔ قرآن کریم میں کل کتنے حروف ہیں؟ ۱۰۲۷۰۰۰

ج۔ طبرانی نے حضرت عمر بن الخطاب سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قرآن کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں یہ مقدار تمام آیات منسوخہ کو ملا کر ہے (جمل ص۵/۱، الاتقان ص۹۳/۱)

س۔ پورے قرآن میں حروف تہجی میں سے کس حرف کی کتنی تعداد ذکر کی گئی ہے؟

ج۔ قرآن کریم میں کونسا حرف کتنی مقدار میں آیا ہے اس کی تفصیل امام نسفی نے بالترتیب اپنی کتاب (مجموع العلوم ومطلع النجوم) میں الگ الگ حرفاً حرفاً ذکر کی ہے جس کو ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ **ا** قرآن میں اڑتالیس ہزار سات سو چالیس ۴۸۷۴۰ ہیں۔ **ب** قرآن کریم میں گیارہ ہزار چار سو بیس ۱۱۴۲۰ ہیں **ت** قرآن میں بارہ ہزار چار سو ایک ۱۲۴۰۱ ہیں **ث** دس ہزار چار سو اسی ۱۰۴۸۰ ہیں **ج** تین ہزار تین سو بائیس ۳۳۲۲ ہیں **ح** چار ہزار ایک سو اڑتیس ۴۱۳۸ ہیں۔ **خ** دو ہزار پانچسو تین ۲۵۰۳ ہیں **د** پانچ ہزار نو سو اٹھانوے ۵۹۹۸ ہیں۔ **ذ** چار ہزار نو سو چونتیس ۴۹۳۴ ہیں **ر** دو ہزار دو سو چھ ۲۲۰۶ ہیں۔ **ز** ایک ہزار چھ سو اسی ۱۶۸۰ ہیں **س** پانچ ہزار سات سو ننانوے ۵۷۹۹ ہیں

ش دو ہزار ایک سو پندرہ ۲۱۱۵ ہیں ص دو ہزار سات سو اسی ۲۷۸۰ ہیں
ض ایک ہزار آٹھ سو بیاسی ۱۸۸۲ ہیں ط ایک ہزار دو سو چار ۱۲۰۴ ہیں
ظ آٹھ سو بیالیس ۸۴۲ ہیں ع نو ہزار چار سو ستر ۹۴۷۰ ہیں۔ غ
ایک ہزار دو سو انتیس ۱۲۲۹ ہیں ف نو ہزار آٹھ سو تیرہ ۹۸۱۳ ہیں ق آٹھ
ہزار ننانوے ۸۰۹۹ ہیں ک آٹھ ہزار بائیس ۸۰۲۲ ہیں ل تینتیس ہزار
نو سو بائیس ۳۳۹۲۲ ہیں م اٹھائیس ہزار نو سو بائیس ۲۸۹۲۲ ہیں۔
ن ستر ہزار ۷۰۰۰۰ ہیں و پچیس ہزار پانچسو چھ ۲۵۵۰۶ ہیں۔
ھ چھبیس ہزار نو سو پچیس ۲۶۹۲۵ ہیں لا چودہ ہزار سات سو سات ۱۴۷۰۷
ہیں۔ ی پچیس ہزار سات سو سترہ ۲۵۷۱۷ ہیں (الفتوحات الالٰہیہ صفحہ ۵)

رات[1] میں نازل ہونیوالی آیات

س۔ وہ سورتیں اور آیات کون کون سی ہیں جن کا نزول رات کے وقت ہوا ہے۔
ج۔ رات میں نازل ہونے والی سورتیں یہ ہیں (۱) سورۂ انعام مکہ میں رات کیوقت نازل ہوئی اس طرح پر کہ ستر ہزار فرشتے اس کے ارد گرد تسبیح (سبحان اللہ العظیم) کی آواز بلند کرتے آرہے تھے یہ سورت مکمل ایک بارگی میں نازل ہوئی۔
(۲) سورۂ مریم کا نزول بھی رات کو ہوا چنانچہ حضرت ابو مریم غسانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ آج رات میرے گھر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات

[1] قرآن کریم کا اکثر حصہ چونکہ دن میں نازل ہوا ہے اس لئے اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور رات میں نازل ہونے والا حصہ چونکہ کم ہے اس لئے جستجو کے بعد جتنی آیات وسورتیں رات میں نازل ہونے والی مل پائی ہیں ان کو یہاں ذکر کر دیا گیا ہے ۱۲ مؤلف

مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی اس لئے اس لڑکی کا نام مریم رکھو (الاتقان صفحہ ۲۸)
(۳) سورۂ المنافقون کا نزول بھی رات میں ہوا ہے (۴) سورۃ المرسلات کا نزول بھی رات کے وقت ہوا ہے۔ (۵) و (۶) قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ان دونوں سورتوں کا نزول بھی رات کے وقت ہوا ہے (الاتقان صفحہ ۲۹) (۷) سورۂ آل عمران کے آخری حصہ کی نسبت ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابن المنذر وابن مردویہ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب التفکر میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اذان سنانے آئے حضرت بلالؓ نے دیکھا آقا صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیوں نہ روؤں جبکہ آج رات مجھ پر ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنھار لاٰیٰت لاولی الالباب کا نزول ہوا ہے اس کے بعد فرمایا بدبختی ہے اس شخص کیلئے جو اس آیت کو پڑھے پھر بھی صنعت خالق میں غور نہ کرے (الاتقان صفحہ ۲۹) (۸) وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کے متعلق امام ترمذی وحاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے صحابہ رات میں پہرہ دیتے تھے جسوقت یہ آیت واللہ یعصمک الآیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ سے سر نکال کر فرمایا لوگو تم واپس جاؤ خدا نے خود مجھ کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور طبرانی نے عصمہ بن مالک الخطمی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کیا کرتے تھے جب یہ آیت واللہ یعصمک نازل ہوئی تو پہرہ توڑ دیا گیا[1] (۹) آیۃ الثلاثۃ یعنی وعلی

[1] الاتقان صفحہ ۲۹

الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰی ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
اس آیت کی نسبت صحیحین میں حدیث کعب بن مالک سے مروی ہے انھوں نے کہا
خدا نے ہماری توبہ ایسے وقت میں نازل فرمائی جبکہ رات کا پچھلا تیسرا حصہ باقی رہ گیا
تھا جسکی کچھ تفصیل یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر غزوہ تبوک کیلئے
روانہ ہوا تو کعب بن مالک، مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ یہ تینوں سواری والے
تھے اس لیے ان تینوں نے یہ سوچا کہ صحابہ تو پیدل چل رہے ہیں ہمارے پاس سواری
ہے اگر ہم کچھ ٹھیر کر بھی چلے تو ان کے ساتھ مل جائیں گے مگر ایک دن گذرا دو دن
گذرے اسی طرح آج کل آج کل کرتے رہے اور یہ اس غزوہ میں شریک نہ ہو سکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو دیگر جو صحابہ
عذر کی وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے تھے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں عذر پیش کر کے معافی مانگ لی مگر جب یہ تینوں آئے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمھارا فیصلہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اللہ کے یہاں سے
کوئی حکم نہ آجائے آخر کار تمام صحابہ نے ان سے بولنا بند کر دیا پھر اللہ نے چالیس
دن کے بعد ان کی توبہ کا پروانہ نازل فرمایا۔ (الاتقان صـ۲۸/۱) (۱۰) آغاز
سورۂ الحج اس کا نزول اس وقت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں
تھے بوقت نزول کچھ لوگ سو گئے تھے اور بعض لوگ منتشر ہو چکے تھے پھر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو بلند آواز سے پڑھا (رواہ ابن مردویہ عن
عمران بن حصین رضہ۔ الاتقان صـ۲۸/۱) (۱۱) سورۂ الاحزاب کی وہ آیت جو
عورتوں کے باہر نکلنے کی اجازت کے بارے میں اتری ہے۔ قاضی جلال الدین نے کہا ہے
وہ آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ الآیۃ ہے (۱۲) وَاسْئَلْ
مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا الآیۃ کا نزول بقول ابن حبیب

معراج کی رات میں ہوا (الاتقان صـ۲۸/۱) آغاز سورۂ الفتح یعنی اِنَّا
فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا رات کے وقت نازل ہوئی (الاتقان صـ۲۸/۱)

جن لوگوں اور چیزوں کے نام کنیت لقب قرآن میں ذکر کیے گئے

س۔ اللہ نے قرآن کے اندر کل کتنے انبیاء علیہم السلام کے ناموں کو ذکر کیا ہے؟

ج۔ اللہ نے قرآن میں انبیاء و رسولوں میں سے کل پچیس ۲۵ کے ناموں کو ذکر فرمایا ہے جن
کی تفصیل اس طرح ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت
ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت
اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت
لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام
حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت
سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت
یونس بن متی علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام۔
حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ (الاتقان صـ۱۷۵/۲)

س۔ قرآن میں فرشتوں میں سے کتنے فرشتوں کے نام ذکر کیے گئے ہیں؟

ج۔ بارہ فرشتوں کے نام ذکر کیے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ حضرت جبرئیل
میکائیل، ہاروت، ماروت، الرعد (ایک قول کی بنا پر ایک فرشتہ کا نام ہے)
برق (ایک قول کی بنا پر یہ ایک فرشتہ کا نام ہے) مالک۔ داروغۂ جہنم کا نام
ہے، قعید (ایک قول کی بنا پر یہ بھی ایک فرشتہ کا نام ہے) سجل (ایک قول پر
یہ بھی ایک فرشتہ کا نام ہے۔ ذوالقرنین (یہ بھی ایک قول میں فرشتہ کا نام ہے)

الروح[۱۱] یہ بھی ایک قول کی بنا پر ایک مخصوص فرشتہ کا نام ہے۔ السکینہ[۱۲] یہ بھی ایک قول پر ایک فرشتہ کا نام ہے اس طرح قرآن میں ذکر ہونیوالے فرشتوں کے ناموں کی تعداد بارہ ہوجاتی ہے (الاتقان ص۱۷۹ و ص۱۸۰)

س۔ قرآن کریم میں صحابہ میں سے کس کس کے نام مذکور ہوئے ہیں؟

ج۔ قرآن میں صرف دو صحابیوں کے نام آئے ہیں حضرت زید بن حارثہ کا نام جو اس آیت شریفہ میں ہے فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا الآیۃ پ۲۲۔ اور دوسرے صحابی حضرت سجل جن کا ذکر یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ میں ہے۔ حضرت سجل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے جیسا کہ ابو داؤد شریف ص۴۰ میں حضرت ابن عباس کی روایت میں اس کی تصریح ہے السجل کاتب کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (سجل کے بارے میں ایک قول پہلے گذر چکا کہ یہ فرشتہ کا نام ہے)

س۔ قرآن کریم میں کسی صحابی کا نام نہیں حتیٰ کہ خلفاء اربعہ کا نام بھی نہیں تو پھر زید بن حارثہ کا نام آنے کی کیا وجہ ہے ان کی کیا خصوصیت ہے؟

ج۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ زید بن حارثہ زمانۂ جاہلیت کے غلاموں میں سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا اور اپنا لے پالک بیٹا بنا لیا تھا۔ لوگ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے زید بن محمد کہا کرتے تھے اور ان کو آپ کا فرزند حقیقی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنی پھوپی کی لڑکی حضرت زینب سے کر دی تھی جب ان دونوں (میاں بیوی) میں موافقت نہ ہوئی تو زید نے زینب کو طلاق دیدی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب کی دلداری کیلئے ان سے شادی کرنے پر تردد میں تھے ادھر کفار کی طرف سے طعن کا اندیشہ تھا کہ لوگ طعنہ دیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی بالآخر اللہ نے حکم نازل فرمایا فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا

کہ جب زید نے زینب سے اپنی حاجت پوری کرلی (یعنی ان کو طلاق دیدی) تو ہم نے ان کی شادی آپ سے کردی، اس پر کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی اللہ نے آیت نازل فرمائی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لہٰذا زید کے بھی باپ نہیں ہیں اور زید ان کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں اور حکم ہوگیا کہ زید بن حارثہ کو زید بن محمد نہ کہا کرو بلکہ زید بن حارثہ کہا کرو اس وقت سے ان کو زید بن حارثہ کہا جانے لگا تو چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کی شرافت و فضیلت سے یہ محروم کر دئے گئے تھے اللہ نے اس کے بدلے میں ان کو دوسری شرافت و فضیلت سے نواز دیا کہ ان کا نام قرآن میں ذکر فرمادیا۔ (ہدایت الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص۲۹۵ مع زیادۃ توضیح)

س۔ قرآن پاک میں انبیا و رسل کے علاوہ پہلے مؤمن لوگوں میں سے کس کس کے نام آئے ہیں

ج۔ قرآن میں ایسے چھ لوگوں کے نام آئے ہیں (۱) حضرت عمران یہ حضرت مریم کے والد تھے جن کا ذکر وَاِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ الآیۃ اور وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ الآیۃ میں ہے (۲) حضرت تُبَّع یہ نیک لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اللہ کے قول وَقَوْمُ تُبَّعٍ میں ہے (۳) حضرت لقمان رحمہ اللہ یہ حبشی غلام تھے جو بڑھئی کا کام کرتے تھے قالہ ابن عباسؓ۔ ان کا ذکر اللہ کے قول وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ میں ہے (۴) حضرت یوسف یہ ایک شخص کا نام ہے جس کا ذکر سورۂ مؤمن میں وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ الآیۃ میں ہے (۵) یعقوب جس کا ذکر سورۂ مریم کے شروع میں ہے یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ کسی اور شخص کا نام ہے (۶) تقی یہ ایک شخص کا نام ہے جو نیکی میں مشہور تھا جو شخص زیادہ نیک ہوتا تھا اس کو لوگ کہتے تھے کہ تو

نیکی میں تقی کی طرح ہے اس کا ذکر آیت شریفہ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا میں ہے (الاتقان ص۱۸۰ ج۲)

س۔ قرآن کریم میں عورتوں میں سے کن کن عورتوں کے نام آئے ہیں؟

ج۔ قرآن کریم میں عورتوں میں سے صرف حضرت مریم علیہا السلام کا نام آیا ہے۔ مگر ابن عساکر نے کہا ہے کہ اللہ کے فرمان اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا میں بَعْل ایک عورت کا نام تھا جسکی لوگ عبادت کیا کرتے تھے یعنی دیوی مانتے تھے (الاتقان ص۱۸۱ ج۲)

س۔ قرآن کریم میں کسی عورت کا نام نہیں مگر حضرت مریم کا نام جا بجا ہے اس کا سبب کیا ہے؟

ج۔ واللہ اعلم اس کی وجہ یہ ہے کہ زوجہ کا نام لینا زمانۂ جاہلیت میں بُرا سمجھا جاتا تھا چونکہ نصاریٰ حضرت مریم کو اللہ کی بیوی کہتے تھے اللہ نے نصاریٰ کے اعتقاد کو باطل کرنے کیلئے جگہ جگہ حضرت مریم کا ذکر فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مریم اللہ کی زوجہ نہیں اگر ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کا نام نہ لیتا (ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص۲۹۵ ج۲)

س۔ قرآن حکیم میں کن کن کافروں کے نام ذکر کئے گئے ہیں؟

ج۔ قرآن میں جن کافروں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) قارون یہ یصہر کا بھائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا (۲) جالوت یہ ایک بادشاہ تھا جس کا ذکر وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ میں ہے (۳) ھامان نمرود کا وزیر تھا (۴) بُشریٰ یہ حضرت یوسف علیہ السلام والے کنوئیں پر آنیوالا شخص تھا جسنے پکارا یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ (۵) آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا اور بعض نے کہا تارخ نام تھا اور آزر لقب تھا (۶) النسیٔ یہ بنی کنانہ کے قبیلہ سے ایک آدمی النسیٔ نامی گذرا ہے جو ماہ محرم کو ماہ صفر بنا دیا کرتا تھا (الاتقان ص۱۸۰ ج۲)

س۔ قرآن کریم میں جنات کے ناموں میں سے کس کا نام آیا ہے؟

ج۔ قرآن میں جنات میں سے صرف ابلیس کا نام آیا ہے جو ان سب جنات کا جدِ اعلیٰ

کہلاتا ہے (الاتقان ص۱۸۱ ج۲)

س۔ قرآن کریم میں کتنے اور کن کن قبیلوں کے نام آئے ہیں؟

ج۔ قرآن کریم میں چھ قبیلوں کے نام آئے ہیں (۱) یاجوج (۲) ماجوج (۳) عاد (۴) ثمود (۵) مدین (۶) قریش (الاتقان ص۱۸۱ ج۲)

س۔ قرآن کریم میں کن کن بتوں کے نام آئے ہیں جو کہ انسانوں کے نام تھے؟

ج۔ قرآن کریم میں جن بتوں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) وُدّ (۲) سُوَاع (۳) یغوث (۴) یعوق (۵) نسر یہ پانچوں قوم نوح کے اصنام تھے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ پانچوں قوم نوح کے نیک لوگوں کے نام ہیں مگر جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ ان لوگوں کی نشستگاہوں پر پتھروں کے نشانات قائم کر دیں اور ان پتھروں کو ان ہی مردہ لوگوں کے نام سے موسوم کر دیں اور ان ہی کی طرف ان کی نسبت کر دیں چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن جب تک ان نشانات کے جاننے والے لوگ زندہ رہے اسوقت تک تو ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے رہے جب واقف کار لوگ انتقال کر گئے اور اصل حقیقت معدوم ہو گئی تو ان کی عبادت شروع کر دی یہاں سے پتھروں کی عبادت شروع ہو گئی (۶) لات یہ بھی ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کیلئے ستو گھولا کرتا تھا (۷) مَنات (۸) عُزّیٰ ـــ یہ تینوں قریش کے بُت ہیں۔ (۹) الرُّجز (بضم الراء) یہ بھی ایک قول کی بنا پر ایک بُت کا نام ہے۔ (۱۰) جبت (۱۱) طاغوت یہ دونوں بھی بتوں کے نام ہیں مشرکین ان کی عبادت کیا کرتے تھے (۱۲) الرَّشَاد جس کا ذکر اللہ کے ارشاد وَمَآ اَھْدِیْکُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ میں ہے یہ ایک قول کی بنا پر فرعون کے بتوں میں سے ایک بُت تھا (۱۳) بَعْل یہ قوم الیاسؑ کا بت تھا (۱۴) آزر یہ بھی ایک قول کی بنا پر ایک

بت کا نام تھا (الاتقان ص ۱۸۱/۲)

س۔ قرآن کریم میں کن کن شہروں گاؤں اور جگہوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں ؟

ج۔ قرآن کریم میں جن جن شہروں گاؤں اور جگہوں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) بکۃ جو مکہ کا نام ہے (۲) مدینہ (۳) احد (۴) حُنین یہ طائف کے قریب گاؤں ہے (۵) مصر (۶) بابل (۷) الایکۃ قوم شعیب کا شہر تھا (۸) الرقیم اس قریہ کا نام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے (۹) حرد ایک گاؤں کا نام ہے اور قرآن میں جن جگہوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں (۱۰) مشعر حرام مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے (۱۱) نقع عرفات سے مزدلفہ کے درمیان جگہ کا نام ہے (۱۲) احقاف حضرموت اور عمان کے مابین ریگستانی پہاڑ کا نام ہے ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ احقاف ملک شام کے ایک پہاڑ کا نام ہے (۱۳) طور سیناء وہ پہاڑ ہے جس پر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو باری تعالیٰ نے پکارا تھا۔ (۱۴) الجودی یہ الجزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ (۱۵) طویٰ ایک وادی کا نام (۱۶) الکہف پہاڑ میں تراشا ہوا گھر ہے (۱۷) العرم ابن ابی حاتم نے حضرت عطار سے روایت کی ہے کہ عَرِم ایک وادی کا نام ہے (۱۸) الصریم ابن جریر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے یہ ملک یمن میں ایک زمین کا نام ہے (۱۹) ق ایک پہاڑ ہے جو زمین کے گرد محیط ہے (اسی کا نام کوہ قاف بھی ہے) الجُرُز ایک زمین کا نام ہے (۲۰) الطاغیۃ یہ اس مقام کا نام ہے جہاں قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا تھا (الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۸۲/۲)

س۔ قرآن حکیم میں آخرت کے مقامات میں سے کن کن جگہوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں!

ج۔ قرآن حکیم میں آخرت کی جن جن جگہوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں (۱) فردوس یہ جنت کی سب سے اعلیٰ جگہ ہے (۲) علیّون بعض حضرات نے کہا یہ جنت کی سب سے

اعلیٰ جگہ ہے اور بعض نے کہا یہ اس کتاب کا نام ہے جس میں دونوں جہان کے نیک لوگوں کے اعمال تحریر ہیں (۳) الکوثر یہ جنت کی ایک نہر کا نام ہے۔ (۴) سَلسَبیل (۵) تسنیم یہ دونوں جنت کے دو چشمے ہیں (۶) سجّین یہ کفار کی روحوں کی قرارگاہ کا نام ہے (۷) صعود یہ جہنم کے ایک پہاڑ کا نام ہے (۸) غَیّ (۹) اَثام (۱۰) مَوبِق (۱۱) سَعِیر (۱۲) ویل (۱۳) سائل (۱۴) سحق یہ ساتوں جہنم کی وادیاں (ندیاں) ہیں جن میں جہنمیوں کی راد اور پیپ بہے گی (۱۵) الفلق جہنم میں ایک کنواں ہے (۱۶) یحموم یہ جہنم کے سیاہ دھویں کا نام ہے (الاتقان ص ۱۸۳/۲)

س۔ قرآن میں وہ نام کون کون سے ہیں جو جگہوں کی جانب منسوب ہیں!

ج۔ قرآن میں جگہوں کی جانب منسوب حسب ذیل نام مذکور ہوئے۔ (۱) الاُمّی یہ اُم القریٰ (وادی مکہ) کی جانب منسوب ہے (۲) عَبقری یہ عبقر کی جانب منسوب ہے جو جنوں کی ایک جگہ کا نام ہے اور ہر نادر چیز اسکی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ (۳) السّامری یہ ایک سرزمین کی طرف منسوب ہے جس کا نام سامرون اور بعض نے سامرہ بتلایا ہے (۴) العَرَبی یہ عَرَبہ کی جانب منسوب تھا اور یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گھر کا صحن (آنگن) تھا۔ (الاتقان ص ۱۸۳/۲)

س۔ خداوند تعالیٰ نے قرآن میں کس کس کی کنیت ذکر فرمائی!

ج۔ صرف قرآن مجید میں سوائے ابولہب کے اور کوئی کنیت ذکر نہیں فرمائی ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا اور یہ نام قرآن میں اسوجہ سے نہیں آیا چونکہ یہ شرعاً حرام ہے (الاتقان ص ۱۸۳/۲)

س۔ کلام الٰہی میں واقع ہونے والے القاب کون کون سے ہیں!

ج۔ اللہ کے کلام میں مذکور ہونیوالے القاب یہ ہیں (۱) اسرائیل یہ حضرت یعقوبؑ

کا لقب ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہیں ② المسیح یہ حضرت عیسیٰؑ کا لقب ہے ③ ادریس یہ بھی لقب ہے اصل نام اخنوخ تھا بوجہ کثرت درس کتاب اللہ کے ادریس نام پڑ گیا ④ ذوالکفل یہ حضرت الیاسؑ کا لقب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حضرت یوشعؑ کا لقب ہے تیسرا قول یہ ہے کہ یہ حضرت یسعؑ کا لقب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ یہ حضرت زکریاؑ کا لقب ہے ⑤ نوح یہ بھی لقب ہے آپ کا اصل نام عبدالغفار تھا بوجہ اپنے نفس پر کثرت سے رونے کے نوح لقب پڑ گیا ⑥ ذوالقرنین بھی لقب ہے اصل نام اسکندر تھا ⑦ فرعون لقب ہے اصل نام ولید بن مصعب تھا اور اس کی کنیت ابوالعباس تھی ⑧ تُبّع لقب ہے اصل نام اسعد بن ملکی کرب تھا یہ شاہان یمن کا عام لقب تھا جو بھی یمن کا بادشاہ بنتا اس کو تُبّع کے لقب سے پکارا جاتا تھا (الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۸۴ ج ۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کس ماہ کی کس تاریخ کس دن اور کس گھر میں ہوئی؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ (پیر) دار ابن یوسف میں پیدا ہوئے اور یہ گھر دار ابن یوسف کے نام سے مشہور تھا (الکامل فی التاریخ لابن کثیر ص ۴۵۸ ج ۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دادا دادی اور نانا نانی کے نام کیا کیا تھے؟

ج۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ دادا کا نام عبدالمطلب دادی کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ اور آپ کے نانا کا نام وہب اور نانی کا نام برّہ بنت عبدالعزیٰ تھا (اصح السیر ص ۵۹۳، البدایہ والنہایہ

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پھوپیاں تھیں اور نام کیا کیا تھے؟

ج۔ چھ پھوپیاں تھیں جن کے نام یہ تھے، صفیہ، ام حکیم البیضاء، عاتکہ، امیمہ، اروی، برّہ (اوجز السیر لخیر البشر ص ۶) اور ان میں سے صرف صفیہ مسلمان ہوئیں (اصح السیر)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلے کونسا کلام نکلا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلے نکلنے والا کلام یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا (نشر الطیب ص ۲۳)

س۔ اُحد کی لڑائی میں جب آپ کے دندانِ مبارک شہید ہو گئے تھے ان سے جو خون نکلا تھا وہ کہاں گیا تھا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک سے جو خون نکلا تھا وہ حضرت مالک ابن سنان نے پی لیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جس کے خون میں میرا خون مل گیا ہو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے (اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ ص ۲۸۱ ج ۴)

س۔ وہ کونسے انبیاء ہیں جن کے دو نام رکھے گئے؟

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے سوا کسی نبی کے دو نام[۱] نہیں رکھے گئے (الاتقان ص ۳۴۹ ج ۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس سواری پر سوار ہو کر معراج میں تشریف لے گئے تھے اس کا رنگ کیسا تھا قد کتنا تھا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے بُراق پر سوار ہو کر معراج میں گئے جو گدھے سے ذرا اونچا اور خچر سے ذرا نیچا تھا (مسلم شریف ص ۹۱ ج ۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بُراق پر سوار ہونے لگے تو رکاب ولگام کس نے

[۱] محمد اور احمد۔ عیسیٰ اور مسیح علیہما السلام

تھامی تھی؟

ج۔ حضرت جبریلؑ نے رکاب اور میکائیلؑ نے لگام تھامی تھی (نشر الطیب ص۴۳)

س۔ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کی امامت کس جگہ کرائی اور کتنی رکعتیں پڑھائیں؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کو دو رکعت نماز پڑھائی

س۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کیلئے کس نے بڑھایا اور مقتدی کس ترتیب پر کھڑے تھے؟ (مسلم ص۹۶)

ج۔ انبیاء علیہم السلام جب صفیں درست کر چکے تو کھڑے ہوئے یہ انتظار کر رہے تھے کہ دیکھو کون امامت کیلئے آگے بڑھتا ہے حضرت جبریلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر امامت کیلئے آگے بڑھا دیا (نشر الطیب ص۴۴) اور اس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے قریب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے داہنی جانب حضرت اسمٰعیلؑ کھڑے تھے بائیں جانب حضرت اسحٰقؑ پھر حضرت موسیٰؑ پھر تمام انبیاء و رُسل کھڑے تھے (حاشیۂ جلالین ص۲۰۸)

س۔ اس نماز میں رسولوں اور نبیوں کی کتنی صفیں تھیں؟

ج۔ کل سات صفیں تھیں جنمیں سے تین میں رُسل عظام تھے (حاشیۂ جلالین ص۲۰۸) اور چار صفوں میں انبیاء کرام علیہم السلام تھے (حاشیۂ جلالین ص۲۰۸)

س۔ حضرت عیسیٰؑ سے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تک کتنا زمانہ گذرا؟

ج۔ زمانہ فترت کے متعلق مختلف اقوال ہیں (۱) پانچسو انہتر (۵۶۹) سال کا زمانہ ہوا (۲) حضرت ابوعثمان ہندی کہتے ہیں زمانۂ فترۃ چھ سو ۶۰۰ سال کا ہوا۔ (۳) قتادہ نے کہا ہے کہ پانچسو ساٹھ سال ۵۶۰ کا ہوا (حاشیۂ جلالین ص۹۷)

س۔ غار حرا کا طول و عرض کتنا تھا؟

ج۔ لمبائی چار گز اور چوڑائی دو گز تھی

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر کس نے کب اور کس کھانے میں ملا کر دیا تھا اور اسکے کتنے سال بعد آپکی وفات ہوئی؟

ج۔ سلام بن مشکم کی عورت زینب بنت الحارث نے ایک بکری کے گوشت میں زہر ملا کر غزوہ خیبر کے موقعہ پر آپ کے سامنے پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمیں سے گوشت منہ میں لیا مگر معلوم ہوگیا بعض روایات میں ہے کہ گوشت نے کہدیا کہ زہر ملا ہوا ہے آپنے اسکو تھوک دیا اس واقعہ کے تین سال بعد آپ کا انتقال ہوگیا (اصح السیر ص۲۰۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو دنیا میں آنیسے قبل آپکو عطا ہوئیں؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات تو بہت ہیں ان میں چند ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں (۱) عالم ارواح میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا ہونا (۲) سب سے پہلے آپ کو نبوت عطا ہونا (۳) آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہوا ہونا (۴) عہد الست میں بلیٰ کہکر سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینا (۵) خلق عالم سے آپ کا مقصود ہونا (۶) پہلی کتابوں میں آپ کی بشارت ہونا (نشر الطیب ص۱۸۴)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ خصوصیات جو آپ کو دنیا میں آنے کے بعد عطا ہوئیں کون کونسی ہیں؟

ج۔ چند خصوصیات ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ ہوں (۱) بوقت پیدائش آپ کا جسم اطہر کا نجاست و گندگی سے بالکل پاک و صاف ہونا (۲) جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کا سجدہ کی حالت میں انگشتِ شہادت کا آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے ہونا۔ (۳) ولادت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کا ایک ایسے نور کو دیکھنا جس کی روشنی سے کسریٰ کے محلات نظر آگئے (۴) گہوارہ

میں فرشتوں کا جھونکا دینا (۵) گہوارہ میں کلام کرنا (یہ دوسرے انبیاء کی بھی خصوصیت ہے) (۶) گہوارہ میں فرشتوں کی طرف انگشت سے اشارہ کرنا اور چاند کا آپ کی طرف مائل ہوجانا (۷) اپنی پشت کی طرف سے اس طرح دیکھ لینا جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے (۸) کھارے پانی میں لعاب مبارک ڈالنے سے پانی کا میٹھا ہوجانا (۹) آپ کا لعاب دہن دودھ پیتے بچے کے منہ میں ڈالنے سے اس کو بھوک نہ لگنا اور اس کا دودھ طلب نہ کرنا (۱۰) آپ کی بغل میں بالوں کا نہ ہونا بغل کا سفید اور چمکدار ہونا (۱۱) آواز کا اتنی دور تک پہونچ جانا کہ دوسروں کی آواز آپ کی آواز کے عُشر عشیر کو بھی نہیں پہونچتی تھی (۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنی دوری سے بات کو سن لینا کہ دوسرے اتنی دور سے نہیں سن سکتے تھے (۱۳) تمام عمر جمائی کا نہ آنا (۱۴) تمام زندگی خواب میں احتلام نہ ہونا (۱۵) آپکے پسینہ کا مُشک سے زیادہ خوشبودار ہونا (۱۶) آپ کے بول وبراز (پیشاب پاخانہ) کو زمین کا اسطرح نگل جانا کہ اس جگہ نشان تک باقی نہ رہتا تھا (۱۷) دھوپ میں چلتے وقت آپ کے سر پر بادل کا سایہ کرلینا (۱۸) آپ جب کسی درخت کے نیچے بیٹھتے تو اس درخت کا آپ کی طرف جھک جانا (۱۹) آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنا (۲۰) آپکے کپڑوں پر مکھی وغیرہ کا نہ بیٹھنا (۲۱) آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تو اس کا بول و براز نہ کرنا (۲۲) معراج کی سیر کرنا (۲۳) دیدار الٰہی سے مشرف ہونا (۲۴) ملائکہ کا میدانِ جہاد میں اسلامی فوج کے ساتھ شامل ہوکر قتال کرنا اور آپ کی مدد کرنا (۲۵) چاند کے دو ٹکڑے ہوجانا (۲۶) جملہ روئے زمین کا آپ کیلئے مسجد بنادینا (۲۷) پوری زندگی آپ کا ستر نظر نہ آنا (۲۸) سب مخلوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ہونا (۲۹) غنائم کا آپ کے

لئے حلال ہونا (۳۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جبرئیل امین کو ان کی اصلی صورت وشکل میں دیکھنا (۳۱) سونے کی حالت میں آنکھوں کا سوجانا اور دل کا بیدار رہنا (یہ خصوصیت دیگر تمام انبیاء کی بھی ہے) تفسیر عزیزی ص۲۱۸ پارہ ۳۰، (۳۲) کہانت کا منقطع ہوجانا (۳۳) اذان واقامت میں نام مبارک ہونا (۳۴) ایسی کتاب عطا ہونا جو ہر طرح معجز ہے لفظاً بھی معنیً بھی تغیر سے محفوظ رہنے میں بھی، حفظ یاد ہوجانے میں بھی (۳۵) صدقہ کا حرام ہونا (۳۶) ازواج مطہرات کا اُمت پر ابداً حرام ہونا (۳۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے بھی نسب اولاد کا ثابت ہونا (۳۸) دور تک آپ کا رعب دشمن پر پڑنا (۳۹) آپ کو جوامع الکلم عطا ہونا (۴۰) تمام خلائق کی طرف مبعوث ہونا (۴۱) آپ پر نبوت ختم ہونا (۴۲) آپ کے متبعین کا سب انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہونا (نشر الطیب ص۱۸۴)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو آپ کو قیامت کے دن عطا کی جائیں گی؟

ج۔ مکمل کا تو احاطہ نہ ہوسکا البتہ چند اس مقام پر ذکر کی جاتی ہیں۔ (۱) سب سے پہلے آپ کا قبر سے باہر نکلنا (۲) آپ کا سب سے پہلے بے ہوشی سے ہوش میں آنا (۳) آپ کا میدانِ حشر میں بُراق پر سوار ہوکر آنا اور بطور اعزاز ستر ہزار فرشتوں کا آپکے ساتھ ہونا (۴) عرش کی داہنی جانب کرسی پر آپ کا بیٹھنا (۵) آپ کو مقامِ محمود عطا ہونا (۶) لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) آپ کے ساتھ ہونا (۷) حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی جملہ ذریات کا آپ کے جھنڈے کے نیچے ہونا (۸) ہر نبی کا اپنی اپنی امتوں کے ساتھ آپ کے پیچھے پیچھے ہونا (۹) دیدار خداوندی سب سے پہلے آپ کو نصیب ہونا،

شفاعت عظمیٰ کا آپ کے لئے مخصوص ہونا (۱۱) پلصراط پر سب سے پہلے آپ کا اپنی امت کو لیکر گذرنا (۱۲) سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت کا دروازہ کھلوانا (تفسیر عزیزی صفحہ ۲۱۸ پ ۳۰ وکنز العمال صفحہ ۴۰۳ / ۱۱)

س۔ وہ کیا خصوصیات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے منجملہ دیگر امم کے خاص آپؐ کی امت کو عطا ہوئیں؟

ج۔ یہ خصوصیات امت محمدیہ کہلاتی ہیں جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں (۱) غنائم کا حلال ہونا (۲) تمام روئے زمین پر نماز کا جائز ہونا (۳) نماز میں ان کی صفوف کا بطرز ملائکہ ہونا (۴) جمعہ کا ایک خاص عبادت کیلئے مقرر ہونا (۵) یوم جمعہ میں ساعتِ اجابت کا ہونا (یعنی جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی کا آنا جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں) (۶) روزہ کیلئے سحری کی اجازت کا ہونا (۷) رمضان میں شب قدر کا عطا ہونا (۸) وسوسہ خطا اور نسیان کا گناہ نہ ہونا (۹) احکام شاقہ کا مرتفع (ختم) ہوجانا (۱۰) تصویر کا ناجائز ہونا (۱۱) اجماع امت کا حجت ہونا اور اس میں ضلالت وگمراہی کا احتمال نہ ہونا۔ (۱۲) اختلاف فرعی کا رحمت ہونا (۱۳) پہلی امتوں جیسے عذابوں کا نہ آنا (۱۴) علماء سے وہ کام لینا جو انبیاء کرتے تھے (۱۵) قیامت تک جماعت اہل حق کا مؤید من اللہ ہوکر پایا جانا (نشر الطیب صفحہ ۱۰۵)

(۱۶) امت محمدیہ کا دیگر انبیاء کی امتوں پر گواہ بنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (تاکہ تم گواہ بنو لوگوں پر (قیامت کے دن)) (روح المعانی صفحہ ۵ پ ۲)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق امور

س جب خداوند کریم نے پیدائش آدم کا مسئلہ سامنے رکھا تو انھوں نے وجہ کیوں

معلوم کی تھی؟

ج۔ ملائکہ عظام نے سوال اعتراضاً نہیں کیا جیسا کہ بعض جاہلوں نے گمان کرلیا ہے بلکہ وجہ یہ تھی کہ خداوند عالم ملائکہ کو بڑے بڑے معاملوں کی خبر دیتے تھے۔ فرشتوں نے مقصد خداوندی پر مطلع ہونیکے ساتھ ساتھ حکمت معلوم کرنے کے لئے سوال کیا مقصود ملائکہ تعریض وتنقیص حضرت آدم علیہ السلام نہ تھا۔

(البدایہ والنہایہ صفحہ ۷۶ / ۱)

س۔ جنات پیدائش حضرت آدم کے کتنے سال پہلے دنیا میں آباد تھے؟

ج۔ پیدائش آدم سے دو ہزار سال پہلے دنیا میں جنات آباد تھے جب انھوں نے ناحق قتل وغارت گری شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنھوں نے جنات کو تہ وبالا کرکے پہاڑوں میں پھینک دیا (البدایہ والنہایہ صفحہ ۷۶ / ۱)

س۔ خداوند کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو جن چار چیزوں کا شرف بخشا وہ کون کون سی ہیں؟

ج۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں (۱) خداوند تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا (۲) حضرت آدم میں اپنی روح پھونکی (۳) ملائکہ کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو (۴) حضرت آدمؑ کو جملہ اشیاء کے ناموں کو تفصیل سے مطلع فرمایا (البدایہ والنہایہ صفحہ ۸۲ / ۱)

س۔ جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کا مٹی کا پتلہ بنا دیا تو یہ پتلۂ خاک کتنے سال تک رہا یعنی اس پتلۂ آدم میں کتنے سال بعد روح ڈالی گئی؟

ج۔ چالیس سال تک یہ پتلہ جسد خاکی رہا ملائکہ جب اس پتلہ کے پاس سے گذرتے تھے تو ڈرتے تھے اور ان میں سب سے زیادہ ابلیس گھبراتا تھا (چونکہ یہ پتلۂ خاک اندر سے کھوکھلا تھا اور یہ اتنا سوکھ گیا تھا کہ جب اس میں

چھکی مارتے تو خوب گونج دار آواز پیدا ہوتی تھی) (البدایہ ص ۸۶)

س۔ خداوند عزوجل نے حضرت آدمؑ کے پتلہ میں جب روح پھونکی اس وقت پتلہ کی کیفیت کیا ہوئی تھی؟

ج۔ جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکنے کا ارادہ فرمایا ملائکہ کو حکم دیا کہ جب میں اسمیں روح ڈالدوں تم اسکو سجدہ کرنا چنانچہ جب روح ڈالنی شروع کی اور روح سر میں پہنچی تو حضرت آدمؑ کو چھینک آئی ملائکہ نے کہا اے آدم کہئے الحمد للہ حضرت آدمؑ نے الحمد للہ کہا حضرت آدم کے جواب میں اللہ نے کہا رَحِمَکَ رَبُّکَ جب روح آنکھوں میں پہنچی تو نظر جنت کے پھلوں پر پڑی پھر جب روح پیٹ میں پہنچی تو کھانے کی تمنا ہوئی جب روح پیروں میں پہنچی جنت کے پھلوں کی طرف کو بڑھے (البدایہ ص ۸۶)

س۔ اللہ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا فرمادیا تو کس کے پاس بھیجا تھا؟

ج۔ خداوند کریم نے حضرت آدمؑ کو ملائکہ کی ایک جماعت کے پاس بھیجا حضرت آدمؑ نے جاکر ان کو سلام کیا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا وعلیکم السلام اللہ نے فرمایا یہی تیری اولاد کا سلام ہے (البدایہ ص ۸۶)

س۔ جسوقت حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام جنت سے نکالے گئے تو تاج شرافت کس نے اتارا تھا؟

ج۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپکے سر مبارک سے تاج کرامت اتارا تھا (البدایہ ص ۹۱)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جس درخت کا پھل کھایا تھا یہ کونسا درخت تھا؟

ج۔ اس درخت کے متعلق مفسرین کے چند اقوال ہیں (۱) بعض نے کہا انگور کا درخت تھا (۲) گندم (گیہوں) کا درخت تھا (۳) بعض نے کہا ہے کہ کھجور کا درخت تھا (البدایہ والنہایہ ص ۸۲)

س۔ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے ستر پر کونسا لباس تھا؟

ج۔ حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے ستر پر نور کا لباس پڑا ہوا تھا (البدایہ ص ۸۱)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کس حال میں اترے؟

ج۔ سعید بن میسرہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدمؑ و حواؑ دونوں جنت سے بالکل ننگے اترے تھے زمین پر اتر کر جب حضرت آدم علیہ السلام کو گرمی لگی تو رونے بیٹھ گئے اور حضرت حوا سے کہنے لگے اے حوا مجھ کو گرمی ستا رہی ہے اس کے بعد حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا کہ یہ روئی ہے اس کو اس طرح کاتو اور بنو حضرت آدم و حوا کو حضرت جبرئیل نے کاتنا اور بننا سکھلایا۔ مگر اس حدیث کو محدثین نے غریب و موضوعات میں شمار کیا ہے اور راوی سعید بن میسرہ منکر حدیث ہیں (البدایہ ص ۸۱)

س۔ حضرت آدم و حوا علیہما السلام نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے کس چیز کا لباس بنا کر پہنا؟

ج حضرت آدم علیہ السلام نے بھیڑ کے بالوں کو کاتا اور ان کو بن کر اپنے لیے جُبّہ اور حضرت حوا کیلئے درع یعنی لفافہ مثل عربی قمیص کے اور ایک اوڑھنی تیار کی (البدایہ والنہایہ ص ۹۲)

س۔ وہ الفاظ جنکو کہکر حضرت آدمؑ نے توبہ کی کونسے ہیں اور کس کا واسطہ دیکر دعا کی؟

ج۔ حضرت آدمؑ جب دنیا میں اتار دیئے گئے تو آپ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر دعا مانگی خداوند تعالیٰ نے معلوم کیا اے آدم تو نے میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے اس کو ابھی تک پیدا بھی نہیں

کیا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار جس وقت تو نے مجھکو اپنے ہاتھ سے پیدا کر کے میرے اندر روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا عرش کے پاؤں پر لکھا ہوا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس میں نے سمجھ لیا تھا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اس نام کو اس وجہ سے ملایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہیں خداوند عالم نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور جب تو نے میرے محبوب کے واسطے سے سوال کی جھولی پھیلائی ہے تو میں تیری مغفرت کئے دیتا ہوں اگر میرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو میں تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ (البدایہ ج ۱ ص ۸۱)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرمان فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ میں حضرت آدمؑ کا جن کلمات کیساتھ دعا مانگنے کا ذکر ہے وہ کلمات یہ ہیں

اَللّٰھُمَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّكَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

(ترجمہ) اے خداوند! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے تو بہتر مغفرت کرنے والا ہے اے اللہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اے خدا میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھ پر رحم فرما تو بہترین رحم کرنے والا ہے، اے اللہ تیرے سوا

کوئی عبادت کے لائق نہیں پس متوجہ ہو جا تو مجھ پر یقیناً تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

امام حاکم نے اپنی مستدرک میں سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے قَالَ اٰدَمُ یَارَبِّ اَلَمْ تَخْلُقْنِیْ بِیَدِكَ قِیْلَ لَہٗ بَلٰی وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُّوْحِكَ قِیْلَ لَہٗ بَلٰی وَعَطَسْتُ فَقُلْتَ یَرْحَمُكَ اللّٰہُ وَسَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ قِیْلَ لَہٗ بَلٰی وَكَتَبْتَ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَ ھٰذَا قِیْلَ لَہٗ بَلٰی قَالَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ تُبْتُ ھَلْ اَنْتَ رَاجِعِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ قَالَ نَعَمْ۔

(ترجمہ) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار کیا تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا ان سے کہا گیا کہ ہاں (انھوں نے عرض کیا) اور آپ نے میرے اندر اپنی روح پھونکی کہا گیا کہ ہاں (انھوں نے عرض کیا) اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اور آپ کی رحمت آپکے غصہ پر غالب آگئی کہا گیا کہ ہاں (انھوں نے کہا) اور آپ نے میری تقدیر میں یہ لکھا کہ میں اس خطار کا ارتکاب کروں جواب دیا گیا کہ ہاں انھوں نے عرض کیا آپ ذرا مجھے بتلائیے اگر میں توبہ کروں تو آپ مجھے پھر جنت میں واپس فرمائیں گے؟ جواب دیا گیا کہ ہاں۔ (البدایہ ص ۸۱ ج ۱)

س۔ حضرت آدمؑ نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے جو کھانا کھایا وہ کیا تھا کہاں سے آیا تھا؟

ج۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اتار دئے گئے تو حضرت جبریلؑ گندم کے سات دانے لیکر آئے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل نے کہا یہ اس درخت کے دانے ہیں جس سے آپ کو روکا گیا تھا

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا میں ان کا کیا کروں گا جبریل امین نے فرمایا ان کو زمین میں بکھیر دو آپ نے زمین میں بکھیر دئے خداوند تعالیٰ نے ہر دانے کے بدلہ ایک لاکھ دانے اگائے حضرت آدم نے ان کو کاٹ کر دانے نکالے پھر صاف کر کے پیس کر اس کو گوندھ کر روٹی پکا کر کھائی اسی کو اللہ نے فرمایا فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى (ترجمہ) پس تم کو یہ شیطان جنت سے نہ نکالدے پس تم مشقت میں پڑجاؤ گے (البدایہ والنہایہ ص ۹۲/۱)

س۔ جسوقت قابیل نے اپنے ماجائے بھائی ھابیل کو قتل کیا تو آدم علیہ السلام اسوقت کہاں تھے؟

ج۔ جب قابیل کی شادی حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل کی بہن اقلیمے کر دی تو قابیل نے (بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے) اقلیم سے شادی کرنے سے انکار کر دیا حضرت آدمؑ نے ان دونوں بھائیوں کو قربانی کا حکم دیکر جب حج کیلئے تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تو آسمان اور پہاڑوں کو اپنی اولاد کی حفاظت کیلئے فرمایا کہ میں ان کو تمھاری حفاظت میں دیتا ہوں انھوں نے اپنی حفاظت میں لینے سے انکار کر دیا قابیل کے سامنے جب بات آئی اس نے کہا میں ان سب کی حفاظت کی ضمانت لیتا ہوں اس کے بعد آپ حج کرنے چلدیئے جب حضرت آدم علیہ السلام حج کرنے مکہ تشریف لیگئے ادھر دونوں بھائیوں نے قربانی بارگاہ خداوندی میں پیش کی ہابیل نے اچھا فربہ مینڈھا اور قابیل نے کھیت کی بیکار سی چیز قربانی میں پیش کی آگ آئی اور ہابیل کے مینڈھے کو خاکستر بنا کر دربار خداوندی میں قبولیت کے درجہ کو پہنچا دیا یہ اس زمانہ میں قربانی کی قبولیت کی علامت ہوتی تھی اس پر قابیل بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ورنہ تو میری بہن لبودا سے شادی مت کر ہابیل نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں

کی قربانی قبول کر لیتا ہے اور دوسری روایت ابوجعفر باقر کی اس طرح ہے کہ جب ھابیل کی قربانی قبول ہوگئی تو قابیل نے حضرت آدم علیہ السلام کو کہا کہ ابا جان آپ نے ہابیل کیلئے دعا کی اس لئے اس کی قربانی قبول ہوئی میرے لئے دعا نہیں کی اس لئے میری قربانی قبول نہیں ہوئی (البدایہ ص ۹۳/۱) بہرحال اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہابیل کے قتل کے وقت حضرت آدم علیہ السلام حج کرنے کیلئے گئے ہوئے تھے۔

س۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کو مہر میں کیا عنایت فرمایا تھا؟

ج۔ ابن الجوزی نے اپنی کتاب سلوة الاحزان میں ذکر فرمایا کہ جب حضرت آدمؑ نے حضرت حوا سے قربت کرنی چاہی تو انھوں نے مہر طلب کیا حضرت آدمؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میں ان کو مہر میں کیا چیز عطا کروں ارشاد ہوا کہ آدم میرے محبوب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس دفعہ درود بھیجو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا (نشر الطیب ص ۱۱)

س۔ حضرت آدمؑ کی زبان کیا تھی؟

ج۔ حضرت آدمؑ کی زبان سریانی تھی علامہ کرمانی کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سریانی زبان میں گفتگو کرتے تھے اور ایسے ہی ان کی اولاد انبیاء میں سے سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہ ان کو اللہ نے عبرانی زبان سکھلائی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان جنت میں عربی تھی جب زمین پر اترے تو اللہ نے سریانی میں تبدیل کر دی تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ نے حضرت آدمؑ کو تمام زبانیں سکھلائی تھیں (عینی ص ۵۲/۱)

س۔ جسوقت حضرت آدمؑ جنت میں تھے آپکی داڑھی کتنی لمبی تھی وہاں اور کسی کے بھی داڑھی تھی یا نہیں؟

ج۔ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ کسی کے داڑھی نہیں تھی اور آپ کی داڑھی ناف تک تھی داڑھی کا رنگ کالا تھا (البدایہ والنہایہ صـ۹۸/۱)

س۔ جب حضرت آدمؑ کی وفات ہوئی تو سورج چاند کتنے ایام تک گرہن رہے اور مخلوق کتنے دن

ج۔ حضرت عطار خراسانی فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی وفات پر سات دن تک مخلوق روتی رہی (البدایہ والنہایہ صـ۹۹/۱) اور چاند سورج سات دن تک گرہن رہے (البدایہ ۹۹/۱)

س۔ حضرت حوا کی وفات حضرت آدم کی وفات کے کتنے سال بعد ہوئی؟

ج۔ حضرت حوا بعد وفات حضرت آدمؑ صرف ایک سال زندہ رہیں (الکامل فی التاریخ)

س۔ جنت میں حضرت آدمؑ کی کنیت کیا رکھی جائیگی؟

ج۔ حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت دنیا میں تو ابو البشر تھی اور جنت میں آپکی کنیت ابو محمد ہوگی اس واسطے کہ جنت میں ہر جنتی کو اس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا مگر حضرت آدم کو ابو محمد کے ساتھ پکارا جائے گا۔[1]

س۔ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے نکال دئے گئے تو کتنے سال تک روتے رہے

ج۔ حضرت آدم علیہ السلام ایک سو اسی ۱۸۰ سال تک روتے رہے ستر ۷۰ سال تک تو اکل شجرہ پر ستر ۷۰ سال تک اپنی خطاؤں پر اور چالیس ۴۰ سال تک ھابیل کے قتل پر روتے رہے کل ایک سو اسی ۱۸۰ سال ہوگئے (البدایہ والنہایہ صـ۸۰/۱)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اترے تو آپ کا قد کتنا لمبا چوڑا تھا؟

ج۔ جب آدمؑ زمین پر اترے سر آسمان میں لگا ہوا تھا اور پیر زمین پر تھے۔ (الکامل صـ۳۱/۱) پھر اللہ نے آپ کے قد کو چھوٹا کر دیا یہاں تک کہ ساٹھ ۶۰ ہاتھ کا رہ گیا (البدایہ والنہایہ صـ۸۸/۱) اور حضرت آدم علیہ کی چوڑائی

---

[1] علامہ ابن عدی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ۱۲ البدایہ صـ۹۶/۱

سات ہاتھ تھی (البدایہ والنہایہ صـ۸۸/۱)

س۔ حضرت آدمؑ جنت سے جو حجر اسود لیکر آئے تھے وہ کس قسم کے پتھر کا ٹکڑا تھا؟

ج۔ وہ یاقوت کی قسم سے تھا (الکامل فی التاریخ صـ۳۹/۱)

س۔ حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں اترے تو حج کرنے کیسے جاتے اور ہندوستان میں رہتے ہوئے کتنے حج کئے؟

ج۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے مکہ تک پیدل چل کر چالیس حج ادا کئے (الکامل فی التاریخ صـ۳۴/۱)

س۔ جس وقت قابیل نے اپنے بھائی کو قتل کیا اس وقت ان دونوں کی عمر کیا تھی؟

ج۔ اس وقت قابیل کی عمر پچیس ۲۵ سال اور ہابیل کی عمر شریف بیس ۲۰ سال تھی (الکامل صـ۴۲/۱)

س۔ جس وقت حضرت شیث علیہ السلام کی پیدائش ہوئی حضرت آدمؑ کی عمر شریف کتنی تھی اور قتل ہابیل کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

ج۔ حضرت شیث علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک سوبیس سال تھی اور وفات ہابیل کو پانچ سال گذر چکے تھے۔ (حوالہ بالا)

س۔ حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے کونسے لڑکے تنہا پیدا ہوئے؟

ج۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اس کے عوض میں اللہ نے حضرت شیث علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کے ساتھ لڑکی پیدا نہیں ہوئی بلکہ وہ تنہا پیدا ہوئے مگر دوسرا قول حضرت ابن عباسؓ کا ہے کہ حضرت شیثؑ توأم (جوڑواں) پیدا ہوئے (الکامل فی التاریخ صـ۴۴/۱)

س۔ حضرت آدم کے بیٹوں میں سے سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟

ج۔ جب قابیل اپنے بھائی ھابیل کو قتل کر کے حضرت آدم سے ڈر کر یمن کی طرف بھاگ گیا شیطان قابیل کے پاس آیا اور کہا ہابیل کی قربانی کی قبولیت کی

وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کی پرستش کرتا تھا تو بھی ایسا ہی کر تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو جائے گا چنانچہ قابیل نے اسی کام کیلئے ایک گھر بنایا اور آگ کی پوجا شروع کر دی تو قابیل سب سے اول وہ شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی (الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ص ۵۶ ج ۱)

حضرت ابراہیمؑ سے متعلق امور

س۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

ج۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد دو ہزار سال کے اختتام پر پیدا ہوئے۔ (الاتقان فی علوم القرآن اردو ص ۳۴۲ ج ۲)

س۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین کا نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کے بیٹے تھے اور آزر کا نام تارح تھا (تا اور را مفتوحہ آخر میں حائے مہملہ) اور تارخ (خائے معجمہ کیساتھ) بھی بیان کیا گیا ہے یہ اہل کتاب کا قول ہے اور ایسا بھی ممکن ہے کہ تارح لقب ہو اور آزر نام ہو ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ کے والد کے دو نام تھے (البدایہ ص ۱۴۲ ج ۱) اور والدہ کا نام امیلہ تھا دوسرا قول یہ ہے کہ بونا بنت کربنا بن کرثی تھا (البدایہ ص ۱۴۲)

س۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہاں پیدا ہوئے بوقت پیدائش والد کی عمر کیا تھی اور آپ کا لقب کیا تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام صحیح قول کے مطابق بابل میں پیدا ہوئے پیدائش کے وقت آپ کے والد کی عمر پچھتر سال تھی اور حضرت ابراہیمؑ کا لقب ابو الضیفان تھا (چونکہ آپ بہت مہمان نواز تھے) بحوالۂ بالا

س۔ حضرت ابراہیمؑ نے جس وقت اللہ کی مخلوقات میں غور کیا اس وقت عمر کیا تھی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی (الکامل فی التاریخ ص ۹۵ ج ۱)

س۔ حضرت ابراہیمؑ جس وقت آگ میں ڈالے گئے تو آپ نے آگ میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھی تھی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کو جس وقت آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے یہ دعا پڑھی حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ فِي السَّمَآءِ وَاحِدٌ وَاَنَا فِي الْاَرْضِ وَاحِدٌ عَبْدُكَ (کنز العمال ص ۴۸۴)

س۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ کی تو کتنی عمر تھی اور آپ اس کے بعد کتنے سال زندہ رہے؟

ج۔ آپ اس وقت ایکسو بیس سال کے تھے اور اس کے بعد اسی سال زندہ رہے (کنز العمال ص ۴۸۵ ج ۱۱)

س۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عورتوں سے شادی کی اور ان میں کس سے کیا اولاد ہوئی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ نے پہلے حضرت سارہ سے شادی کی ابھی تک ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کہ حضرت ہاجرہ نکاح میں آئیں ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اس کے بعد حضرت سارہ سے بھی حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوبؑ[1] پیدا ہوئے ان دونوں بیویوں کی وفات کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے کنعانیوں کی لڑکی قطورا بنت یقطن سے شادی کی ان سے چھ اولاد ہوئیں جن کے نام یہ ہیں ۱۔ نفشان ۲۔ مران ۳۔ مدیان ۴۔ مدن ۵۔ نشق ۶۔ سرح اور امام طبری نے یہ نام اس طرح ذکر کئے ہیں ۱۔ یقسان ۲۔ زمران ۳۔ مدیان ۴۔ یسبق ۵۔ سوح ۶۔ بسر ۔ قطورا کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام

[1] ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت یعقوبؑ حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے ہیں۔

نے جون بنت زہیر سے شادی کی (الکامل فی التاریخ صـ۱۲۳/۱)

س۔ جس وقت حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ و حضرت ہاجرہ کی عمر کیا کیا تھی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور حضرت ہاجرہ کی عمر ستر سال تھی (الکامل فی التاریخ صـ۱۰۲/۱) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۸۶ سال کے تھے۔

س۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے اور کتنی عمر میں انتقال ہوا؟

ج۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے (البدایہ صـ۱۵۳) دوسرا قول چودہ سال کا بھی ہے (الاتقان صـ۳۴۳/۲) حضرت اسحٰقؑ ایک سو اسّی سال زندہ رہکر اس دار فانی سے رحلت فرماگئے

س۔ جس وقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی پیدائش کی بشارت ملی تو حضرت ابراہیم و سارہ کی کیا کیا عمریں تھیں؟

ج۔ اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور حضرت سارہ نوے سال کی تھیں (الکامل فی التاریخ صـ۱۱۹/۱)

س۔ حضرت ابراہیمؑ کی زبان کونسی تھی؟

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کی اصل زبان تو سُریانی تھی مگر جس وقت حضرت ابراہیمؑ اپنے شہر سے بارادۂ ہجرت نکل کر چلے ادھر نمرود کو جب اطلاع ملی تو اسنے اپنے جاسوس حضرت ابراہیمؑ کو پکڑنے بھیج دئے نمرود کے یہ قاصد حضرت ابراہیمؑ کے پاس اس وقت پہنچے کہ آپ دریا کو پار کررہے تھے اب اگر ان کیساتھ مادری زبان (سریانی) میں گفتگو کرتے تو وہ پکڑ لیتے خداوند تعالیٰ نے

اسی وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سریانی سے عبرانی میں تبدیل کردی (عمدۃ القاری شرح بخاری صـ۵۲/۱)

س۔ حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحٰق و یعقوبؑ کی بشارتِ پیدائش دینے کیلئے کون کون سے فرشتے آئے تھے؟

ج۔ حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل تشریف لائے تھے انہی تینوں فرشتوں کے ذریعہ قوم لوط کو ہلاک کیا گیا (البدایہ والنہایہ صـ۱۷۹/۱)

حضرت یعقوب و حضرت یوسف علیہما السلام

س۔ حضرت یعقوبؑ کا مسکن کونسا شہر تھا؟

ج۔ حضرت یعقوبؑ کنعان میں رہتے تھے (حاشیۂ جلالین صـ۱۹۰)

س۔ حضرت یوسفؑ کو آپکے بھائیوں نے جس کنویں میں ڈالا وہ کنعان سے کتنی دور تھا؟

ج۔ یہ کنواں کنعان یعنی منزلِ یعقوبؑ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا (حاشیہ جلالین صـ۱۹۰/۱۳)

س۔ یہ کنواں کس نے کھدوایا تھا کب کھدوایا تھا اور اسکی گہرائی کیا تھی؟

ج۔ یہ کنواں شداد نے اسوقت کھدوایا تھا جب اردن کے شہروں کو شداد نے آباد کرایا اور یہ کنواں اوپر سے تنگ نیچے سے کشادہ تھا جس کی وجہ سے اسمیں بالکل اندھیرا رہتا تھا اور علامہ کاشفی فرماتے ہیں کہ اس کنویں کی گہرائی ستر گز تھی (حاشیۂ جلالین صـ۱۹۰)

س۔ جسوقت حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے قمیص نکالکر کنویں میں ڈالا پھر کنویں میں ان کے پاس قمیص کہاں سے آئی تھی؟

ج۔ اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جسوقت حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالنے کا ارادہ کیا پہلے انھوں نے آپ کی پٹائی کی پھر جب

کنویں میں لٹکانے لگے تو کپڑے اتار دیے، حضرت یوسفؑ نے بھائیوں سے کہا یا اخوتاہ رُدُّوا علیّ قمیصی اتواری بہ فی حیاتی ویکون کفنا بعد مماتی (ترجمہ) اے میرے بھائیو! میرا قمیص مجھ کو دیدو تاکہ میں اپنی زندگی میں اس سے ستر چھپائے رکھوں اور بعد مرنے کے اس کو اپنا کفن بنالوں مگر انھوں نے قمیص نہیں دی اور آپ کو بیچ سے رسی سے باندھ دیا اور ہاتھ باندھ کر کنویں میں لٹکا دیا جب آپ کنویں کی آدھی گہرائی کو پہنچ گئے تو رسی کاٹ دی تاکہ آپ گر کر مرجائیں آپ پانی پر گرے اس کنویں کے کنارہ میں ایک چٹان تھی آپ اس پر کھڑے ہو گئے اس سے قبل اس کنویں کا پانی کھارا تھا مگر جب آپ گرے تو شیریں ہو گیا ادھر خدائے پاک نے حضرت جبریل کو حکم دیا کہ میرے مقدس بندے یوسفؑ کو اپنے مبارک پروں پر لیلو اور ان کے لیے جنت سے کھانا پینا لے جاؤ اور انکی بازو پر تعویذ کی شکل میں قمیص ابراہیمی بندھا ہوا ہے وہ کھول کر ان کو پہنا دو یہ جنت کا وہ قمیص ہے جس کو حضرت جبریل و میکائیل جنت سے لیکر آئے تھے اور نار نمرود میں حضرت ابراہیمؑ کو پہنایا تھا اور پشت در پشت حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا جس کا آپنے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کی بازو پر باندھ دیا تھا یا گلے میں ڈالدیا تھا (حاشیۂ جلالین ص۱۹۰ و تفسیر مواہب الرحمٰن ص۱۳۶/۴)

س۔ جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو اسوقت آپکی عمر کتنی تھی؟

ج۔ کنویں میں ڈالے جانے کے وقت آپکی عمر بعض نے ۱۲ سال بیان کی (الاتقان ص۲/۳۴۳) اور الکامل فی التاریخ ص۱/۱۵۵ پر ۱۷ سال کا ذکر ہے
ع کذا فی البدایہ ص۱/۲۰۲

اور بعض نے ۱۸ سال بیان کی ہے، حاشیۂ جلالین ص۱۹۰ اور تفسیر مواہب الرحمٰن نے ص۱۳۶/۴ پر پہلے قول کو صحیح کہا ہے۔

س۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنے دن رہے نکالنے والے کا نام کیا تھا وہ کہاں کا تھا؟

ج۔ حضرت یوسفؑ کو مسافروں نے تیسرے دن نکالا (الکامل فی التاریخ ص۱/۱۴۰) اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ کو کنویں سے نکالنے والا مالک بن دعر الخزاعی تھا اور یہ عرب کا بدوی تھا (تفسیر مواہب الرحمٰن ص۲۴۷ و ۲۴۸ والبدایہ والنہایہ ص۱/۲۰۲)

س۔ آپ کو بھائیوں نے مسافروں سے کتنی قیمت پر بیچا؟

ج۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آپ کو بائیس درہموں میں فروخت کیا حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بیس درہموں میں بیچا اور انھوں نے دو دو درہم آپس میں تقسیم کرلے، حضرت عکرمہ اور محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں کہ آپ کو چالیس درہموں میں بیچا (البدایہ ص۲۰۲ تفسیر مواہب الرحمٰن ص۲۴۵ و حاشیۂ جلالین ص۱۹۰)

س۔ حضرت یوسفؑ کو عزیز مصر نے کس چیز کے بدلے خریدا اور عزیز مصر کا نام کیا تھا؟

ج۔ مصر کے بازار میں جب حضرت یوسفؑ کی بولی لگائی گئی اور بولی ایک بھاری قیمت پر پہنچ گئی تو عزیز مصر کے نام بولی چھوڑ دی گئی عزیز مصر نے حضرت یوسفؑ کے برابر ریشم اور مشک (قیمتی خوشبو) اور چاندی تولی اور عزیز مصر کا نام قطفیر یا اطفیر تھا (تفسیر مواہب الرحمٰن ص۱۴۸/۴، البدایہ ص۱/۲۰۲)

س۔ حضرت یوسفؑ قیدخانہ میں کتنے دن رہے؟

ج۔ اس سلسلے میں قرآن نے لفظ بضع سنین کا لفظ استعمال کیا ہے جس کی تفسیر

حضرت قتادہ ومجاہد فرماتے ہیں کہ لفظ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے اور حضرت وہب فرماتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ بیماری میں سات برس رہے اسی طرح حضرت یوسفؑ بھی قید خانہ میں سات برس رہے اور بخت نصر کا عذاب بھی سات برس رہا (تفسیر مواہب الرحمن صـ ۳۰۸/۱۲)

س۔ جب حضرت یوسفؑ قید خانہ سے عزیز مصر کے سامنے لائے گئے تو آپ نے کس زبان میں گفتگو کی اور عزیز مصر کتنی زبانیں جانتا تھا؟

ج۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے دربار میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؑ نے بادشاہ کو عربی زبان میں مژدۂ سلام پیش کیا بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ یہ کونسی زبان ہے آپنے فرمایا یہ میرے چچا حضرت اسمٰعیلؑ کی زبان ہے اس کے بعد حضرت یوسفؑ نے عبرانی زبان میں شاہِ وقت سے گفتگو کی مگر بادشاہ اس زبان کو بھی نہیں جانتا تھا پھر تعجب سے معلوم کیا کہ یہ کونسی زبان ہے آپ نے جواباً فرمایا یہ میری مادری زبان ہے، عجیب بات یہ ہے کہ بادشاہ ستر زبانوں کا ماہر وجاننے والا تھا جس زبان میں وہ حضرت یوسفؑ سے سوال کرتا آپ اسی زبان میں اس کی بات کا جواب دیدیا کرتے تھے بادشاہ کو حضرت یوسفؑ کے ان بے باکانہ ومدبرانہ جوابات نے تعجب میں ڈال کر انگشت بدنداں بنا ڈالا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ اتنی چھوٹی عمر کا بچہ اور اتنی زبانوں کا ماہر؟ (حاشیۂ جلالین صـ ۱۹۴)

س۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسفؑ کی قمیص کی خوشبو کتنی دور سے آگئی تھی؟

ج۔ حضرت یعقوبؑ کو اس قمیص کی خوشبو اسّی میل کے فاصلہ سے آگئی تھی (البدایہ والنہایہ صـ ۲۱۶/۱، الکامل فی التاریخ صـ ۱۵۴/۱) جو اس وقت آٹھ روز کی مسافت کا راستہ تھا (البدایہ صـ ۲۱۶/۱) دوسرا قول یہ ہے کہ تیس ۳۰ میل کی دوری سے

اس قمیص کی خوشبو آگئی تھی (تفسیر مواہب الرحمن صـ ۱۱۹)

س۔ حضرت یوسفؑ جس وقت وزیر بنائے گئے اس وقت آپ کی عمر شریف کیا تھی اور حکومت کا زمانہ کتنے سال کا ہے؟

ج۔ آپ تیس ۳۰ سال کی عمر میں وزیر بنایا گیا (البدایہ صـ ۲۱۰، الکامل صـ ۱۵۵/۱) اور نوّے سال حکومت کی (حاشیۂ جلالین شریف صـ ۱۹۱ پ۱۳)

س۔ حضرت یوسفؑ کی ملاقات اپنے والدین سے کتنے سال بعد ہوئی اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کیا تھی؟

ج۔ اس بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں (۱) اسّی سال کے بعد ملاقات ہوئی (۲) تراسی سال بعد یہ دونوں قول حضرت حسن بصریؒ کے ہیں (۳) قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی ملاقات والدین سے ۳۵ سال بعد ہوئی (۴) ابن جریر کا کہنا ہے کہ جدائی کا زمانہ چالیس ۴۰ سال کا ہے (البدایہ صـ ۲۱۷/۱) اور اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر شریف ایکسو بیس ۱۲۰ سال کی تھی (تفسیر مواہب الرحمن صـ ۱۳۴/۱، الکامل فی التاریخ صـ ۱۵۵/۱)

س۔ جب حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ سے ملاقات کیلئے مصر کی طرف چلے تو حضرت یوسفؑ نے اپنے والد محترم کا استقبال کتنے حشم وخدم کے ساتھ کیا؟

ج۔ حضرت یوسفؑ نے چار ہزار خادموں کے ساتھ اپنے والدین کا استقبال کیا (تفسیر مواہب الرحمن صـ ۱۲۴/۴)

س۔ حضرت یعقوبؑ مصر میں کتنے سال رہے اور آپکی کل عمر کیا ہوئی؟

ج۔ حضرت یعقوبؑ مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس چوبیس سال رہے دوسرا قول سترہ ۱۷ سال کا ہے (الکامل فی التاریخ صـ ۱۵۵، البدایہ صـ ۲۲۳/۱) حضرت یعقوبؑ کی عمر ایک سو ساٹھ ۱۶۰ سال ہوئی (مواہب الرحمن صـ ۱۳۶) دوسرا قول یہ ہے کہ آپ

ایک سو سینتالیس سال زندہ رہے (الاتقان ص ۳۴۳)

س۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زلیخا سے کتنی اولاد ہوئیں؟

ج۔ آپ کے زلیخا سے دو لڑکے پیدا ہوئے افرائیم اور منشا (البدایہ والنہایہ ص ۲۱۳)

س۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات پر اہل مصر کتنے دنوں تک روئے اور آپ کو کتنے دنوں کے بعد دفن کیا گیا؟

ج۔ آپ کی وفات پر اہل مصر ستر دن تک روتے رہے اور جب یعقوب علیہ السلام کا انتقال ہوگیا حضرت یوسفؑ نے (بوجہ شدت غم) اطباء و حکماء کو بلایا تو انہوں نے حضرت یعقوبؑ کے جنازہ کو دواؤں کے ذریعہ چالیس دن تک روکے رکھا چالیس روز کے بعد آپ کو مقام حبرون جو ایک گڑھا تھا جسکو حضرت ابراہیمؑ نے خرید کر کھدوایا تھا اور اس کو کھدوانے میں سات دن لگے تھے اس گڑھے میں آپ کو دفن کیا گیا۔ یہی آپ کے آباؤ اجداد یعنی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق علیہم السلام کا مدفن تھا (البدایہ ص ۱/۱۲)

حضرت صالح و حضرت شعیب علیہما السلام سے متعلق امور

س۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قوم نے کس دن قتل کیا اور ان پر کون سا عذاب آیا؟

ج۔ قوم ثمود (صالح علیہ السلام کی قوم) نے اس اونٹنی کو منگل کے دن قتل کیا بدھ کے دن سے ان پر عذاب شروع ہوا اسطرح پہلے دن ان کے چہرے زرد ہوگئے دوسرے دن سرخ ہوگئے اور تیسرے دن سیاہ ہوگئے چوتھے دن ایک چیخ آئی جس سے وہ ہلاک ہوگئے (حاشیۂ جلالین ص ۳۱۴، الکامل فی التاریخ ص ۱/۹۲)

س۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو قتل کرنے والے کا نام کیا تھا؟

ج۔ اس کا نام قدار بن سالف تھا (روح المعانی ص ۸/۹)

س۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم میں کتنے دن تبلیغ فرمائی اور کل عمر شریف کتنی ہوئی اور وفات کہاں پائی؟

ج۔ حضرت وہب کہتے ہیں کہ حضرت صالحؑ اپنی قوم میں چالیس سال رہے دوسرا قول یہ ہے کہ آپ اپنی قوم میں بیس سال تک مقیم رہکر اٹھاون سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی تیسرا قول یہ ہے کہ آپ دو سو اٹھ سال زندہ رہے (الاتقان ص ۳۴۳، حاشیۂ جلالین ص ۳۱۴، الکامل فی التاریخ ص ۹۲)

س۔ حضرت صالحؑ کی قوم کا کون سا شخص عذاب سے محفوظ رہا اور وہ کہاں کا تھا؟

ج۔ حضرت صالحؑ کی قوم کا ایک شخص ابو رغال نامی حرم مکہ میں تھا یہ شخص عذاب سے محفوظ رہا (الکامل فی التاریخ ص ۱/۹۳)

س۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر کیا عذاب آیا کیوں آیا کتنے دنوں تک رہا؟

ج۔ جب یہ لوگ اللہ کی نافرمانی پر حد سے زیادہ آگئے تو اللہ نے ان پر گرمی کا عذاب بھیجا گویا کہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ان پر کھولدیا گیا جب یہ لوگ گرمی سے پریشان ہوگئے تو مکانوں سے باہر بھاگنے لگے اللہ نے بدلی کی ٹکڑی بھیجی جس کے نیچے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی یہ لوگ یکے بعد دیگرے سب اس بدلی کے نیچے آگئے تو اللہ نے اس بدلی کے اندر سے آگ کے انگارے ان کے اوپر برسائے جنھوں نے ان کو بھون کر رکھدیا اور ان کو تلی ہوئی بھنی ہوئی ٹڈیوں کی طرح بنادیا ان پر ناپ اور تول میں کمی کرنے کی وجہ سے یہ عذاب آیا اور سات دن تک یہ عذاب رہا (حاشیۂ جلالین ص ۳۱۵)

حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق امور

س۔ حضرت ایوب علیہ السلام جس وقت بیمار ہوئے ان کی عمر کیا تھی اور بیماری میں کتنے سال تک مبتلا رہے؟

ج۔ علامہ سُدّی کا بیان ہے کہ جسوقت آپ مرض میں مبتلا ہوئے اس وقت آپکی عمر ستر برس تھی اور حضرت ایوبؑ بیماری میں ۱۸ سال رہے (البدایہ صفحہ ۲۲۲) دوسرا قول یہ ہے کہ سات سال رہے تیسرا قول تیرہ سال کا ہے چوتھا قول تین سال کا ہے (الاتقان صفحہ ۳۴۶)

س۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو کس وجہ سے آزمائش وامتحان میں ڈالا گیا؟

ج۔ مفسرین ومورخین نے ابتلاء حضرت ایوب علیہ السلام کی مختلف وجوہ بیان کی ہیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس نے ملائکہ سے سُنا آپکی عبادت کے متعلق چونکہ آپ کثیر الصلوٰۃ وکثیر الصوم اور کثرت سے ذکر اللہ کرتے تھے اس لئے ابلیس کو حسد کے دست لگنے لگے اس نے اللہ سے سوال کیا کہ اے اللہ مجھ کو اپنے محبوب بندے ایوبؑ کے جملہ مال واسباب پر تسلط وقبضہ التصرف دیدیجئے تاکہ میں تیرے بندہ کو اس کے دین کے متعلق آزماؤں خداوند تعالیٰ نے ابلیس کی اس درخواست کو منظور کر لیا ابلیس نے اپنے سرکش لیڈروں کو بلا کر آپ کے تمام مال اسباب کو ہلاک کر ڈالا حضرت ایوب علیہ السلام اللہ کی یاد میں عبادت خانہ میں مصروف تھے اللہ کے بندے کو جب معلوم ہوا تو آپ نے ذکر اللہ میں کوئی کمی نہ آنے دی صبر واستقلال کے پہاڑ بن کر اللہ کی عبادت وبندگی میں مصروف رہے ابلیس مایوس ہو گیا پھر اللہ سے سوال کیا اے اللہ مجھ کو ایوبؑ کی اولاد پر بھی تسلط دیدیجئے چنانچہ ابلیس کو قبضہ مل گیا ابلیس نے آپکی تمام اولاد کو ہلاک کر ڈالا اور بڑا خیر خواہ وغمخوار بن کر حضرت ایوبؑ کے

پاس پہنچا اور آپ کے سامنے بڑے درد بھرے انداز میں سنجیدگی کے ساتھ مال واولاد کی ہلاکت کا قصہ بیان کیا بہرحال حضرت ایوبؑ پر بتقاضہ البشری رقت طاری ہو گئی اور آپ رونے لگے سر پر مٹی ڈال لی بس اس پر ابلیس لعین بہت خوش ہوا فوراً ہی حضرت ایوب علیہ السلام کو تنبہ ہوا ندامت وشرمساری ہوئی اور جناب باری تعالیٰ میں استغفار کی آپکی یہ توبہ ابلیس کے اللہ کے پاس جانے سے پہلے ہی قبول ہو گئی حضرت ایوب علیہ السلام مال اور اولاد کو دیکھنے کیلئے جانے کے بجائے خدا کی عبادت میں پھر مصروف ہو گئے اب ابلیس نے خداوند تعالیٰ سے درخواست کی مجھ کو ان کی جان پر بھی تسلط دیدیجئے اللہ نے زبان وقلب اور عقل کے سوا تمام بدن پر تسلط دیدیا ان تینوں جوہروں کا شیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا، ابلیس اللہ کے اس مجاہد وصابر بندے کے پاس آتا ہے یہ صبر واستقلال کا پیکر بحالت سجدہ مناجات رب کائنات میں مشغول ہے شیطان نے آپ کے ناک میں ایسی پھونک ماری کہ آپ کے جسم مبارک میں شعلہ بھڑک اٹھا جس سے آپکا بدن پھد پھدا گیا بڑے بڑے زخم ہو گئے کیڑے پڑ گئے مگر اللہ کے اس بندے کا یہ حال کہ اگر کوئی کیڑا بدن کے زخم سے باہر آجاتا یا زخم سے نیچے گر جاتا تو آپ اس کو اٹھا کر زخم میں رکھ لیتے اور کہتے کہ اللہ نے تیری روزی میرے جسم میں رکھی ہے آپ کے بدن میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے جسم سے گوشت کی بڑی بڑی بوٹیاں کٹ کٹ کر نیچے گرنے لگیں اور آپ کے بدن میں اتنی بدبو ہو گئی کہ آپکے کوئی بھی قریب نہیں لگتا تھا مگر آپ کی وفادار بیوی برابر آپ کی خدمت کرتی تھیں شہر والوں نے آپ کو ایک کوڑی پر ڈالدیا

آپ کوڑی پر شہر سے باہر ، سال تک پڑے رہے مگر کبھی اللہ سے اپنی شفایابی کا سوال تک نہ کیا جبکہ اس زمانہ میں حضرت ایوبؑ سے زیادہ مکرم عند اللہ کوئی نہ تھا ۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ملک شام میں قحط پڑا فرعون نے حضرت ایوبؑ کے پاس اپنا قاصد بھیجکر کہلوایا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے ہم آپ کو بہت کچھ دیں گے ہمارے یہاں آپکی بہت قدر ہے الغرض آپ اپنے اہل وعیال کے ساتھ تشریف لائے فرعون نے سب کی پنشن جاری کردی اس کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے فرعون کے پاس آکر کہا کہ اے فرعون کیا تو ڈرتا ہے اس بات سے کہ اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائے تو اس کی ناراضگی کی وجہ سے جملہ اہل سماء وارض ناراض ہوجائیں گے اور سمندر و پہاڑ بھی غضب میں آجائیں گے حضرت ایوب علیہ السلام بھی حضرت شعیبؑ کی یہ سب باتیں سن رہے تھے مگر خاموش تھے حضرت شعیبؑ کی اس بات پر آپ نے کوئی جواب اثبات یا نفی میں نہیں دیا جب حضرت شعیب و حضرت ایوبؑ فرعون کی مجلس سے اٹھ کر چلے آئے اللہ نے حضرت ایوبؑ پر اپنا پیغام بھیجا کہ اے ایوب کیا تو پنشن بند ہونے کے خوف سے حق بات کہنے سے رکا رہا (اچھا) پھر آزمائش کے لئے تیار ہوجا حضرت ایوبؑ نے فرمایا اے اللہ میں تو یتیموں کی پرورش کرتا ہوں غریبوں کو ٹھکانا دیتا ہوں بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہوں ۔ بیواؤں کی کفالت کرتا ہوں اس کے بعد ایک بدلی آئی جس میں سے تقریباً دس ہزار آوازوں کی کڑک سنائی دے رہی تھی حضرت ایوبؑ نے سر پر مٹی ڈال لی اور یا رب یا رب کرنے لگے اللہ نے جواب دیا کہ امتحان کیلئے تیار ہوجا حضرت ایوبؑ نے کہا میرے دین کا کیا ہوگا خداوند تعالیٰ نے فرمایا

میں اس کو آنچ نہیں آنے دوں گا (الکامل فی التاریخ صفحہ ۱۳۰/۱)

س۔ جب اللہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفاء دیدی تو اس کے بعد آپ کتنے سال زندہ رہے کتنی اولاد ہوئیں اور آپ کی کل عمر کتنی ہوئی ؟

ج۔ حضرت ایوبؑ بیماری سے شفایابی کے بعد ستر سال زندہ رہے اور بیماری سے ٹھیک ہونے کے بعد اللہ نے آپ کو چھبیس ۲۶ بیٹے عنایت فرمائے ابن جریر اور ان کے علاوہ مؤرخین علماء کا کہنا ہے کہ جسوقت حضرت ایوبؑ کا انتقال ہوا اس وقت آپکی عمر ۹۳ سال تھی اور بعض نے ۵ ، سال بھی بیان کی ہے (الکامل فی التاریخ صفحہ ۱۳۱/۱ ، البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵/۱ الاتقان صفحہ ۳۴۶/۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام

س۔ حضرت موسیٰؑ کا نام موسیٰ کس نے رکھا ؟

ج۔ فرعون کی اہلیہ محترمہ حضرت آسیہ نے رکھا جس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنارے گھوم رہا تھا یہ سب لوگ پانی سے دل بہلا رہے تھے اچانک حضرت موسیٰؑ کا تابوت (چھوٹا سا صندوق) پانی کی سطح پر لکڑیوں کے درمیان بہتا ہوا نظر آیا انھوں نے اس صندوق کو نکالکر کھولا تو اس میں چاند سے چہرے والا ایک بچہ لیٹا ہوا تھا حضرت آسیہ کو کہا گیا کہ اس کا نام رکھدو تو حضرت آسیہ نے آپ کا نام اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے تھے موسیٰ رکھا اس لئے کہ مُو بمعنی پانی اور سیٰ قبطی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں (تفسیر خازن صفحہ ۲۲/۵)

س۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے جب آپ کے تابوت کو دریائے نیل میں ڈالدیا پھر کتنے دنوں بعد آپ کی صورت دیکھی ؟

ج۔ آپ کی والدہ نے آپ کی صورت تین دن بعد دیکھی اس لئے کہ یہ تابوت جب بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب آیا فرعونیوں نے اس کو نکال لیا اور کھول کر دیکھا تو اس میں آپ لیٹے ہوئے تھے جب دودھ پلانے کی نوبت آئی آپ نے کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہیں کیا جب آپکی والدہ آئیں تو آپ نے ان کا دودھ پیا یہ فراق کا زمانہ تین یوم کا تھا (الکامل فی التاریخ ص ۱۶۷/۱)

س۔ حضرت موسیٰؑ کی عمر مدین جاتے وقت کیا تھی مدین کتنے دنوں میں پہنچے راستہ میں کیا کھانا کھایا اور مدین کتنے سال رہے؟

ج۔ حضرت موسیٰ کی عمر اس وقت تیس سال تھی سات دن میں مدین پہنچے اور راستہ میں بجز ہری گھاس کے کوئی چیز کھانے کو میسر نہ آئی اور دس سال مدین میں رہکر مصر تشریف لائے (حاشیۂ جلالین ص ۳۲۸)

س۔ حضرت موسیٰؑ جب کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تو آپ کے بدن پر کیا لباس تھا اور جوتے کس جانور کی کھال کے تھے؟

ج۔ آپ کے بدن پر ایک اُون کا جُبہ تھا (الکامل ص ۱۷۹/۱) چادر ٹوپی اور پاجامہ یہ سب کپڑے بھی اون کے تھے۔ (کنز العمال ص ۵۰۹/۱۱) اور آپ کے نعلین مردہ گدھے کی (غیر مدبوغ) کھال کے تھے (کنز العمال ص ۵۰۹/۱۱)

س۔ حضرت موسیٰؑ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا کون شخص اور کس قوم کا تھا؟

ج۔ خربیل تھا جو فرعونیوں میں سے ہی تھا (الکامل فی التاریخ ص ۱۷۵/۱)

س۔ حضرت موسیٰؑ کی جو لاٹھی تھی اس کی خصوصیات کیا کیا تھیں؟

ج۔ خصوصیاتِ عصاءِ موسیٰ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) جب حضرت موسیٰؑ سفر میں ہوتے تو یہ لاٹھی ان سے بات کرتے ہوئے چلتی تھی (۲) جب آپ کو بھوک ستاتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصا کو

زمین پر مارتے تھے اس سے ایک دن کا کھانا نکل جاتا تھا۔

(۳) جب پیاس لگتی تو عصا کو زمین میں گاڑ دیتے۔ اس سے پانی اُبلنا شروع ہو جاتا تھا جب اٹھا لیتے تو ختم ہو جاتا (۴) جب پھل کھانے کی خواہش ہوتی تو اس لاٹھی کو گاڑ دیتے یہ درخت بن جاتا پتے لگ جاتے اور پھل بھی آجاتے (۵) جب کنویں سے پانی کھینچنے کی نوبت آتی تو یہ عصا ڈول کا کام دیتا اور اتنا لمبا ہو جاتا جتنی اس کنویں میں گہرائی ہوتی اور اس میں دو شاخیں تھیں وہ ڈول کی طرح بنجاتیں (۶) رات کے وقت اس میں روشنی پیدا ہو جاتی (۷) جب کوئی دشمن سامنے پڑتا اس سے خود بخود لڑکر اس پر یہ عصا غالب آجاتا (حاشیۂ جلالین ص ۲۶۱)

س۔ سامری نے بچھڑا کتنے دنوں میں بنا کر تیار کیا تھا؟

ج۔ تین دن میں بنا کر تیار کیا تھا (الکامل فی التاریخ ص ۱۸۹/۱)

س۔ حضرت موسیٰؑ نے جس پتھر پر عصا مارا تھا اس پتھر کی لمبائی و چوڑائی کیا تھی؟

ج۔ اس پتھر کی لمبائی و چوڑائی ایک ایک ہاتھ تھی (حاشیۂ جلالین ص ۱۰)

س۔ وادیِ تیہ کس جگہ واقع تھی اور اسکا طول کتنا تھا؟

ج۔ وادی تیہ ملک شام اور مصر کے درمیان میں پڑتی تھی جسکی لمبائی نو میل تھی (حاشیۂ جلالین شریف ص ۱۰)

س۔ اس وادیِ تیہ میں بنی اسرائیل کیا کھانا کھاتے تھے؟

ج۔ اس وادی میں اللہ نے بنی اسرائیل پر منّ اور سلویٰ نازل فرمایا تھا منّ یہ ترنجبین ہے جو برف کی طرح سفید اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا تھا اور سلویٰ یہ یمن کی طرف ایک پرندہ ہوتا ہے چڑیا سے بڑا اور کبوتر سے چھوٹا ہمارے یہاں ہندوستان میں اس کو لاوا یا بٹیر کہتے ہیں یہ بھنا ہوا

خود بھوتے تھے (حاشیۂ جلالین ص ۱۰)

آتا تھا اور بعض نے کہاکہ

س۔ منّ وسلویٰ کس دن نہیں نازل ہوتا تھا ؟

ج۔ شنبہ یعنی بار کا دن بنی اسرائیل کا خاص عبادت کا دن تھا اس دن نہیں اترتا تھا بنی اسرائیل جمعہ کے دن دو دن کا توشہ جمع کرکے رکھ لیا کرتے تھے اس سے زیادہ دن کا جمع کرکے رکھنے کی اجازت نہ تھی (حوالہ بالا)

س۔ بنی اسرائیل نے جس گائے کو ذبح کیا تھا اس کا نام کیا تھا اور مقتول یعنی جس کی وجہ سے گائے ذبح کرائی گئی تھی اس کا نام کیا تھا ؟ اسکو کس نے قتل کیا تھا؟

ج۔ اس گائے کا نام مُذْهَبَه تھا اور مقتول کا نام عامیل تھا جس کو اس کے چچا کے لڑکوں نے دوسرا قول یہ ہے کہ بھائی کے لڑکوں نے میراث حاصل کرنے کی غرض سے قتل کردیا تھا (خازن ص ۶۰ ج ۱ و حاشیۂ جلالین ص ۱۱)

س۔ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ ؑ سے کتنے سال بڑے تھے ؟

ج۔ تین سال بڑے تھے (حاشیۂ جلالین ص ۱۴)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ ؑ تک کتنے سال کا فصل ہے؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک ہزار نو سو پچھتر سال کا عرصہ گذرا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ ایک ہزار سات سو سال کا زمانہ گذرا ہے (حاشیۂ جلالین ص ۱۵ و ص ۹۶)

س۔ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان عرصہ میں کتنے انبیاء تشریف لائے اور کس نبی کی شریعت پر عامل تھے ؟

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو عرصہ گذرا اس میں ستر ہزار انبیاء مبعوث ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ چار ہزار انبیاء مبعوث ہوئے جو سب کے سب شریعت موسویہ (توراۃ) پر عامل تھے (حاشیۂ جلالین)

نمبر ۷

حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہما السلام

س۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا حلیہ کیسا تھا ؟

ج۔ آپ کا چہرہ سُرخ سر کے بال سیدھے اور نرم تھے رنگ گورا تھا داڑھی لمبی تھی اور داڑھی میں کسی قدر خم و پیچ (گھونگھریالا پن) پایا جاتا تھا آپ خوش خلق و خوش لحن (اچھی آواز والے) تھے (الاتقان ص ۲۴۶ ج ۲)

س۔ حضرت داؤد علیہ السلام کتنی آوازوں میں زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے ؟

ج۔ حضرت داؤد علیہ السلام زبور کی تلاوت ستّر آوازوں میں کردیا کرتے تھے (البدایہ ص ۱۲ ج ۲)

س۔ حضرت داؤد ؑ کے کتنی بیویاں تھیں ؟

ج۔ ایک ہزار بیویاں تھیں (البدایہ والنہایہ ص ۱۵ ج ۲)

س۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا انتقال کس دن ہوا اور آپ کے مرتے وقت کتنی اولادیں تھیں ؟

ج حضرت قتادہ نے حضرت حسن ؒ سے نقل کیا ہے کہ آپ کا انتقال اچانک بدھ کے دن ہوا ، حضرت امام سُدّی ؒ و ابو مالک اور وہ سعید بن جبیر سے روایت کرکے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد ؑ کا انتقال ہفتہ کے روز عہ ہوا اور آپکی وفات کے وقت آپکی اولاد میں انیس ۱۹ لڑکے تھے (الکامل ص ۲۲۸ ج ۱ ، البدایہ ص ۱۷ ج ۲)

س۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے جنازہ کے ساتھ کتنے علماء تھے ؟

ج۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ چالیس ہزار ۴۰۰۰۰ علماء راھبین تھے (البدایہ ص ۱۷ ج ۲)

س۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی کل عمر کتنی ہوئی اور حکومت کتنے سال تک کی ؟

ج۔ آپکی کل عمر سَو سال ہوئی اور آپ نے چالیس سال حکومت کی۔ (البدایہ ص ۱۷ ج ۲ ، الکامل ص ۲۲۸ ج ۱)

عہ ایک تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت قتادہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد ؑ کا انتقال منگل کے دن ہوا (البدایہ والنہایہ ص ۱۷ ج ۲)

س۔ حضرت سلیمانؑ جب بادشاہ بنے ان کی عمر کیا تھی؟

ج۔ تیرہ سال کی عمر میں آپ بادشاہ بن گئے تھے (الکامل فی التاریخ صہ ۲۲۹/۱)

س۔ تخت پر بیٹھنے کے کتنے سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کرائی؟

ج۔ بادشاہ بننے کے چار سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کرایا (الاتقان صہ ۲۲۴/۲)

س۔ جس وقت حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کا تخت منگایا آپ کہاں تھے اور بلقیس کا تخت کتنی دوری پر تھا؟

ج۔ آپ ملک شام میں بیت المقدس میں تھے اور تخت بلقیس ملک سبا میں تھا اور بیت المقدس سے ملک سبا تک دو ماہ کی مسافت کا فاصلہ تھا (حاشیہ جلالین صہ ۳۲۲ بحوالہ صاوی)

س۔ حضرت سلیمانؑ کے کتنی بیویاں تھیں؟

ج۔ آپ کے ایک ہزار بیویاں تھیں جنمیں سے تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں دوسرا قول یہ ہے کہ تین سو باندیاں اور سات سو بیویاں تھیں تیسرا قول یہ ہے کہ چار سو عورتیں اور چھ سو باندیاں تھیں (الکامل صہ ۲۳۰/۱ البدایہ ۲۹/۲)

س۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت سلیمانؑ کی والدہ کا اسم گرامی اُوریا تھا (البدایہ والنہایہ صہ ۱۵/۲)

س۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا؟

ج۔ ابن عساکر نے حضرت عبادہ بن الصامت کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبادہ کہتے ہیں حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی میں لکھا ہوا تھا اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ (کنز العمال صہ ۹۸/۱۴)

س۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کل عمر کیا ہوئی اور بادشاہ کتنے سال رہے؟

ج۔ حضرت سلیمانؑ کی کل عمر ۵۲ سال ہوئی چالیس سال حکومت کی دوسرا قول یہ ہے کہ حکومت بیس سال کی (البدایہ صہ ۳۲/۲)

حضرت عیسیٰؑ کے خداوند تعالیٰ سے چند سوالات

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ سے درخت طوبیٰ کے متعلق کیا کیا سوالات کئے؟

ج۔ حضرت عیسیٰؑ نے خدائے تعالیٰ سے معلوم کیا کہ درخت طوبیٰ کیا ہے اللہ نے جواب میں فرمایا اس درخت کو میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا یہ جنتیوں کے لئے ہے اس کی جڑ میری خوشنودی ہے اور اسکا پانی تسنیم کا ہے اس کی ٹھنڈک کافور کی اس کا ذائقہ زنجبیل (سونٹھ) کے مثل ہے اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کے مثل ہے جس نے اس میں سے ایک گھونٹ پی لیا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی (البدایہ والنہایہ صہ ۸۶/۲ و صہ ۹۰/۲)

حضرت عیسیٰؑ نے جب اس درخت کی تعریف و توصیف سنی تو دل میں اس کا پانی پینے کی تمنا ہوئی اور خداوند تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا مجھ کو اس درخت کا پانی پلا دیجئے اللہ نے فرمایا میں نے اس کا پانی تمام انبیاء اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام کر دیا ہے جب تک کہ میرا نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی امت نہ پی لیں اور اے عیسیٰ میں نے تجھ کو اپنی طرف اٹھایا ہے حضرت عیسیٰؑ نے اللہ سے سوال کیا اے اللہ تو نے مجھ کو اپنی طرف کیوں اٹھایا ہے جواب ملا میں نے تجھ کو اس لئے اٹھایا تاکہ تجھ کو آخری زمانہ میں اتاردوں اور تو اس امت کے عجائبات کو دیکھے اور تو دجال کے قتل پر معیّن ہے اس پر حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا اے اللہ مجھ کو اس امت کے متعلق خبر دیجئے اللہ نے فرمایا یہ محمد عربی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی اس امت کے علماء و حکماء انبیاء جیسے ہوں گے وہ مجھ سے تھوڑی چیز پر راضی ہو جائیں گے

اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاؤں گا اور میں ان کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے جنت میں داخل کر دوں گا اور اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ جنت میں سب سے زیادہ یہی امت ہوگی (البدایہ والنہایہ ص۷۹ ج۱)

س۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواریین کی تعداد اور ان کے کام کیا تھے؟

ج۔ آپ کے حواریین کی تعداد ۱۲ تھی ان میں بعض کپڑا رنگنے والے تھے بعض شکاری بعض دھوبی اور بعض ملاح تھے (الکامل فی التاریخ ص۳۱۴ ج۱ و ص۳۱۵ ج۱)

س۔ حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب آپکی والدہ محترمہ آپ کو اپنے ملک (قوم) میں لیکر آئیں جس گاؤں میں سکونت اختیار کی اس کا نام ناصرہ تھا آپنے وہاں رہتے ہوئے تیس سال کی عمر میں باقاعدہ تبلیغ شروع کی چونکہ آپ ناصرہ گاؤں کے رہنے والے تھے اسلئے گاؤں کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کی جماعت کا نام نصاریٰ پڑ گیا تھا (الکامل ص۳۱۴ ج۱)

س۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کے نام کیا تھے اور ان کو حواریین کیوں کہا جاتا ہے؟

ج۔ حواریین تعداد میں تو ۱۲ یا ۲۰ تھے مگر سب کے نام معلوم نہ ہو سکے البتہ ان میں سے بعض کے نام یہ تھے، فطرس، یعقوبس، نہمس، اندرانیس، فیلس، درنابوطا، سرجس، لفظ حواریین حَوَر سے ماخوذ ہے جس کے معنی خالص سفیدی کے آتے ہیں بقول سعید بن جبیر یہ لوگ سفید کپڑے پہنتے تھے اور بقول مقاتل یہ لوگ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے اور بقول قتادہ ان لوگوں کے قلوب صاف اور پاکیزہ تھے اس لئے ان کو حواریین کہا جاتا ہے (انوار الدرایات لدفع التعارض بین الآیات ص۲۵۹ مؤلفہ استاذ محترم حضرت مولانا محمد انور صاحب گنگوہی مدظلہ بحوالہ اتقان و روح المعانی)

مختلف انبیاء علیہم السلام سے متعلق امور

س۔ وہ کونسے انبیاء ہیں جن کے نام قبل از پیدائش رکھے گئے؟

ج۔ پانچ انبیاء کے نام پیدائش سے پہلے رکھے گئے (۱) نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ارشاد باری ہے مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام جن کا ذکر فرمانِ خداوندی یٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى میں ہے (۳) حضرت مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کا ذکر فرمانِ باری تعالیٰ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ میں ہے (۴ و ۵) حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام جن کا ذکر فرمانِ خداوندی فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ میں ہے (الاتقان ص۳۴۹ ج۲) اردو

س۔ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کون تھے؟

ج۔ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے (حاشیہ جلالین ص۵۱)

س۔ اچانک موت کن کن انبیاء کی واقع ہوئی؟

ج۔ امام سدیؒ ابو مالک سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام یوم السبت (ہفتہ کے دن) اچانک انتقال فرما گئے دوسرا قول منگل کا بھی ہے حضرت ابراہیمؑ کا انتقال بھی اچانک ہوا اور حضرت سلیمانؑ کی وفات بھی اچانک ہوئی (البدایہ والنہایہ ص۱۷ ج۲)

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کس درخت کی تھی اس کو کتنے سال بعد کاٹا گیا اور طوفان نوح کس جگہ نہیں آیا؟

ج۔ محمد بن اسحٰق ثوری سے منقول ہے کہ یہ کشتی درخت ساج (سال کے درخت) یا درختِ صنوبر (چیڑکے درخت) کی تھی اور یہی تورات میں بھی لکھا ہوا ہے اور یہ درخت سو سال بعد کاٹا گیا تھا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ درخت چالیس سال بعد کاٹا گیا تھا (اور طوفان نوح دو جگہ نہیں آیا ١۔ سندھ ٢۔ ہند۔

(البدایہ والنہایہ صـ ١١/١)

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟

ج۔ ابن جریر اور ازرقی عبدالرحمٰن بن سابط یا اس کے علاوہ تابعین سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر صحیح قول کے مطابق مسجد حرام میں ہے دوسرا قول یہ ہے کہ شہر بقاع میں ہے جسکو کرک نوح سے یاد کیا جاتا ہے واللہ اعلم (البدایہ والنہایہ صـ ١٢/١)

س۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں پرندوں اور چوپاؤں میں سے سب سے پہلے اور سب سے بعد میں کون کون سے جانور داخل ہوئے؟

ج۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سب سے پہلے پرندوں میں سے ذرہ داخل ہوا اور چوپایوں میں سے سب سے بعد میں گدھا داخل ہوا (البدایہ صفحہ ١١/١)

س۔ سب سے پہلے بتوں کی عبادت کس قوم نے کی اس قوم کی طرف کس کو نبی بنا کر بھیجا گیا تھا اور ان کے بت کتنے اور کون کون سے تھے؟

ج۔ سب سے پہلے بتوں اور پتھروں کی عبادت قوم عاد نے کی ان کے تین بت تھے (١) صدا ٢۔ صمود ٣۔ ھرا۔ یہ قوم ان تینوں کو پوجتی تھی اللہ نے ان کی طرف حضرت ھود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا۔ مگر انھوں نے اللہ کے نبی کی کوئی بات نہ سُنی آخر کار عذاب خداوندی نے ان کو ہلاک کر دیا (البدایہ صـ ١٢١/١)

س۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم میں تبلیغ کتنے دنوں تک کی؟

ج۔ آپ نے اپنی قوم میں تینتیس ٣٣ سال تبلیغ فرمائی

س۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو جسوقت فرزند کی بشارت ملی اسوقت آپ کی عمر شریف کیا تھی؟

ج۔ ایک قول یہ ہے کہ بانوے ٩٢ سال تھی دوسرا قول یہ ہے کہ ننانوے ٩٩ سال تھی تیسرا قول یہ ہے کہ ایک سو بیس سال تھی (الاتقان صـ ٣٢٨/٢)

س۔ اہلِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کو دریائے نیل میں کس چیز میں بند کر کے دفن کیا تھا؟ اور کہاں دفن کیا تھا؟

ج۔ جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام انتقال فرما گئے تو اہل مصر نے آپ کے دفن میں جھگڑا کیا آخر کار اس امر پر صلح ٹھہری کہ سنگِ مرمر کے صندوق میں کر کے دریائے نیل کی بلندی میں دفن کریں اس طرح کہ تمام پانی آپ کے صندوق کے اوپر کو ہو کر مصر تک پہنچے پس تمام لوگ اس تبرک کو برابر استعمال کرتے رہیں (تفسیر مواہب الرحمٰن صـ ١٣٦/١٢)

س۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے صندوق کو دریائے نیل سے کتنے سال بعد نکلوایا؟

ج۔ چار سو سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے صندوق کو وہاں سے نکال کر ان کے آباؤ اجداد کے قریب دفن کیا (تفسیر مواہب الرحمٰن صـ ١٣٦/١٢)

فرشتوں سے متعلق امور

س۔ قیامت میں سب سے پہلے حساب کس سے ہوگا؟

ج۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہوگا (الاتقان صـ ٦/١)

س۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے جبرئیل کس زبان کا لفظ ہے

اور آپ کی کنیت کیا ہے؟

ج۔ اصل نام عبداللہ ہے، امام سہیلیؒ نے فرمایا ہے کہ جبریل سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عبدالرحمٰن یا عبدالعزیز کے ہیں جیسا کہ ایک روایت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہے زیادہ صحیح روایت موقوف ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریلؑ کا نام عبدالجلیل اور کنیت ابوالفتح ہے (عمدۃ القاری ص ۷۲/۱)

س۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟

ج۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالخالق اور کنیت ابوالمنافخ ہے (عمدۃ القاری ص ۷۲/۱)

س۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کس زمانہ میں کتنے عرصہ تک آتے رہے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی اس کے بعد تقریباً تین سال تک وحی نہیں آئی اس زمانہ میں اللہ نے حضرت اسرافیلؑ کو متعین و مقرر فرمایا تھا اس زمانہ میں حضرت اسرافیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ اور کچھ سکھلاتے تھے مگر ان کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی (الاتقان فی علوم القرآن ص ۶/۱)

س۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اس زمانہ میں مؤکل و مقرر کرنے میں حکمت کیا تھی؟

ج۔ حضرت ابن عساکرؒ نے اس میں یہ حکمت بیان کی ہے کہ حضرت اسرافیل قیامت کے دن صور میں پھونک مارنے پر اور قیامت کے قائم کرنے پر مؤکل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت چونکہ اطلاع ہے قرب قیامت اور سلسلہ وحی ختم ہو گئی۔ اس سبب سے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو مقرر فرمایا (الاتقان ص ۶/۱)

س۔ قیامت کے دن جو فرشتہ زمین کو لپیٹے گا اس کا نام کیا ہے؟

ج۔ اس فرشتہ کا نام ریافیل ہے (الاتقان ص ۶/۱)

س۔ حضرت میکائیل کا نام اور کنیت کیا ہے؟

ج۔ حضرت میکائیل کا اسم مبارک عبدالرزاق ہے اور کنیت ابوالغنائم ہے (عمدۃ القاری ص ۷۲/۱)

س۔ حضرت عزرائیل (ملک الموت) کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟

ج۔ آپ کا اصل نام عبدالجبار اور کنیت ابویحییٰ ہے (عینی شرح بخاری ص ۷۲/۱)

س۔ فرشتوں کی مسجد کا نام کیا ہے؟ اور وہ کونسے آسمان پر ہے؟

ج۔ فرشتوں کی مسجد بیت المعمور ہے جو ساتویں آسمان پر واقع ہے (کنز العمال ص ۹۹/۱۱)

س۔ اس مسجد یعنی بیت المعمور میں سب سے پہلے کونسا فرشتہ داخل ہوا اور اسمیں ہر دن کتنے فرشتے داخل ہوتے ہیں؟

ج۔ اس مسجد میں سب سے پہلے داخل ہونیوالا فرشتہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور اس مسجد میں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر قیامت تک دوبارہ اُن کا نمبر نہیں آئے گا، بیت المعمور کی عظمت آسمان میں بیت اللہ کی طرح ہے اور یہ بالکل بیت اللہ کے مقابل ہے اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو ٹھیک بیت اللہ پر آکر گرے گی (البدایہ والنہایہ ص ۴۲/۱)

س۔ کیا فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور ان کی نماز کیسی ہے؟

ج۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ ساتویں آسمان پر ہیں سب فرشتے اس کے لئے نماز پڑھتے ہیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی نماز کیا ہے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً کچھ نہ فرمایا اس کے بعد حضرت جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا اے اللہ کے نبی عمرؓ نے آپ سے آسمان والوں کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت جبریل نے فرمایا عمرؓ کو میری

طرف سے سلام کہو اور ان کو بتلا دیجئے کہ بیشک آسمانِ دنیا والے (فرشتے) سجدہ کی حالت میں قیامت تک کہتے رہیں گے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ اور دوسرے آسمان والے (فرشتے) حالتِ رکوع میں ہیں وہ قیامت تک کہتے رہینگے سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ تیسرے آسمان والے فرشتے قیامت تک حالتِ قیام میں رہیں گے اور کہتے رہیں گے سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اور ایک روایت میں ہے کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے جو فرشتے حالتِ قیام میں ہیں قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے اور جو رکوع میں یا سجدہ کی حالت میں ہیں وہ قیامت تک اسی حال میں عبادت کرتے رہیں گے اور جب قیامت کے دن سر اٹھائیں گے تو کہیں گے مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اے اللہ جس طرح تیری عبادت کا حق تھا ہم نے وہ ادا نہیں کیا ہے (کنز العمال ص ۲۶۵/۱۰ و ص ۲۶۹/۱۰)

حضراتِ صحابہؓ سے متعلق امور

س۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی ولادت کس سنہ میں ہوئی؟

ج۔ آپکی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ۵۷۳ء میں ہوئی (الکامل فی التاریخ ص ۴۱۹/۲)

س۔ آپ کو زہر کس نے دیا تھا آپ مرض الوفات میں کتنے دن بیمار رہے؟

ج۔ حضرت صدیق اکبر کو ایک یہودی نے چاولوں میں زہر دیا تھا بعض نے کہا ہے کہ حریرہ میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا بعض نے کہا کہ زہر دینے والی ایک عورت تھی جس کا نام الحسود بتلایا گیا ہے اس واقعہ کے ایک سال بعد آپکا انتقال ہوا بعض نے کہا کہ ایکدن آپ نے ٹھنڈے پانی میں غسل کیا جس سے آپکو بخار آگیا اور یہ بخار پندرہ دن رہا (الکامل فی التاریخ ص ۴۱۹/۲)

س۔ آپ نے بیماری کے زمانہ میں امامت کیلئے کس کو حکم دیا اور انتقال کس سنہ میں کس ماہ کی کس تاریخ میں ہوا آپ کی زبان سے سب سے آخری کلام کونسا نکلا؟

ج۔ جب آپ کو بخار پندرہ دن آیا تو اس کی وجہ سے کمزوری اتنی آگئی کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا آخر کار یہ بیماری اتنی بڑھی کہ آپ جمادی الآخرۃ کی ۲۸ تاریخ منگل کی رات ۱۳ھ میں اس دار فانی سے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ کہتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ (الکامل فی التاریخ ص ۴۱۸/۲ و ص ۴۱۹/۲)

س۔ آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کہاں پڑھائی کس تخت پر آپ کو اٹھایا گیا قبر میں کون کون داخل ہوئے تھے؟

ج۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی میں پڑھائی آپ کو (قبر تک) اس تخت پر اٹھایا گیا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا گیا تھا اور قبر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ داخل ہوئے (الکامل فی التاریخ ص ۴۱۹)

س۔ حضرت عمرؓ کی پیدائش کب ہوئی کس سنہ اور کس عمر میں اسلام قبول کیا؟

ج۔ جس سال ابرھہ بادشاہ نے بیت اللہ پر حملہ کیا اور اللہ نے ابابیل پرندوں کے ذریعہ اپنے گھر کی حفاظت فرمائی اس واقعہ کے تیرہ سال بعد ۵۸۴ء میں آپ کی پیدائش ہوئی آپ نے ۶ سنہ نبوی بعمر ۲۷ سال اسلام قبول کیا (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

س۔ جسوقت حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کی تعداد کتنی پہونچ گئی تھی؟

ج۔ جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو چالیس مرد اور ۲۳ عورتیں اسلام لا چکی تھیں دوسرا قول یہ ہے کہ ۳۹ مردوں اور ۲۳ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا تیسرا قول یہ ہے کہ ۴۵ مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

س۔ حضرت عثمان غنی رضہ کس مہینہ کس سن میں عہدۂ خلافت پر متمکن ہوئے؟

ج۔ حضرت عثمان غنی رضہ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے (عمدۃ القاری شرح بخاری)

س۔ حضرت عثمان غنی رضہ کو کس نے شہید کیا اور کس دن شہید کیا تھا نماز جنازہ کس نے پڑھائی دفن کس جگہ کیا کل عمر کیا ہوئی:

ج۔ آپ کو اسود التجیبی نے ۳۵ھ بروز جمعہ کو شہید کیا حضرت حکیم بن حزام نے نماز جنازہ پڑھائی ہفتہ کی رات میں جنت البقیع میں دفن کیا گیا آپ کی کل عمر بیاسی سال ہوئی (عمدۃ القاری صہ۵)

س۔ حضرت علی رضہ کا لقب کرار کس نے رکھا اور کیوں رکھا؟

ج۔ حضرت علی رضہ کا کرار لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا کیونکہ کرار کے معنی بار بار حملہ کرنے والے کے آتے ہیں اور حضرت علی رضہ بھی دشمن پر بار بار حملہ کرنے والے تھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا لقب کرار رکھا تھا (غیاث اللغات صہ)

س۔ حضرت علی رضہ کو کرم اللہ وجہہ کہنے کی کیا وجہ ہے؟

ج۔ آپ کو کرم اللہ وجہہ کہنے کی دو وجہ بیان کی گئی ہیں (۱) حضرت علی کو کرم اللہ وجہہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے کبھی اصنام (بتوں) کو سجدہ نہیں کیا اللہ نے آپ کی پیشانی کو اصنام کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا (اس لئے آپ کا چہرۂ مبارک مکرم ہے) (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ بنو امیہ میں کچھ لوگ حضرت علی رضہ کو (بغض و عداوت کی وجہ سے) سود اللہ وجہہ (اللہ آپ کے چہرہ کو (معاذ اللہ) سیاہ کرے) کے الفاظ سے پکارتے تھے ان کے جواب میں اہل سنت والجماعت نے کرم اللہ وجہہ (اللہ آپ کے چہرہ کو مکرم و مشرف بنائے) کہنا تجویز کیا تھا (تقریر ترمذی مع شمائل صہ۱۲۵ از حضرت

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رح)

س۔ حضرت علی رضہ نے غزوۂ خیبر میں جو در خیبر اکھاڑ کر پھینکا تھا اس کا وزن کیا تھا؟

ج۔ آٹھ سو من تھا (التحوذ فی الاسلام صہ۱۳۸ بحوالہ معارج)

س۔ حضرات صحابہ نے پہلی بار ہجرت حبشہ کی طرف کس سن میں کی وہ کتنے افراد تھے اور حبشہ میں کتنے دنوں تک رہے؟

ج۔ صحابہ نے ۵ نبوی میں بارہ مرد اور چار عورتوں کے ساتھ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی جب تین ماہ حبشہ میں گذر گئے تو ان کو یہ خبر ملی کہ مکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اس لئے یہ حضرات مکہ کو روانہ ہو گئے مگر یہ خبر غلط نکلی (سید الکائنات)

س۔ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں کتنے افراد تھے؟

ج۔ دوسری مرتبہ مہاجرین کا یہ قافلہ تراسی (۸۳) مردوں اور انیس (۱۹) عورتوں پر مشتمل تھا (حوالہ

س۔ وہ کون سے صحابی ہیں جو سب سے پہلے جنت کا پھل کھائیں گے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا پھل سب سے پہلے ابو الدحداح رضہ کھائیں گے (کنز العمال صہ۵۶/۱۱ بحوالہ دیلمی)

س۔ وہ کونسے صحابی ہیں جو صحابہ میں سب سے پہلے حوض کوثر کا پانی پئیں گے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری حوض سے صہیب رومی رضہ پئیں گے (کنز العمال صہ۵۶/۱۱ بحوالہ دیلمی)

س۔ قیامت کے دن فرشتے صحابہ میں سے سب سے پہلے کس سے مصافحہ کریں گے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرشتے ابو الدرداء رضہ سے مصافحہ کریں گے (کنز العمال صہ۵۶/۱۱)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس صحابی کو فداک ابی و امی کہا تھا؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ کے

علاوہ کسی کو فداک ابی وامی نہیں فرمایا (ابن ماجہ صہ ۱۲)

س۔ حضرت سلمان فارسیؓ کس وقت اسلام لائے اور پہلے کس مذہب کے پیروکار تھے اور اسلام سے پہلے ان کا نام کیا تھا؟

ج۔ جس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت حضرت سلمان فارسیؓ نے اسلام قبول کیا (اسماء رجال مشکوۃ صہ ۵۹۷) اور یہ اسلام سے پہلے آتش پرست تھے اور ان کا پہلا نام مابہ بن بوزخشاں تھا (حاشیہ اسماء رجال صہ ۵۹۷)

س۔ حضرت سلمان فارسی کی عمر کل کتنی ہوئی؟

ج۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر بعض نے ڈھائی سو سال اور بعض نے تین سو پچاس سال بیان کی ہے مگر ان دونوں قولوں میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ صہ ۵۹۷) اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان صحابی نے حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ بھی پایا ہے (حاشیہ اسماء رجال صہ ۵۹۷)

س۔ حضرت سلمان فارسی کا انتقال کس سن اور کس شہر میں ہوا؟

ج۔ آپ کا انتقال ۳۵ھ شہر مدائن کے اندر ہوا (اسماء رجال مشکوۃ صہ ۵۹۷) اور خلافت عثمانیہ کے آخر میں ہوا (اسد الغابۃ فی تمییز الصحابہ صہ ۱۶/۲)

س۔ اسلام میں ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ کونسا ہے؟

ج۔ ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ حضرت عبداللہ بن زبیر ہیں (البدایہ والنہایہ صہ ۲۳۵/۳)

س۔ انصار میں بعد الہجرت پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ کون ہے؟

ج۔ ہجرت کے بعد انصار میں سب سے پہلے حضرت نعمان بن بشیر پیدا ہوئے (البدایہ صہ ۲۳۰/۳)

س۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کے منہ میں سب سے پہلے کونسی چیز گئی؟

ج۔ ان کے منہ میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن گیا (البدایہ صہ ۲۳۰/۳)

س۔ حضرت عبداللہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو صحابہ نے زور سے تکبیر کیوں کہی؟

ج۔ زور سے تکبیر کہنے کی وجہ یہ پیش آئی کہ یہود نے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ پر جادو کرا دیا تھا اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ اس کے بعد حضرت اسماء کے کوئی بچہ نہ ہوگا مگر اللہ نے یہود کے اس زعم باطل کو توڑا اس لئے صحابہ نے زور سے تکبیر پڑھی (جس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ کی بڑی شان اور بڑی قدرت ہے کہ جادو کرنے کے باوجود بھی وہ بچہ پیدا کر سکتے ہیں) (البدایہ صہ ۹۱)

س۔ حضرت زید بن ثابتؓ کو یہود کی کتابیں پڑھنے کو کس نے کہا تھا اور حضرت زید نے کتنے روز میں کتابیں پڑھ لی تھیں؟

ج۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم یہودیوں کی کتابیں پڑھو۔ چنانچہ آپ نے یہ کتابیں (کتب یہود) پندرہ روز میں پڑھ لی تھیں (البدایہ صہ ۹۱)

س۔ حضرت عامر بن فہیرہ کون تھے ان کو کس غزوہ میں کس نے شہید کیا اور کس نے دفن کیا؟

ج۔ یہ صحابی حضرت صدیق اکبرؓ کے وہ غلام تھے جو بکریاں چراتے تھے۔ یہی وہ عامر ہیں جو غار ثور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بکریوں کا دودھ پلاتے تھے یہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے، غزوۂ بیر معونہ میں ان کو عامر بن الطفیل نے شہید کیا اور ان کو ملائکہ نے دفن کیا (حاشیہ دلائل النبوۃ صہ ۴۷۵/۲)

س۔ وہ دس صحابہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی جن کو عشرۂ مبشرہ کہا جاتا ہے وہ کون کون صحابی ہیں؟

ج۔ وہ دس صحابہ یہ ہیں ۱۔ حضرت ابوبکرؓ ۲۔ حضرت عمرؓ ۳۔ حضرت عثمانؓ ۴۔ حضرت علیؓ ۵۔ حضرت طلحہؓ ۶۔ حضرت زبیرؓ ۷۔ عبدالرحمن بن عوفؓ

۸ سعد بن ابی وقاص رضؓ ۹ سعید بن زید بن عمرو رضؓ ۱۰ ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ

(مسند ابو یعلیٰ الموصلی ص ۳۸۳/۱)

س۔ قیامت کے دن علماء کا امام کس صحابی کو بنایا جائے گا؟

ج۔ جب علماء اپنے رب کے سامنے حاضر ہوں گے تو حضرت معاذ بن جبل رضؓ سب سے آگے ہوں گے (کنز العمال ص ۲۴۴/۷)

س۔ حضرت معاذ بن جبل رضؓ کی کل عمر کتنی ہوئی اور ان کا انتقال کس سن میں کس مرض میں ہوا؟

ج۔ آپ کی کل عمر ۳۸ سال ہوئی آپ کا انتقال سنہ ۱۸ھ میں طاعون کے مرض میں ہوا (اُسد الغابہ ص ۱۹۷/۵)

س۔ حضرت بلال رضؓ میدان محشر میں کس سواری پر سوار ہو کر آئیں گے؟

ج۔ جنت کی اونٹنی پر اذان دیتے ہوئے آئیں گے جو بھی اذان سنے گا وہ حضرت بلال کی تصدیق کرے گا یہاں تک کہ محشر بھر جائے گا اور جنت کے لباس کے دو حُلّے (دو جوڑے) لائیں جائیں گے وہ حضرت بلال رضؓ کو پہنائے جائیں گے سب سے پہلے مؤذنین میں حضرت بلال رضؓ کو لباس پہنایا جائے گا (کنز العمال ص ۴۹۹/۱۱)

س۔ حضرت فاطمہ رضؓ قیامت کے دن (میدان محشر میں) کس سواری پر سوار ہو کر آئیں گی؟

ج۔ حضرت فاطمہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر آئیں گی (کنز العمال ص ۴۹۹/۱۱)

س۔ حضرت سفینہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے ان کا اصل نام کیا تھا؟

ج۔ حضرت سفینہ کا اصل نام مہران تھا (کنز العمال ص ۶۹۲/۱۱)

حضرات ائمہ اربعہ رحؒ سے متعلق امور

س۔ حضرت امام ابو حنیفہ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے اور مدفن کہاں ہے اور آپ کے زمانہ میں کتنے صحابہ زندہ تھے کہاں کہاں؟

ج۔ آپ سنہ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور وفات سنہ ۱۵۰ھ بغداد میں ہوئی آپ کی قبر مقبرہ خیزران میں ہے آپ کے زمانہ میں چار صحابہ زندہ تھے حضرت انس بن مالک بصرہ میں، عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کوفہ میں، سہل بن سعد الساعدی مدینہ میں، ابو الطفیل[1] عامر بن واثلہ مکہ میں مگر آپ کی ان میں سے کسی سے ملاقات نہ ہو سکی (اسماء رجال مشکوٰۃ ص ۶۲۴)

س۔ حضرت امام مالک کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج۔ آپ کی پیدائش سنہ ۹۵ھ میں ہوئی (اسماء رجال مشکوٰۃ ص ۶۲۴) بعض نے سنہ ۹۰ھ اور بعض نے سنہ ۹۳ھ اور بعض نے سنہ ۹۴ھ بھی بیان کیا ہے (احوال المصنفین ص ۲۰) آپ کا انتقال مدینہ میں سنہ ۱۹۹ھ میں ہوا (اسماء رجال مشکوٰۃ ص ۶۲۴)

س۔ حضرت امام شافعی رحؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج۔ آپ شہر فلسطین سنہ ۱۵۰ھ میں بعض نے کہا عسقلان میں اور بعض نے کہا یمن میں اسی سن میں اور بقول بعض اسی مہینہ میں پیدا ہوئے جس میں امام اعظم ابو حنیفہ کا انتقال ہوا اہل تواریخ کے درمیان سن والی روایت مشہور ہے اور آپ کا انتقال شب جمعہ کے آخری حصہ میں ماہ رجب کے آخری دن سنہ ۲۰۴ھ شہر مصر میں ہوا (اسماء رجال مشکوٰۃ ص ۶۲۶)

س۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج۔ آپ کی ولادت بغداد میں سنہ ۱۶۴ھ میں ہوئی اور وفات سنہ ۲۴۱ھ میں ہوئی (حوالہ بالا)

حضرات ائمہ صحاح ستہ سے متعلق امور

س۔ امام بخاری کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

[1] سب سے آخری صحابی حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ ہیں جن کا انتقال سنہ ۱۰۲ھ مکہ میں ہوا (تراشے مؤلفہ مولانا محمد تقی عثمانی)

ج۔ امام بخاری (محمد بن اسمٰعیل) ۱۳ شوال ۱۹۴ھ جمعہ کی نماز کے بعد بخارا میں پیدا ہوئے اور وفات ۲۵۶ھ ماہ شوال بعد نماز عشاء بعمر باسٹھ سال ہوئی (احوال المصنفین ص)

س۔ امام مسلم کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج۔ امام مسلم کا سن پیدائش محمد بن صلاح نے ۲۰۲ھ بیان کیا ہے اور ابو عبداللہ نیشاپوری نے ۲۰۶ھ نقل کیا ہے اور یہ دوسرا قول راجح ہے آپ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے آپ کی وفات ۲۵ رجب بروز یکشنبہ ۲۶۱ھ میں ہوئی آپ کو نیشاپور کے باہر نصیر آباد میں دفن کیا گیا (احوال المصنفین

س۔ امام ابوداؤد کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج۔ آپ شہر سیستان میں ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ۷۳ سال زندہ رہکر ۱۶ شوال بروز جمعہ ۲۷۵ھ میں اس دار فانی کو چھوڑ چلے (احوال المصنفین ص ۱۲۹)

س۔ امام ترمذی امام ابن ماجہ و امام نسائی کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج۔ امام ترمذی کا سنہ پیدائش ۲۰۹ھ ہے اور آپ کا انتقال مقام ترمذ میں ۱۳ رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ میں ہوا دوسرا قول ۲۷۵ھ کا بھی ہے (تذکرہ السواتی) مگر قول اول راجح ہے (احوال المصنفین ص ۱۴۷) اور امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ و ۸۲۴ء خلیفہ معتمد باللہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال ۲۱ رمضان بروز دوشنبہ ۲۷۳ھ میں ہوا اور امام نسائی کا سن پیدائش ۲۱۵ھ ہے دوسرا قول ۲۲۵ھ کا ہے (احوال المصنفین ص ۱۴۷) آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی مکہ میں آپ کو صفا و مروہ کے مابین دفن کیا گیا ایک روایت آپ کی وفات کے متعلق یہ بھی ہے کہ مکہ معظمہ جاتے ہوئے راستہ میں بمقام شہر رملہ (جو فلسطین میں واقع ہے) انتقال ہوا پھر آپ کی نعش کو مکہ لایا گیا (احوال المصنفین ص ۱۵۶)

امام ابن ماجہ ... سنہ ... وفات خلیفہ معتمد باللہ عباسی کے زمانہ میں ہوئی (احوال المصنفین ص)

س۔ امام طحاوی رح کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج۔ آپ کے سن پیدائش میں بہت زیادہ اختلاف ہے مؤرخ ابن خلکان نے آپکی پیدائش ۲۳۸ھ میں بیان کی ہے حافظ ابن عساکر بروایت ابن یونس بیان کرتے ہیں کہ امام طحاوی کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی علامہ ذہبی نے دوسرے قول کو صحیح قرار دیا ہے مگر علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امام طحاوی کی پیدائش ۲۲۹ھ میں ہوئی یہی درست معلوم ہوتا ہے ابو سعید بن یونس کا بیان ہے کہ امام طحاوی نے فرمایا کہ میری پیدائش ۲۲۹ھ ربیع الاول کی دس تاریخ شب یکشنبہ میں ہوئی اور وفات ماہ ذی قعدہ کی چاند رات شب جمعرات ۳۲۱ھ میں ہوئی آپکی قبر شریف قرافہ میں ہے (احوال المصنفین ص ۱۶۴)

گذشتہ دور کے بادشاہوں کے القاب

س۔ پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہ کا کیا لقب ہوتا تھا؟

ج۔ پوری دنیا کا تو علم نہیں البتہ چند کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ ہوتا تھا۔ ترک (ترکستان) کے بادشاہ کا لقب خاقان ہوتا تھا، ملک حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون ہوتا تھا، مصر کے بادشاہ کا لقب عزیز اور فرعون بھی ہوتا تھا، حمیر کے بادشاہ کا لقب تبع ہوتا تھا، ہندوستان کے بادشاہ کا لقب دھمی ہوتا تھا، چین کے بادشاہ کا لقب فغفور ہوتا تھا زنجیوں (حبشیوں) کے بادشاہ کا لقب غانہ ہوتا تھا۔ یونان کے بادشاہ کا لقب بطلمیو ہوتا تھا۔ یہودیوں کے بادشاہ کا لقب قیطون یا ماتح ہوتا تھا بربر جو مغربی افریقہ کی ایک قوم ہے ان کے بادشاہ کا لقب جالوت ہوتا تھا

عمائرہ (نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے) کے بادشاہ کا لقب نمرود ہوتا تھا، حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی ہوتا تھا، فرغانہ کے بادشاہ کا لقب اخشید ہوتا تھا، عرب کے بادشاہ کا لقب عجم سے پہلے نعمان ہوتا تھا، افریقہ کے بادشاہ کا لقب جرجیر ہوتا تھا، خلاط کے بادشاہ کا لقب شہرمان اور سندھ کا فور ہوتا تھا، صقالبہ کے بادشاہ کا لقب ماجد ہوتا تھا، الارمن کے بادشاہ کا لقب تفلور ہوتا تھا، الفرازنہ کے بادشاہ کا لقب جیل ہوتا تھا، النوبہ کے بادشاہ کا لقب کابل ہوتا تھا، الانبات کے بادشاہ کا لقب خداوندکار ہوتا تھا، الاشروسنہ کے بادشاہ کا لقب افشین ہوتا تھا، خوارزم کے بادشاہ کا لقب خوارزم شاہ ہوتا تھا، جرجان کے بادشاہ کا لقب صول ہوتا تھا، آذربیجان کے بادشاہ کا لقب اصبہبذ ہوتا تھا، طبرستان کے بادشاہ کا لقب سالار ہوتا تھا (عمدۃ القاری شرح بخاری ص...) اور عمدۃ القاری ص... میں ہے کہ عراق کے بادشاہ کا لقب کسریٰ اور شام کے بادشاہ کا لقب قیصر ہوتا تھا

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے وہ کون کون تھے؟

ج۔ ایسے لوگ ہم کو صرف اٹھارہ ملے ہیں جن کو بالترتیب لکھا جاتا ہے۔

(۱) اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ صنعاء یمن میں گذرا ہے اس کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا (۲) مسیلمہ کذاب یمامہ میں گذرا ہے جس کو حضرت وحشی بن حرب نے قتل کیا ہے (۳) طلیحہ اسدی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ ایک کاہن تھا بنی اسرائیل کے بعض قبائل اس پر اسلام لائے مگر بعد میں

حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر مسلمان ہوا (۴) سجاح بنت الحارث جو قبیلہ بنی تغلب سے تھی، نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس نے اپنی قوم پر پانچ وقت کی نمازوں کو باقی رکھا تھا (تاریخ اسلام ص۲۰۳) اس نے مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی تھی سجاح نکاح کے بعد مسیلمہ کے پاس تین دن رہی جب اپنی قوم میں آئی تو قوم نے مہر نکاح کے متعلق معلوم کیا اور کہا کہ بغیر مہر کے تو نکاح نہیں ہوتا اس پر سجاح مسیلمہ کے پاس گئی تو مسیلمہ نے کہا کہ میں نے تیرے مہر میں تیری جماعت کیلئے دو نمازیں یعنی عشاء و فجر معاف کر دی ہیں۔ تاریخ اسلام مگر یہ عورت بعد میں حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مشرف باسلام ہو گئی تھی۔

(۵) مختار ثقفی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور یہ عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں گذرا ہے۔ (۶) متنبی شاعر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا مگر بعد میں تائب ہوا۔

(۷) بہبود نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ خلیفہ معتمد باللہ کے زمانہ میں گذرا ہے

(۸) الزرونیہ القرمطی یہ مکتفی باللہ کے زمانہ میں گذرا ہے اس نے حجر اسود بھی چرا لیا تھا (۹) نواح نہاوند میں بھی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا (۱۰) ملک یمن میں ایک شخص گذرا ہے جس نے اپنا نام لا رکھا تھا اور وہ یہ کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق بشارت دی ہے کہ لا نبی بعدی یعنی لا میرے بعد نبی ہوگا (۱۱) ایک اور عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو کہتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی تو فرمایا ہے لا نبیۃ بعدی تو نہیں فرمایا یعنی یہ حدیث مردوں کے حق میں ہے عورتوں کے حق میں نہیں ہے آپ کے بعد عورت نبیہ ہو سکتی ہے۔ (۱۲) ایک یہودی نے بیت المقدس میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا مگر جب اسکو گرفتار کر کے پٹائی کی گئی تائب ہو کر مسلمان ہو گیا تھا (۱۳) اسحاق اخرس بصرہ میں گذرا ہے اس نے بصرہ اور عمان کے

لوگ اسلام لائے تھے (۱۴) فارس بن یحییٰ ساباطی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو مصر کے شہر تنیس میں گذرا ہے۔ (۱۵) ایک بکری چرانے والے نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اصل میں یہ جادوگر تھا جو حضرت موسیٰ کی طرح ایک عصا رکھتا تھا اور جادو کے ذریعہ لاٹھی کا اژدھا بنا دیتا تھا (۱۶) عبداللہ بن میمون نے خلیفہ مامون کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا مامون نے اسکو قید میں بند کرادیا یہ قید ہی کے اندر مرگیا تھا (۱۷) غازانی ساحر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا (۱۸) مرزا غلام احمد قادیانی نے سنہ ۱۳۰۰ھ کے اوائل میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کے متبعین آج بھی لوگوں کو مال و دولت کا لالچ دیکر گمراہ کر رہے ہیں۔

(ترمذی شریف مترجم صفحہ ۸۴ از مولانا بدیع الزماں (علاوہ ۱۹))

متفرقات

س۔ ریڈیو کا ایجاد کرنیوالا کون ہے؟

ج۔ ریڈیو کا ایجاد کرنیوالا مارکونی ہے (فتاویٰ محمودیہ صفحہ ۸/۱)

س۔ کیونزم (کمیونسٹ) پارٹی کا عقیدہ کیا ہے اور اس کا موجد کون ہے؟

ج۔ یہ پارٹی خدا کی منکر ہے اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسانوں کو مذہب سے لڑایا جائے اس مذہب کے موجد (ایجاد کرنیوالے) مارکس اور لینن ہیں جو دونوں یہودی ہیں (فتاویٰ محمودیہ صفحہ ۱۰۴/۱)

س۔ کیا شیطان کسی نبی کی شکل میں آسکتا ہے؟

ج۔ کوئی شیطان کسی نبی کی شکل میں نہیں آسکتا (فتاویٰ محمودیہ صفحہ ۱۰۶/۱)

س۔ رات کو آسمان پر جو سفیدی راستہ کی شکل میں سیدھی نظر آتی ہے یہ کیا ہے؟ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پلصراط ہے؟

ج۔ اس کو پلصراط کہنا غلط ہے بلکہ اس جگہ سے قیامت کے دن آسمان پھٹے گا (فتاویٰ محمودیہ صفحہ ۱۳/۱)

س۔ مجتہدین تو بہت ہوئے ہیں پھر ائمہ اربعہ ہی کی کیوں تقلید کی جاتی ہے صحابہ کی کیوں نہیں کیجاتی جبکہ ان کے فضائل کثیر ہیں؟

ج۔ صحابہ کرام یقیناً ائمہ اربعہ سے بدرجہا افضل و برتر ہیں مگر چونکہ صحابہ کے دور میں علوم کی تدوین نہیں ہوئی تھی ائمہ اربعہ نے علوم کو مدون کر دیا اس تفصیل کے ساتھ صحابہ میں سے کسی صحابہ کا مذہب مدون نہیں ہوا اور نہ تابعین و تبع تابعین میں ہوا احادیث کا جتنا ذخیرہ ہے وہ سب ان چاروں کے پاس موجود تھا یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک کو معلوم ہو دوسرے کو نہ ہو مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ چاروں بھی نہ جانتے ہوں (فتاویٰ محمودیہ صفحہ ۳۸۴/۱)

س۔ پھر ائمہ اربعہ میں یہ کیوں ضروری ہے کہ ان چاروں میں سے صرف ایک ہی کی پیروی کرسکتا ہے دوسرے کی نہیں؟

ج۔ قرون اولیٰ (دورِ صحابہ) میں خیر کا غلبہ تھا خواہشات نفسانیہ کا عامتہً دین میں دخل نہ تھا جو شخص اپنے جس بڑے سے کوئی دین کا مسئلہ معلوم کرتا چاہے اسکی طبیعت کے خلاف پڑتا مگر اس پر عمل کرتا تھا آجکل ایسا نہیں بلکہ آسانی و رخصت کی تلاش رہتی ہے (فتاویٰ محمودیہ صفحہ ۳۸۵/۱)

س۔ شداد کی کل عمر کیا ہوئی؟

ج۔ شداد کی کل عمر نو سو سال ہوئی (صاوی صفحہ ۳۱۷/۴)

س۔ شداد نے جس جنت کی تعمیر کرائی تھی اس کی تعمیر کتنے دنوں میں ہوئی تھی؟

ج۔ وہ باغ و جنت جو شداد نے بنوائی تھی اس کی تعمیر تین سال میں مکمل ہوئی تھی (صاوی صفحہ ۳۱۷)

س۔ طالوت بادشاہ کس نبی کے زمانہ میں ہوا اسنے کیا غلطی کی اور اسکی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

ج۔ طالوت حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں مسلمانوں کا بادشاہ تھا اسکو حضرت داؤدؑ سے حسد ہو گیا تھا اور انکو قتل کرنیکے درپے ہو گیا تھا، علماء نے اسکو اس کام سے منع کیا مگر جو عالم اسکو منع کرتا یہ اسکو بھی قتل کر دیتا بہت سے علماء کو اسنے قتل کر دیا پھر اسکو تنبہ ہوا تو یہ جنگلوں میں جا کر بے تحاشہ روتا ایک عابدہ عورت اسکو حضرت یوشعؑ کی قبر پر لیگئی اللہ کے حکم سے وہ زندہ ہوئے اور طالوت سے فرمایا کہ تو اپنے بیٹوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد میں شہید ہو جائے تو تیری توبہ قبول ہوگی اسنے ایسا ہی کیا (البدایہ ج۲ ص۹)

س۔ نمرود بادشاہ نے کتنے سال حکومت کی اور پھر اسکی ناک کے نتھنے میں کتنے سال تک گھسا رہا؟

ج۔ نمرود نے چار سو سال تک حکومت کی اور چار سو سال تک مچھر اس کی ناک کے نتھنے میں گھسا رہا (البدایہ ص۱۴۸ ج۱ و ص۱۴۹ ج۱)

س۔ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مناظرہ و مجادلہ کس دن کیا؟

ج۔ امام سدیؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود کا محاجہ و مناظرہ و مباحثہ اس دن ہوا جس دن حضرت خلیلؑ آگ سے نکلے (البدایہ ص۱۴۹ ج۱)

س۔ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رشتہ میں کیا لگتا تھا تورات میں اسکا نام کیا تھا

ج۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کا لڑکا تھا اس کا نام تورات میں بوجہ حسین ہونے کے المنور تھا (البدایہ والنہایہ ص۳۰۹ ج۱)

س۔ قارون کے خزانہ کی کنجیاں کتنے خچروں پر لادی جاتی تھیں؟

ج۔ قارون کو اللہ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کنجیاں ستر خچروں پر لادی جاتی تھیں (البدایہ ص۳۰۹ ج۱)

س۔ مسجد نبوی کی محراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھی یہ محراب بعد میں کس کے زمانہ میں کس نے تیار کرائی تھی؟

ج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدین رضؓ کے زمانہ میں مسجد نبوی کی محراب نہیں تھی یہ محراب سب سے پہلے ولید کے زمانہ میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

نے بنوائی تھی (تاریخ حرمین شریفین ص۸۳ بحوالہ خلاصۃ الوفا ص۲۷۲)

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خطبہ دینے کے واسطے منبر کس نے بنوایا اور کس درخت کی لکڑی کا تھا

ج۔ اس میں کئی اقوال ہیں (۱) حضرت تمیم داریؓ نے بنوایا (رواہ ابوداؤد) (۲) قبیصہ مخزومی نے جو ایک عورت کا غلام تھا (۳) حضرت عباسؓ کے غلام نے جسکا نام صباح یا کلاب تھا (۴) سعید بن عاص کے غلام نے جسکا نام باقول تھا (۵) ایک انصاریہ عورت کے غلام نے جسکا نام مینا تھا (۶) حضرت سہل کا بیان ہے کہ میں مدینہ کے ایک بڑھئی کو جنگل لیکر گیا اسنے جھاؤ کے درخت کی لکڑی کاٹ کر اسکے منبر تیار کیا اس بڑھئی کا نام بعض نے میمون بتایا ہے (تاریخ حرمین ص۹۰)

س۔ ساتوں آسمان کس کس چیز کے بنے ہوئے ہیں؟

ج۔ پہلا آسمان ٹھہرے ہوئے پانی کا ہے دوسرا آسمان سفید موتی کا تیسرا آسمان لوہے کا چوتھا آسمان تانبے کا پانچواں آسمان چاندی کا ہے چھٹا آسمان سونے کا اور ساتواں آسمان سفید زمرد (پنے) کا بنا ہوا ہے (روح المعانی ص۶ ج۳)

آخرت سے متعلق امور

س۔ مردہ تو بیجان ہوتا ہے پھر اس سے قبر میں سوال وجواب کس طرح ہو سکتے ہیں؟

ج۔ انسان کے جسم سے جو روح نکالی جاتی ہے سوال وجواب کے وقت وہ روح مردہ شخص کے جسم میں ڈالدی جاتی ہے جس سے وہ جان والا ہو کر جواب دیتا ہے۔ (شرف المکالمہ ص۱۱ لمولانا مسیح اللہ خاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ)

س۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مردہ چند دنوں کے اندر قبر میں ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے نشان تک باقی نہیں رہتا پھر اس کو وہاں راحت وتکلیف عذاب وثواب کیا معلوم ہوگا؟

ج۔ دنیا وآخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جہاں پر دنیا کی سب چیزوں کے جسم موجود ہیں اس عالم کو عالم مثال بھی کہتے ہیں اور عالم برزخ بھی۔ جس وقت فرشتہ

رہا نکال کر لیجاتا ہے تو اس جسم میں وہ روح ڈالدی جاتی ہے پھر اگر مردہ کو دفن کیا گیا ہے تو وہی روح قبر کے اندر اس جسم میں ڈال کر سوال وجواب کیا جاتا ہے اور اس جسم کے قبر میں موجود ہونے تک تکلیف وراحت پہنچتی ہے ۔ اور اگر مردہ قبر میں دفن نہ کیا جائے بلکہ جلا دیا جائے یا کوئی درندہ بھیڑیا وغیرہ کھا جائے تو سوال وجواب روح کو اس عالم مثال والے جسم میں ڈال کر کیا جاتا ہے اور اسی جسم کو آرام وتکلیف پہنچتی رہتی ہے اسی طرح مردہ جب قبر میں ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے پھر اسی عالم مثال کے جسم میں روح کو تکلیف وآرام ملتا ہے قیامت تک اسی جسم کے ساتھ راحت وتکلیف متعلق رہے گی پھر بعد قیامت اس دنیاوی جسم کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے موجود کردیں گے اور قیامت کے بعد سے ہمیشہ ہمیشہ تک اسی جسم دنیاوی کو دوزخ کی تکلیف اور جنت کا سکون نصیب ہوتا رہے گا (شرف المکالمہ ص۱۲)

س۔ مردہ کو دفن کیوں کیا جاتا ہے ہندوؤں کی طرح جلایا کیوں نہیں جاتا؟

ج۔ انسان کی اصل مٹی ہے کیونکہ مٹی سے انسان پیدا ہوا ہے تو مٹی انسان کی ماں ہوئی اور انسان کے لئے دو چیزیں ہیں ایک جسم اور ایک روح۔ روح سے انسان بڑھتا اور پرورش پاتا ہے تو روح انسان کی مربی اور پرورش کرنیوالی ہوئی۔ جس طرح کہ باپ بچے کی پرورش اور تربیت کرتا ہے تو روح باپ ہوئی اور مٹی ماں۔ اور قاعدہ ہے کہ جب باپ سفر کرتا ہے تو بچہ کو ماں کے سپرد کرکے جاتا ہے نہ کہ باورچن کے یعنی آگ انسان کے لئے باورچن ہے کیونکہ آگ پکانے کا کام کرتی ہے (جس طرح باورچن کھانا پکانے کا کام کرتی ہے) لہٰذا جب روح نے سفر کیا تو جسم کو اس کی ماں یعنی مٹی کے سپرد کیا گیا نہ کہ باورچن یعنی آگ کے اس لئے مردہ کو دفن کیا جاتا ہے ہندوؤں کی طرح جلایا

نہیں جاتا (شرف المکالمہ ص۱۲) پھر جلانا سخت بے رحمی کی بات بھی تو ہے کہ اپنے ہاتھوں اپنے بھائی کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے یہ تو ایک قسم کی درندگیت ہے اور جلانا بے حیائی بھی ہے کہ جس چیز کو وہ زندگی میں چھپاتا تھا اب جو تب اس کو جلایا جائے گا تو پہلے کفن جلے گا جس سے وہ مردہ ننگا رہ جائے گا جس کو سب لوگ دیکھیں گے اور اگر عورت ہوگی تو اس کی کس قدر بے عزتی ہوگی حیادار قوم تو کبھی ایسے عمل کو پسند نہ کرے گی کہ اپنے باپ بھائی بہن کی حیا کی چیزوں کو اس کے مرنے کے بعد دیکھے اور جلانا عقلاً بھی درست نہیں کیونکہ جلانے سے بدبو ہوا میں پھیل کر مختلف بیماریاں پھیلاتی ہے اور دفن کرنے سے تو اندر ہی اندر پھول پھٹ کر مردہ مٹی میں مل جاتا ہے اور مٹی اندر ہی اندر سب جذب کر لیتی ہے (شرف المکالمہ ص۱۳)

س۔ آپ نے کہا ہے کہ جلانے سے تکلیف ہوگی سو جب اس میں روح نہیں تو تکلیف کس طرح ہوگی؟

ج۔ جب ایک عرصہ تک کسی سے تعلق رہتا ہے تو اس کو تکلیف وآرام میں دیکھ کر رنج وخوشی ہوتی ہے چنانچہ اگر ایک دوست کو آرام میں دیکھو تو خوشی ہوتی ہے تکلیف میں دیکھو تو رنج ہوتا ہے مثلاً اگر کسی کا کپڑا لیکر جلایا جائے تو اس کپڑے والے کو اس کپڑے کو جلتا ہوا دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے حالانکہ وہ کپڑا اس کے جسم سے علیحدہ ہے جسم پر نہیں لگ رہا اسی طرح چونکہ روح ایک عرصہ تک جسم میں رہی ہے تو جسم کو روح سے تعلق ہے اور عالم ارواح میں موجود ہے تو جس وقت جسم کو جلایا جائے گا روح کو تکلیف ہوگی۔ (بحوالہ بالا)

س۔ اللہ کا جو فرمان ہے وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ کہ زمینوں اور پہاڑوں کو اٹھایا جائے گا ان کو کون اٹھائے گا اور کب؟

ج۔ اس میں تین قول ہیں (۱) فرشتے اٹھائیں گے (۲) ہوائیں اٹھائیں گی۔
(۳) قدرت خداوندی اٹھائے گی اور یہ معاملہ قبروں سے نکلجانے کے بعد ہوگا
(درسی تفسیر ماخوذ از جمل)

س۔ میدان حشر کہاں قائم کیاجائے گا؟

ج۔ ملک شام میں میدان حشر قائم ہوگا (مشکوۃ شریف صہ ۴۷۲ پ)

س۔ قیامت کے دن جنتی لوگ جنت میں کس راستہ سے جائیں گے ؟

ج۔ خداوند تعالیٰ جہنم پر پُل بچھائیں گے اس پر سے گذر کر جنت میں جائیں گے۔
(غنیۃ الطالبین)

س۔ اللہ تعالیٰ جہنم پر کتنے پُل بچھائیں گے ؟

ج۔ خدائے تعالیٰ جہنم پر سات پُل بچھائیں گے جن کو پُلصراط کہینگے (غنیۃ الطالبین)

س۔ قیامت کے دن لوگوں کی زبان کونسی ہوگی ؟

ج۔ جنت میں داخل ہونے سے پہلے سبکی زبان سریانی ہوگی اور جب جنت میں چلے جائیں گے تو تمام اہل جنت کی زبان عربی ہوگی (تفسیر ابن کثیر صہ ۳۴۷ پ ۳)

س۔ جب لوگ جنت میں جائیں گے تو ان کی عمر کیا ہوگی ؟

ج۔ جنت میں جانے کے بعد سب کی عمر تینتیس سال کی ہوگی دوسرا قول یہ ہے کہ عورتیں ۱۷ سال یا ۱۸ سال کی اور مرد ۳۳ سال کے ہونگے۔

س۔ جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور جنت میں جانے تک بہت سال گذرجائیں گے پھر اہل جنت میں مردوں کی ۳۳ سال اور عورتوں میں ۱۷ یا ۱۸ سال عمر کیوں ہوگی

ج۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ۳۳ سال کے نوجوانوں میں کمال قوت ونشاط ہوتا ہے اسی طرح اہل جنت کے بدن قوت وکمال کے اعتبار سے ایسے معلوم ہوں گے جس طرح ۳۳ سال کا نوجوان ہوتا ہے اور ۱۷ یا ۱۸ سال کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عورت کے اعضا سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں ہوتے ہیں ایسے

ہی جنتی عورتوں کے اعضا ہوں گے اس واسطے کہ عورت کا حسن وجمال اتنی ہی عمر میں مکمل ہوتا ہے (تفسیر عزیزی ـــ پ ۳)

س۔ ذراری مشرکین یعنی مشرکین وکفار کی چھوٹی نابالغ اولادیں آخرت میں کسجگہ رہیں گی ؟

ج۔ مشرکین کی نابالغ اولاد صحیح قول کے مطابق جنت میں جائے گی اور یہ اہل جنت کے خادم ہوں گے (تفسیر مظہری صہ ۲۶۲ پ ۱۲)

س۔ جنت میں رات بھی ہوگی یا نہیں ؟

ج۔ حضرت حکیم ترمذی نے اپنی کتاب نوادر الاصول میں حضرت ابان بکر ابی سے ابو قلابہ اور حضرت حسن سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے آکر یہی سوال کیا کہ جنت میں کیا رات بھی ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی سے معلوم کیا کہ تیرے دل میں یہ سوال کسوجہ سے آیا انھوں نے عرض کیا اللہ کے فرمان وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا سے پتہ چلتا ہے اس لئے کہ اس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ اہل جنت کو جنت میں صبح وشام رزق ملے گا اس لئے میں کہتا ہوں کہ رات تو صبح وشام سے ہی ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جنت میں رات نہیں ہوگی بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہوگی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب وغریب چیزیں پیش ہوتی رہیں گی اور ملائکہ ان اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے (روح المعانی)

س۔ پھر جنت والے آرام وغیر آرام کے اوقات کو کیسے پہچانیں گے ؟

ج۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت رات (آرام کے وقت) کی مقدار کو پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں

کے بند ہوجانے سے پہچان لیں گے یعنی جب آرام کرنے کا وقت آئے گا تو پردے خود بخود ڈھلک جایا کریں گے اور دروازے خود بخود بند ہوجایا کریں گے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت آئے گا تو پردے خود اٹھ جایا کریں گے اور دروازے خود بخود کھل جایا کریں گے (روح المعانی ص ۱۱۳/۱۷ وحاشیہ جلالین ص [illegible])

س۔ جنت میں کون کون سی عبادت باقی رہیں گی یعنی جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک ہوتی چلی آئی ہیں؟

ج۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رہتی دنیا تک جتنی بھی عبادتیں ہیں ان میں سے جنت میں ایمان اور نکاح کے علاوہ کوئی عبادت باقی نہیں رہے گی (غایۃ الاوطار ص ۲)

س۔ جنت کے درجات کتنے ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک کتنا فاصلہ ہے؟

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے قرآن کریم کے حروف ہیں اتنے ہی جنت کے درجات ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے (جمل ص ۵)

س۔ جنت میں مومنوں کے سینوں میں قرآن میں سے کتنا حصہ باقی رہے گا؟

ج۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں اہل جنت کے سینوں سے دو سورتوں یعنی سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسٓ کے علاوہ تمام قرآن اٹھالیا جائے گا ان دونوں سورتوں کی وہ تلاوت کرتے رہیں گے (روح المعانی ص ۱۳۷/۱۶)

س۔ جنت میں سب سے آخر میں جانیوالے کا کیا واقعہ ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں یقیناً اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکل کر جنت میں سب سے آخر میں جائے گا اس کا حال یہ ہوگا کہ اسکو جب جہنم سے نکال دیا جائے گا وہ سرین کے بل چل کر اپنے پروردگار سے عرض کرے گا اے اللہ سب لوگوں

نے اپنا اپنا ٹھکانا جنت میں پالیا ہے یعنی ہر شخص اپنے بنگلہ میں پہنچ گیا ہے۔ اللہ اس کو فرمائیں گے تو جنت میں داخل ہوجا یہ شخص جنت کی طرف کو جائے گا تاکہ جنت میں داخل ہوجائے (پس یہ جنت کو بھری ہوئی پائے گا، ہر جنتی اپنے ٹھکانے پر جا پہنچا ہوگا یہ شخص جنت کے دروازہ سے لوٹ جائے گا اور کہے گا اے میرے اللہ (وہاں تو لوگوں نے سارے بنگلے پُر کردئے) ہر شخص اپنی منزل میں جا پہنچا اب خدائے تعالیٰ اس کو فرمائیں گے کیا تو اس کو دنیا والا زمانہ تصور کر رہا ہے جس میں تو زندگی گذار کر آیا ہے وہ کہے گا (جی ہاں) اس کو اللہ فرمائیں گے تو تمنا کر پس وہ تمنا کرے گا خداوند تعالیٰ اس کو فرمائیں گے تیرے لئے وہ ہے جو تو نے تمنا کی ہے اور تیرے لئے دنیا کے دس حصے سے زیادہ ہے اب وہ بندہ اللہ سے کہیگا اے میرے رب تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو تو بادشاہ ہے، راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات فرمائی تو آپ کو ہنسی آگئی یہاں تک کہ آپ کے دندانِ مبارک (نواجذ) ظاہر ہوگئے۔ (ترمذی شریف ص ۸۴/۲ ابواب صفۃ الجنۃ) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

احقر العباد
محمد غفران رشیدی کیرانوی
مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور